بیاد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

مسلسل اشاعت کے چھیالیس سال

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا علمی و دینی مجلہ

ماہنامہ الحق

546

ربیع الاول والثانی ۱۴۳۲ھ

فروری 2011

مدیر مسئول مولانا سمیع الحق

تبلیغی اور دعوتی جہاد

اگر آپ الحق کی دینی اور علمی افادیت محسوس کرتے ہیں، تو اس آوازۂ حق کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے میں ہماری مدد فرمائیں، آپ کے تعاون ہی سے الحق بہت جلد اپنے بلند معیار تک پہنچ سکتا ہے۔

الحق کا استحکام اور اسکا فروغ، تعلیمات کتاب وسنّت، کلمۂ حق، دینِ قیّم اور نوامیسِ اسلام کا فروغ ہے۔

اگر آپ اس دینی اور تبلیغی جہاد میں براہ راست شریک ہونا چاہتے ہیں تو آیئے اپنے بھرپور تعاون سے الحق کی سرپرستی کیجئے۔

- اپنے حلقۂ اثر و رسوخ سے الحق کیلئے خریدار بہم پہنچایئے۔
- دینی درد اور تڑپ رکھنے والے دوستوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں الحق سے روشناس کرایئے۔
- اپنی طرف سے نادار طلبہ، دینی اداروں، تعلیمی مراکز، لائبریریوں بالخصوص باطل نظریات سے متاثر افراد کے نام الحق جاری کرائیے۔ الحق مہینہ بھر کی فکری اور علمی کاوشوں کا مرقع ہوتا ہے۔ آپ گھر بیٹھے اس تمام تبلیغی محنت میں برابر کے شریک ہوں گے۔
- اگر آپکے نام الحق جاری ہے۔ اور آپ نے زرِ اشتراک ابھی تک نہیں بھیجا تو جلد ارسال فرمایئے۔
- اگر آپ کسی تجارتی فرم کے مالک ہیں تو خود ورنہ اپنے زیرِ اثر حضرات سے الحق کیلئے اشتہارات مہیا فرمایئے۔
- اپنے شہر میں کسی موزوں دیانتدار شخص کے ہاں الحق کی ایجنسی قائم کروائیے۔
- اپنے امدادی عطیات سے الحق کو زیادہ سے زیادہ ظاہری و معنوی خوبیوں سے آراستہ ہونے کا موقع دیجئے۔

اس پر فتن دور میں الحق دعوت حق کی ایک قندیل اور استیصال باطل کا ایک محاذ ہے، اس کے فروغ اور استحکام میں آپکی کوئی سعی انشاء اللہ رائیگاں نہ ہوگی۔ اور آپ بارگاہِ ایزدی سے اجر و تحسین کے مستحق ہوں گے ——۔

—— ناظمِ الحق

اے بی سی آڈٹ بیورو سرکولیشن کی مصدقہ اشاعت

ماہنامہ
الحق
اکوڑہ خٹک

جلد نمبر ۔۔۔ 46
شمارہ نمبر ۔۔۔ 05
ربیع الاول والثانی ۔ ۱۴۳۲ھ
فروری ۔۔۔ ۲۰۱۱ء

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ
نگران: حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ
مدیر: حافظ راشد الحق سمیع حقانی
ناظم شفیق الدین فاروقی

اس شمارے کے مضامین

نقش آغاز: مجلہ ''الحق'' کی پینتالیس سالہ اشاریہ کی اشاعت ..... حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ ۲
اظہار تشکر ..... مولانا راشد الحق سمیع ۴
☆ سنت نبوی ﷺ کی اہمیت اور اسلامی آداب ..... مولانا حافظ انوار الحق صاحب ۶
☆ سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلم مفکرین کی نظر میں ..... جناب ریحان اختر ۱۴
☆ جانور بھی گستاخیٔ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو برداشت نہ کر سکا! ..... مولانا محمد حذیفہ وستانوی ۱۸
☆ برصغیر ہند میں دینی نظام تعلیم کے مجدد مولانا محمد قاسم نانوتویؒ ..... مولانا سید ارشد مدنی ۲۰
☆ صلہ ابن اشیم ایک جلیل القدر تابعی ..... جناب عبدالرحیم ندوی ۳۱
☆ انقلاب مصر ۔ چلے چلو کہ منزل ابھی نہیں آئی ..... جنرل مرزا اسلم بیگ ۳۵
☆ عرب ممالک میں بغاوت کی اصل وجوہ ..... جان پلگر ۳۸
☆ فضلائے حقانیہ کی تالیفی و تصنیفی خدمات (مولانا عبدالقیوم حقانی) ..... مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی ۴۰
☆ خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد ..... مولانا محمد الیاس ندوی بھٹکلی ۵۵
☆ عالم اسلام کی خبریں ..... محمد جاوید اختر ندوی ۵۶
☆ افکار و تاثرات (ڈاکٹر محمد اسلم ۔ پروفیسر مہر عبدالرحمن ۔ محمد طارق ۔ محمد الیاس گھمن) ..... ادارہ ۵۸
☆ دارالعلوم کے شب و روز ..... جناب شفیق الدین فاروقی ۶۱
☆ تعارف تبصرہ کتب ..... ادارہ ۶۳

ماہنامہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ (سرحد) پاکستان ۔ فون نمبر (0923)630340-630435
ای میل: Email: editor_alhaq@yahoo.com Fax (0923)630922
سالانہ بدل اشتراک اندرون ملک فی پرچہ -/25 روپے سالانہ -/250 بیرون ملک 25$ امریکی ڈالر
پبلشر: مولانا سمیع الحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، منظور عام پریس پشاور
کمپوزنگ: بابر حنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز

از: حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

مجلّہ ''الحق'' کی پینتالیس سالہ اشاریہ کی اشاعت

الحمدلحضرة الجلاله والصلوة والسلام علی خاتم الرساله امابعد واما بنعمة ربک فحدث. (القرآن)

آج سے پینتالیس سال قبل محض توکلا علی اللہ ہم نے حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ العزیز کی زیرسرپرستی اس پسماندہ اور دورافتادہ علاقہ سے ایک علمی' دینی' تحقیقی' ادبی اور اصلاحی ماہنامہ جریدہ مجلّہ الحق کا اجراء کیا۔تو یہ بات ہمارے وہم وگمان میں بھی نہ تھی کہ اس مجلّہ کا برصغیر کے تمام علمی اور ادبی حلقوں میں بھرپور خیر مقدم کیا جائے گا۔اور ملک وملت کے نامور فضلاء گرامی قدر اہل علم اور وقت کے مشہور دانشور حضرات اس کا گرمجوشی سے استقبال کریں گے۔ چنانچہ جب اس کا پہلا پرچہ صحیفہ وجود پر آیا اور اس کے علمی مقالات تحقیقی مضامین اور ادبی شہپارے ان مذکورۃ الصدر شخصیات کے مطالعہ میں آئے تو ہر طرف سے تعریفی خطوط کا سلسلہ شروع ہوا۔یہ سلسلہ برصغیر تک محدود نہیں تھا۔ بلکہ پاک وہند کی حدود سے ماوراء عالم عرب اور یورپ وافریقہ سے اس نوخیز جریدہ کے متعلق توصیفی پیغامات موصول ہونے لگے۔

یہ ہماری خوش بختی تھی کہ ''الحق'' کے اجراء کے وقت برصغیر میں محدود اور معدودے چند مجلّات تھے' جو کہ افق صحافت پر نمودار تھے۔اور اس سے اہل ذوق استفادہ کیا کرتے تھے' جبکہ علمی شخصیات اہل قلم اور دانشوروں کی تعداد کہیں زیادہ تھی۔یہی وجہ ہے کہ مجلّات کی کمی اور ان کے صفحات کی تنگ دامنی کے باعث اکثر اہل علم واہل قلم حضرات کی نگارشات کے مطالعہ سے تشنگان علم وادب محروم رہ جاتے۔مجلّہ الحق کے اجراء سے ان حضرات کے اپنے قیمتی مضامین اور پرمغز مقالات کو ملت کے سامنے پیش کرنے کا ایک بہترین اور سنہرا موقعہ میسر آیا۔چنانچہ بعد میں اکثر حضرات کے مقالہ جات اور مضامین کتابی شکل میں شائع ہوئے۔جس کا اولین محرک مجلّہ الحق تھا اور آج تک بحمد للہ یہی تسلسل جاری ہے۔**وذالک فضل اللہ یوتیه من یشاء**

ابتدائے آغاز سے لے کر تادم تحریر ان پینتالیس سالوں میں الحق نے اپنے لئے جو معیار مقرر کیا تھا۔اس معیار پر ہم نے کبھی سمجھوتہ اور کمپرومائز نہیں کیا۔ہم نے پہلے عرض کیا ہے کہ الحق کے اجراء کے وقت مجلّات کی تعداد بہت کم تھی جبکہ اہل قلم حضرات کا ایک کہکشاں آسمان صحافت پر ضیاباری کررہا تھا۔لہذا ہر مہینے مختلف النوع علمی' ادبی اور تحقیقی مضامین کا ایک انبار لگ جاتا جس میں ہمارے لئے انتخاب کرنا مشکل ہوجاتا۔مضمون کی افادیت کے حوالے سے بھی اور مضمون نگار کی شخصیت اور قدآوری کے تناظر میں بھی۔

ہم نے مجلّہ کے اجراء کے وقت یہ طے کیا تھا کہ ''الحق'' خالص تحقیقی اور علمی خشک مضامین پر مشتمل نہ ہوگا بلکہ اس میں

ہر ذوق و وجدان کی تسکین کے لئے ادبی و تاریخی چاشنی کے حامل مقالات بھی ہونگے۔ چنانچہ ہر طبقہ میں اسکو بحمد للہ مقبولیت حاصل ہوگئی۔ جہاں علم و تحقیق کے متلاشی اس کے مندرجات کو اپنے لئے حرز جاں سمجھتے ہیں تو دوسری جانب شعر و ادب اور تاریخ و سوانح سے شغف رکھنے والے اسکو اپنے لئے چشمہ فیض گردانتے ہیں اور ہم نے یہ بھرپور کوشش کی ہے کہ یہ توازن اور یہ تعادل برقرار رہے اور اس میں ہم کسی حد تک کامیاب بھی رہے ہیں۔ جس کا اندازہ قارئین کے خطوط اور ان کے افکار و تاثرات سے بھی کیا جاسکتا ہے۔

در کفے جام شریعت در کفے سندان عشق		ہر ہوسنا کے نداند جام و سنداں باختن

الحق کے پینتالیس سالہ مجلات ہزاروں صفحات پر مشتمل ہیں، جس میں سینکڑوں موضوعات اور عنادین پر محیط مقالات و مضامین ہیں جو کہ یقیناً ایک عظیم دائرۃ المعارف اور انسائیکلوپیڈیا ہے اور یہ موجودہ اور آنے والی نسلوں کے لئے ایک ریفرنس بک اور معتبر حوالہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آج بھی اگر تحقیق و جستجو کے متلاشی اس پر تحقیقی کام کریں تو مختلف موضوعات اور عنوانات پر سینکڑوں کتابیں معرض وجود میں آسکتی ہیں۔ اگر مقالہ نگار اور مضمون نویس حضرات پر سرسری نظر دوڑائی جائے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اپنے دور کی عبقری شخصیات اور نابغہ روزگار ہستیوں کے پاکیزہ خیالات اور روح پرور نگارشات جو کہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں اس میں موجود ہیں۔

گزشتہ کئی سالوں سے احقر اپنی گوناگوں مصروفیات پارلیمانی جدوجہد ملکی سیاست اور دارالعلوم کے انتظامی امور جیسے اہم معاملات کی وجہ سے اس کا نقش آغاز و اداریہ لکھنے سے قاصر ہے۔ اور یہ اہم ذمہ داری میرے برخوردار عزیزم حافظ راشد الحق سمیع سلمہ اللہ تعالیٰ باقاعدگی سے اور بڑے احسن طریقے سے انجام دے رہے ہیں۔ (اس سے قبل مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے ماہنامہ ''الحق'' کی ادارت کی ذمہ داریاں بڑی خوش اسلوبی اور نہایت کامیابی سے ادا کیں، اور اپنی تمام صلاحیتیں اس کی ترقی کے لئے وقف کررکھی تھیں، اسی طرح مولانا محمد ابراہیم فانی صاحب بھی خصوصی شکریے اور تحسینی کلمات کے مستحق ہیں جن کی خدمات ہمیشہ ادارہ کے ساتھ رہیں) البتہ مضامین و مقالات کا انتخاب اکثر راقم خود کرتا ہے تاکہ کلی طور پر الحق سے لاتعلقی نہ رہے کیونکہ اس کی ترقی اور بقاء کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور شیخ الحدیثؒ کی دعاؤں سے راقم نے تقریباً نصف صدی خون جگر سے اس کی آبیاری کی ہے۔

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئین گلستان میں		ہمیں بھی یاد کرلینا چمن میں جب بہار آئے۔

ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر ہم محترم شاہد حنیف صاحب کا شکریہ ادا نہ کریں کہ انہوں نے بغیر ہماری تحریض یا گزارش کے اس اہم اور علمی کام کی طرف از خود توجہ دی اور علمی دنیا کے لئے ایک بہترین تحفہ مہیا فرمایا۔ شاہد صاحب ملک کے اہم علمی مجلات کے بحر بیکراں کے شناور ہیں اور میں نے ان کو مجلات کا ڈسکوری چینل قرار دیا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس عظیم کاوش کو قبولیت سے نوازے۔ اور ملت کو اس سے مستفیض و مستفید ہونے کا موقع فراہم فرمائے۔ آمین		والله يقول الحق وهو يهدى السبيل

مولانا راشد الحق سمیع

اظہارِ تشکر

الحمدللہ ماہنامہ ''الحق'' نے اپنی زندگی کے پینتالیس برس کا طویل سفرِ علم وآگہی بڑی کامیابی اور استقامت کے ساتھ طے کرلیا ہے اور آج اس شمع حق کی ضیاء باریوں سے ایک عالم روشن اور ایک جہاں فیض یاب ہورہا ہے یھدی اللہ لنورہ من یشاء ۔ اسی نعمت کبریٰ پر ہم خداوند کے حضور جتنا بھی اظہار امتنان وتشکر کریں تو یہ کم ہوگا۔ اس کی ابتداء کے وقت دار العلوم حقانیہ، حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ اور اس کے بانی حضرت والد مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے جن مقاصد اور اہداف کا تعین کیا تھا وہ اہداف واغراض الحمدللہ بہ تائید ایزدی قارئین ''الحق'' اور اس کے لکھنے والوں کے پیہم ،تعاون کے نتیجے میں اکثر حاصل کرلئے گئے ہیں۔ ماہنامہ ''الحق'' ابتداء سفر میں صرف ایک نشانِ منزل اور ادب ودانش اور فکر وشعور کا فقط ایک استعارہ تھا اب مقام شکر ہے کہ وہ خود ایک منزلِ مراد منزلِ مقصود اور ایک مکمل مکتبِ فکر کا روپ دھار چکا ہے۔ الحمدللہ

ادارہ کی نصف صدی کی خدمات آج آسمان علم وصحافت پر شمس تاباں کی صورت میں ضوفشاں ہیں۔ پاکستان وہندوستان سمیت دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اس کے قارئین اور خصوصاً اس کے لکھنے والے حضرات کا تعاون نہ صرف ہمارے لئے زادِ سفر بلکہ مشعل راہ بھی ثابت ہوا، آج سے پینتالیس برس قبل بے سروسامانی اور صوبہ سرحد کے دور افتادہ چھوٹے سے پٹھانوں کے گاؤں سے زبان اردو کے مجلّے کا اجراء بظاہر تو جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ لیکن یہ دار العلوم حقانیہ کی کرامت حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ کی شبانہ روز دعائیں واخلاص اور حضرت مولانا سمیع الحق والد مدظلہ کا عزم صمیم اور علم وادب اور زبان اردو سے خصوصی ذوق وشوق ہی تھا جو انہوں نے اس وادی پُر خار کو نہ صرف کامیابی کے ساتھ طے کیا بلکہ دنیا بھر میں اس کا لوہا بھی منوایا۔ حالانکہ اُس وقت ہندوستان کی مسندِ علم وعرفان اور شعر وادب کی بزم اپنے وقت کے قدآور ادیبوں، محققوں، صحافیوں اور بڑے بڑے رسائل وجرائد سے جگمگا رہی تھی۔ ایسے حالات میں اکوڑہ خٹک کی یہ ناتواں آواز نہ صرف کامیابی سے ابھری بلکہ اپنے وقت کے تمام اکابرین نے اسے عصر حاضر کی اذان حق قرار دیا۔ ایک ایسی روح پرور بلالی اذاں جس نے ہمیشہ کفر وضلال کے بت کدوں اور ظالم وناہل حکمرانوں کے ایوانوں میں صدائے حق کو نہ صرف بلند کیا بلکہ انہیں پیہم اپنی لطمہ ہائے حق کی بناء پر لرزائے رکھا، گوکہ اس راہ میں کئی مشکلات اور مصائب کی رکاوٹوں نے قدم بہ قدم پیراہن استقامت کو تار تار کرنے کی کوششیں کیں لیکن

خداوند قدوس کی رحمتوں اور نوازشوں کے طفیل ہر رکاوٹ اور ہر مصیبت خود ہی دور ہو کر فناء ہوگئی۔ اور آج بھی یہ مشعل حق اپنا فریضہ کلمہ حق حسب سابق اور حسب روایت نبھا رہی ہے۔

لکھتے رہے جنوں کی حکایات خونچکاں ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

اور ہم پرورش لوح وقلم کرتے رہیں گے جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

ماہنامہ ''الحق'' ہمیشہ سے مختلف الجہات، موضوعات اور مقالات ومضامین کی اشاعت کو ترجیح دیتا رہا۔ قرآن' تفاسیر' احادیث اور سنت نبوی ﷺ کی تشریحات، اسلام کی دعوت وتوحید' امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور حضور اقدس ﷺ کی سیرت مقدسہ اس کے بنیادی ستون رہے۔ اس کے علاوہ خود کو کسی خاص ایک موضوع یا خاص حلقے یا مسلک تک محدود نہ رکھا بلکہ اس کے ہمہ گیر موضوعات، عالمگیر مقالات' سیاسی تجزیے' علمی مضامین اور خصوصاً علم وتحقیق اور عصر حاضر کے جدید مسائل اور سائنسی تحقیقات وایجادات اس کی خصوصی دلچسپی کا باعث رہے۔ اسی خصوصیت کی بناء پر ہر مسلک اور ہر مکتب فکر نے ماہنامہ ''الحق'' کے صفحات کو اپنے رشحات قلم اور اپنے پاکیزہ افکار وخیالات سے ہمیشہ مزین فرمایا اور اپنی نگارشات کی اشاعت کیلئے اسے ایک بہترین پلیٹ فارم سمجھا۔ چنانچہ کافی عرصہ سے علمی حلقوں کی یہ خواہش تھی کہ ماہنامہ ''الحق'' کا ایک تفصیلی اشاریہ شائع کیا جائے، اس کیلئے وقتاً فوقتاً کئی افراد نے اپنی خدمات کا اظہار بھی کیا لیکن خوش قسمتی سے یہ قرعہ فال عہد حاضر کے معروف، باصلاحیت اور فن ''اشاریوں'' کے بہترین مدون ومرتب جناب محمد شاہد حنیف صاحب کے نام نکلا اور ان کا جذبہ تحقیق سب پر غالب رہا، بالآخر ماہنامہ ''الحق'' کا ضخیم وقدیم علمی ذخیرہ ان کے حوالے کر دیا گیا گو کہ اس دوران بار بار ناگزیر وجوہات اور دیگر مصروفیات کے باعث تاخیر در تاخیر ہوتی گئی لیکن بالآخر یہ پرانی آرزو اور نامکمل خواب شرمندۂ تعبیر ہو ہی گیا۔ جناب شاہد صاحب نے ''الحق'' کے ہزاروں صفحات اور سینکڑوں رسائل کو دن رات کھنگال کر کے ہم سب کیلئے ایک عطر کشید اور نصف صدی کا خلاصہ بڑی مہارت اور کامیابی کیساتھ سامنے پیش کر دیا ہے۔ ان شاء اللہ انکی یہ محنت ضرور رنگ لائیگی، اور طالبان علم وتحقیق کیلئے ''الحق'' کا یہ تاریخی اشاریہ ایک خاصے کی چیز ثابت ہوگا۔ ہماری علمی تحقیقی اور ادبی حلقوں سے یہ گزارش ہے کہ اس عظیم ''انسائیکلوپیڈیا'' کی اب بھرپور پذیرائی فرمائیں اور اسے اپنے اپنے اداروں' لائبریریوں' مدرسوں' یونیورسٹیوں کیلئے ضرور حاصل کریں۔ علم وتحقیق کے متلاشیوں کیلئے یہ اشاریہ ایک گنج گرانمایہ سے بڑھ کر ہے۔ نصف صدی کے چوٹی کے اکابرین اور بلند پایہ نامور ادیبوں کے گرانقدر مضامین ومقالات کا تمام ریکارڈ اس اشاریہ میں موجود ہے اور لمحوں میں متلاشیانِ علم وفضل اس بحرِ بیکنار سے اپنا جوہر مقصود نکال سکتے ہیں۔ الغرض یہ ماہنامہ الحق کے ۴۵ سال میں شائع ہونے والے ۴۸۸ شماروں کے ۳۳۵۶۴ صفحات میں ۱۵۰۰ مصنفین کے ۹۰۰۰ مقالات ونگارشات قرآن وحدیث' فقہ سیرت وسوانح' شعروادب' تقابل ادیان' جدید سائنسی علوم وفنون' نئے اکتشافات پر اسلامی نقطہ نظر اور ۱۰۰۰ کے قریب کتابوں پر تبصروں ودیگر موضوعات پر سینکڑوں مقالات وکتب سے آگہی کا ۳۲۵ موضوعات پر مشتمل انڈکس ہے۔

سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

سنت نبوی ﷺ کی اہمیت اور اسلامی آداب

(۲)

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم. اما بعد وعن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ لا یاکلن احدکم بشماله ولا یشربن بها فان الشیطان یا کل بشماله ویشرب بها (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ حضور ﷺ سے روایت کررہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی بائیں ہاتھ سے کھانا نہ کھائے اور نہ بائیں ہاتھ سے (کوئی شی) پئے کیونکہ یہ شیطان کا (طریقہ ہے کہ وہ) بائیں ہاتھ سے کھانا پینا کرتا ہے

تربیت نبوی ﷺ کا انداز: وعن عمر بن ابی سلمة قال کنت غلاما فی حجر رسول الله ﷺ وکانت یدی تطیش فی الصحفة فقال لی رسول الله سم الله وکل بیمینک وکل مما یلیک (بخاری ومسلم) ترجمہ: حضرت عمر ابن ابی سلمہ ذکر کررہے ہیں کہ جب میں بچہ تھا اور آنحضرت ﷺ کے زیر تربیت تھا (ایک موقع پر جب میں آپ ﷺ کے ساتھ کھانے میں مصروف تھا) میرا ہاتھ رکابی میں ادھر ادھر جلدی سے گھوم رہا تھا (میری اس حرکت کو دیکھ کر) حضور ﷺ نے فرمایا کہ (کھانا کھانے سے پہلے) بسم اللہ پڑھو۔ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اور (پلیٹ کے) اس جگہ سے کھاؤ جو تمہارے نزدیک ہے۔

سنت نبوی ﷺ کی اہمیت: محترم دوستو! گزشتہ جمعہ سے ذکر کردہ احادیث کے ضمن میں سنت نبوی ﷺ کی اہمیت اور آنحضرت ﷺ کے بتائے ہوئے بعض اسلامی آداب کا ذکر کررہا ہوں، اتفاق سے اس ہفتہ جو چاند آسمان دنیا میں ہمارے سروں پر نمودار ہو چکا ہے، ہجری کیلنڈر کا وہ عظیم المرتبت ربیع الاول کا مہینہ ہے اور جن کے سنن واسلامی اعمال وآداب کا بیان کررہا ہوں یعنی آنحضرت ﷺ آج سے کچھ اوپر چودہ سو سال پہلے اسی مبارک ماہ میں رب کائنات نے صراط مستقیم سے گم گشتہ لوگوں کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ وہ محسن انسانیت ﷺ اپنے ساتھ ایسا انقلاب لائے جس کی نظیر پیش کرنے کی تمام دنیا جرات ہی نہیں کرسکتی۔ جاہلیت کے نقوش صفحہ ہستی سے مٹ گئے، راہ حق سے بھٹکے ہوئے باسیوں کی معاشی، اخلاقی، معاشرتی اور سیاسی زندگی میں ایسی تبدیلی آئی کہ ہر طرف اور تمام شعبہ جات حیات میں بندوں کا اپنے خالق حقیقی سے ٹوٹا ہوا رشتہ بحال ہوا۔ عقل ودانش سے خالی متعصب آزاد خیالوں کا یہ خیال کہ یہ انقلاب صرف مذہبی تھا، چمگادڑ کی دن کو رات اور رات کو دن سمجھنے کے مترادف ہے۔ بلکہ اس انقلاب نے

قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے ہر شعبہ زندگی میں فوز وفلاح کی راہ متعین کردی۔

سیرت نبوی ﷺ قرآن کا عملی نمونہ: قرآن مجید کا سارا مجموعہ جن مبارک کلمات والفاظ پر مشتمل ہے' وہی حضور ﷺ کی ذات میں حدیث وسیرت کی صورت میں کامل طریقہ سے ثابت ہوتے ہیں۔ جس انداز سے زمانہ ترقی کرتا جائے انسانی زندگی میں حدیث کی اہمیت وضرورت شدید تر ہوتی جائیگی۔ سائنس جس شعبہ میں عروج حاصل کرے گا' حضور ﷺ کی تعلیمات میں غور اور سیرت وسنت کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ اس عمل کی اہمیت وافادیت تو آپ ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے بیان فرمائی تھی' حتیٰ کہ جسم کے اہم ترین اعضاء کے استعمال کے طریقے بھی امت کو سکھلا دیئے' جسکے فوائد کے آج غیر مسلم بھی اقرار کرنے لگے مثلاً آنحضرت ﷺ کا مشہور عمل مبارک جو کہ آپ حضرات مختلف مسائل کے دوران سنتے رہتے ہیں

مسواک فضیلت واہمیت: عن ابی ھریرۃؓ قال لولا ان اشق علی المومنین لامرتھم بتا خیر العشاء وبالسواک عند کل صلوۃ الخ (ابوداؤد) ''حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر میرے لئے مومنین کو مشقت میں ڈالنے والی بات نہ ہوتی تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا''

مسواک سواک سے بنا ہے جس کے معنی لکڑی یا موٹے کپڑے کے ذریعہ آہستہ مل کر دانتوں کو صاف کرنا ہے' مگر کسی کو حضور ﷺ کے اس سنت جس پر وہ خود بھی سختی سے عمل فرماتے تھے کوئی فائدہ' حکمت اور ادب نظر نہ آئے تو اس کے عقل پر سوائے ماتم کے اور کیا کیا جاسکتا ہے۔ جدید دور کے اطباء وحکماء کی ریسرچ سے یہ ثابت ہوچکا ہے کہ انسانی صحت کا دارومدار دانتوں کی صفائی اور حفاظت پر ہے۔ جس شخص نے دانتوں کی طرف کما حقہ توجہ نہ دی' مختصر عرصہ میں گل سڑ کر اس اہم عضو سے محرومی کا سامنا کر کے لاتعداد امراض میں مبتلا ہوجاتا ہے' حفاظت اور صفائی نہ کرنے پر جس اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے' لاکھوں روپے خرچ کر کے بھی اس کی تخلیقی افادیت اور حسن وخوبی کو لوٹایا نہیں جاسکتا۔ حضور اکرم ﷺ کے اس بہترین اسلامی عمل اور ادب کے بارہ میں جلیل القدر صحابی کا فرمان ہے:

عن ابی وائل عن حذیفه قال ان رسول الله کان اذا قام باللیل یشوص فاہ بالسواک۔ (ابوداؤد)

حضرت حذیفہ آنحضرت ﷺ کا معمول ذکر کررہے ہیں' کہ جب آپ ﷺ رات کو خواب سے اٹھتے تو منہ مبارک کی صفائی مسواک سے کرتے۔

مسواک کی حکمتیں: اس ترقی یافتہ دور میں ایسے اطبا جو ایمان کی دولت سے بھی مالا مال نہیں' وہ بھی حضور ﷺ کے دانتوں کی صفائی کے فلسفہ کے قائل ہوکر کہنے لگے کہ خصوصاً نیند کے دوران منہ بند ہوتا ہے' تو ان میں اس دوران خرابی کا اندیشہ بہت زیادہ ہوتا ہے' اس لئے خواب سے بیداری کے بعد دانتوں کی صفائی کا خاص خیال رکھا جائے' نئے دور کے محققین کی تحقیق وتائید ہے' مسلم امہ کی حیثیت سے مسلمان کے لئے مسواک میں دنیوی فوائد کے

علاوہ بیسیوں دینی فوائد ہیں۔

مسواک کے فوائد: ملاعلی قاریؒ نے مسواک کے ستر فوائد بعض علماء سے نقل کئے، پھر تحریر فرمایا: ادناھا تذکر الشھادتین عند الموت یعنی کم از کم فائدہ یہ ہے کہ مسواک کرنے والے کو اس عمل کی برکت سے حالت نزع میں کلمہ شہادۃ جو اسلام کا بنیادی ستون، اللہ کی وحدانیت اور محمد الرسول اللہ ﷺ کی رسالت کے اقرار کی گواہی دینے کا موقع مل جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہوگا جس کا خاتمہ ان دو جملوں کے پڑھنے پر ہو۔ حافظ ابن قیم کا قول ہے کہ اللہ کو بندے کی وہ نماز مقبول ومحبوب ہے جو تعداد رکعات کے لحاظ سے تو کم ہو لیکن اس میں خشوع وخضوع او رحضور ﷺ کے نماز پڑھنے کی طرح حسن وخوبی کو ملحوظ رکھا جائے۔ یہی صورتحال ہر نیک عمل کی ہے اسی وجہ سے رب کائنات کا ارشاد: لیبلوکم ایکم احسن عملاً یہ نہ فرمایا اکثر عملا اور جو نماز مسواک کرکے پڑھی جائے وہ اکثر عملا نہیں بلکہ احسن عمو ہے۔

محترم سامعین! یہ کچھ کم خوشخبری ہے کہ مسواک استعمال کرنے والے کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: السواک مطھرۃ للفم ومرضاۃ للرب کہ مسواک کا عمل نہ صرف منہ کی صفائی کا ذریعہ ہے بلکہ رب العزت کی خوشنودی اور رضامندی کا سبب ہے۔ بعض علماء سے تو یہ روایت بھی منقول ہے کہ صلوۃ بسواک افضل من سبعین صلوۃ بغیر سواک جو نماز مسواک کرکے پڑھی جائے وہ ستر اُن نمازوں سے جو بغیر مسواک پڑھی گئی ہیں، بہتر ہے۔ مختصر یہ کہ آج بے شمار جدید فیشن کے خواہش مند دانتوں کی صفائی، مضبوطی، گندے بو کے ازالہ کے لئے نت نئے ٹوتھ پیسٹ، برش اور ادویہ کے استعمال کو اپنا اہم فریضہ سمجھتے ہیں مگر جو صفائی، مضبوطی اور بدبو کا زائل کرنا آنحضرت ﷺ کے سنت یعنی مسواک میں ہے، وہ اس دور کے جدید ترین اوزار اور کیمیکل کے استعمال میں نہیں، ہر قسم کے اسباب جدیدہ استعمال کرنے کے باوجود دانت بدنما اور منہ سے بدبو کا سلسلہ رکنے کا نام نہیں لیتا۔

نفاست اور طبعی پاکیزگی: آنحضرت ﷺ تو تھے انتہائی نفیس الطبع مگر جن چیزوں کو خود پسند نہ فرماتے اوروں کو بھی ایسے ناپسندیدہ عمل کو اختیار کرنے سے بچنے کی تلقین فرماتے۔ مثلاً ارشاد ہے جو کوئی کچا لہسن، پیاز کھائے تو اسے مسجد اور مجالس ذکر میں شامل ہونا درست عمل نہیں۔ آپ حضرات کو تجربہ ہے کہ کچی سبزیاں، لہسن و پیاز کھانے سے کھانے والے کے منہ سے ناقابل برداشت بدبو کا آنا شروع ہو جاتا ہے، جو مجلس یا مسجد میں موجود اور ساتھیوں کے لئے اذیت کا ذریعہ بن سکتا ہے، حالانکہ اپنے ساتھی کو اپنے ہر ایسے عمل سے بچائے رکھنے کی تلقین آنحضرت ﷺ نے فرمائی ہے جو اسے اکتاہٹ میں مبتلا کرے۔ ارشاد رسول ﷺ ہے:

وعن جابر ان النبی ﷺ قال من اکل ثوما او بصلاً فلیعز لنا او قال فلیعتزل مسجدنا اولیقعد فی بیتہ وان النبی ﷺ اتی بقدر فیہ خضروات من بقول فوجدلھاریحا فقال قربوھا الی

بعض اصحابه وقال کل فانی اناجی من لاتناجی (بخاری ومسلم) ''حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لہسن یا کچی پیاز کھائے تو اسے چاہیے کہ وہ ہم سے الگ رہے یعنی ہماری مجلس میں شمولیت نہ کرے۔ یا یہ فرمایا کہ اس کو چاہیے کہ وہ (اور جگہ جانے کی بجائے) اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔ اور ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک ہانڈی (جس میں سالن تھا) پیش کی گئی جس میں مختلف الانواع قسم کی سبزیاں موجود تھیں۔ پیاز ولہسن کا استعمال بھی ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ کو اس سے بدبو آنی محسوس ہو کر ایک دوسرے شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سالن اس کے پاس لے جاؤ اور اس شخص کو ارشاد فرمایا' اس سالن کو تم کھاؤ۔ میں نہیں کھا سکتا کیونکہ میں جس مبارک ہستی یعنی جبرائیلؑ فرشتے کے ساتھ سرگوشیاں کرتا ہوں اسکے ساتھ تم سرگوشی نہیں کرتے۔ اگر چہ بظاہر اس فرمان سے مسجد اور حضور ﷺ کی خصوصیت معلوم ہو رہی ہے مگر اس واقعہ سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ہر انسان اپنے ایسے عمل وقول سے دوسرے انسان کو بچائے جس میں اس کی طبیعت وعادات کی رعایت ملحوظ نہ ہو۔ اپنے کسی عمل سے دوسرے کو پریشان کرنے سے بہتر یہی ہے کہ لوگوں کے ساتھ اختلاط سے پرہیز کرے۔ گھر میں بیٹھے رہنے کا مناسب مطلب یہی ہے' اس بظاہر معمولی سمجھنے والی سنت میں تمام انسانیت کے لئے کتنا بڑا سبق اور ادب ہے کہ اس پر عمل کرنے سے ہر ایک کو دوسرے کی تکلیف وآرام کا خیال کرنا پڑے گا۔

تیامن کی فضیلت: محترم دوستو! کھانے کی ایک اہم سنت اور ادب کو بیان کرنے کے لئے میں نے آپ کو خطبہ کی ابتداء میں دو حدیث ذکر کیں' اللہ ورسول کے نزدیک اس سے دائیں جانب کی اہمیت خوب اجاگر ہو جاتی ہے' آپ کو معلوم ہے کہ انسان کی نیکیاں اور معاصی لکھنے کے لئے دو فرشتے مقرر ہیں۔ طاعت اور اللہ کے تابعداری والے اعمال اللہ کے ہاں قابل قدر' باعث اجر اور اس کے خوشنودی کا ذریعہ ہیں' اللہ اور اس کے رسول کا سکھایا ہوا ادب ہے کہ ہر عظمت' شرافت اور دینی لحاظ سے حسن وخوبی والے کام کی ابتداء دائیں طرف سے کی جائے۔

اصحاب الیمین: رب العالمین کا ارشاد گرامی ہے. واصحاب الیمین ما اصحاب الیمین اور دوسری جگہ ارشاد ہے: واصحاب الشمال ما اصحاب الشمال ترجمہ: ''اور داہنے والے کیا کہنا داہنے والوں کا اور بائیں (طرف) والے کیسے بائیں والے۔''

داہنے والوں کے فضائل وانعامات کا ذکر مالک الملک نے بیان فرمایا ہے' ان کو رب العالمین کی جانب سے بہت بڑے اعزازات سے نوازا جائے گا۔ ہر قسم کے آفات سے حفاظت میں اور تکالیف سے محفوظ ہوں گے۔ یہ جنتی لوگ ہر طرف سے سلام سلام کی صدائیں بلند کریں گے اور بائیں (جانب) والے لوگ ذلیل وخوار' جہنمی بن کر آگ کی تپش میں جلتے رہیں گے۔ جہنم کی آگ کے سائے تلے ہر وقت موجود رہیں گے۔ وہ آرام پہونچانے والا سایہ نہ ہوگا۔ اس میں نہ ٹھنڈک ہوگی اور نہ سکون۔ ان دونوں آیات میں ہر ایک طبقہ کی جو کیفیات قرآن میں ذکر ہیں' ان کا مختصراً میں نے

ذکر کردیا۔ جس سے دائیں جانب کی عظمت کا آپ کو اندازہ ہوا ہوگا۔ یہی صورتحال بدی اور نیکی رکھنے والے فرشتوں کی ہے کہ نیک اعمال لکھنے والا فرشتہ انسان کے دائیں جانب اور معیوب اور برے کاموں کو لکھنے والا فرشتہ بائیں طرف رہ کر اپنی ڈیوٹی میں مصروف ہیں۔

روز محشر کا منظر: روز محشر کے اذیت سے بھرپور دن جس میں دنیا کے اعمال کا فیصلہ احکم الحاکمین فرمائیں گے۔ گویا دنیا کے پچاس ساٹھ سالوں کے نتیجہ نکلنے کا موقع ہوگا اور ایسے مواقع پر نتائج کے منتظر لوگوں کی بے تابی اور اضطراب کا آپ حضرات کو خوب اندازہ ہے' دنیا کے امتحانوں کے نتائج کیوقت امیدواروں کو دو ٹولیوں میں تقسیم کیا جاتا ہے' کامیاب یا ناکام' کامیابی حاصل کرنے والوں کے لئے اعزاز واکرام کی جگہ مختص کردی جاتی ہے اور ناکامی کا سامنا کرنے والوں کو نشان عبرت بنانے کے لئے ذلت ورسوائی کے کیمپ میں پہونچا دیا جاتا ہے' قیامت کے دن جنت کی خوشخبری پانے والوں کو عرش معلیٰ کے دائیں جگہ دینے سے نوازا جائے گا۔ (رب العزت مجھے اور آپ سب کو اس سخت موقع' عرش عظیم کے سایہ رحمت تلے جگہ نصیب فرمائے) اور جہنمی' بدعقیدہ' کافر عرش کے بائیں طرف ان کے لئے مختص کردہ مقام میں کھڑے کئے جائیں گے۔ دنیا کے امتحان میں کامیابی وناکامی حاصل کرنے دونوں قسم کے لوگوں کے نتائج کے پروانے تھما دیئے جاتے ہیں۔ جنتی اور صالح لوگوں کو ان کی کامیابی کا پروانہ دائیں ہاتھ میں اور بدکار جہنم کے مستحق افراد کو ناکامی کا کشف الدرجات بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

نظافت انسانی فطرت: دائیں طرف کی شاید اسی فضیلت کی وجہ سے ہر اچھا کام آنحضرت ﷺ خود داہنے طرف سے شروع کرکے امت کو بھی اسی ادب پر تلقین فرماتے۔ کھانا اور پینا صرف انسانوں کا پسندیدہ ضرورت نہیں بلکہ جانور حشرات' خشکی کے ہوں یا سمندر ان سب کا دار ومدار حیات کھانے پینے پر ہے' فرق صرف اتنا ہے کہ انسان پاک وصاف غذا استعمال کرنے کا متلاشی رہتا ہے۔ انسان کے لئے خواہش نفس کے مطابق حلال طعام اور مشروب کی تمنا کرنا جائز ہے۔ یہ عمل انسان کی فطرت کا ایسا جزو ہے کہ بچہ پیدا ہوتے ہی اپنی ماں کے سینے سے اپنی غذا یعنی دودھ کے حاصل کرنے کی تگ ودو میں مصروف ہوجاتا ہے۔

بسم اللہ کی برکتیں: نیز حضور ﷺ کا ارشاد ہے: **کل امر ذی بال لم یبدأ فیه ببسم الله فهو ابتر** ''ہر اہم کام جو بسم اللہ سے شروع نہ کیا جائے' بے برکت ہوتا ہے' معلوم ہوا کہ ہوا کھانا بھی اہم اور لازمی ضرورت ہے' اس کی ابتداء بسم اللہ پڑھ کر داہنے ہاتھ سے کی جائے۔ آپ سن چکے ہیں کہ کلام مجید فرقان حمید میں جہاں فوز وفلاح ونجات کا ذکر ہوا اسے داہنے طرف سے مقید فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے ابتداء میں کھانے کے تین آداب دوسری حدیث کی صورت میں سن چکے ہیں کہ ابتداء بسم اللہ سے کی جائے اور کھانا داہنے ہاتھ سے کھایا جائے۔ پینے کے جو مشروب ہوں اسمیں اگر عذر نہ ہو تو داہنے ہاتھ کو ترجیح دینے کا حکم ہے۔ جوتا پہننا ہو تو پہلے دایاں پھر بایاں لو۔ حضور ﷺ

کے بارہ میں ایک حدیث مروی ہے کہ آپ ہر عمل میں داہنے سے شروع فرماتے جیسے جوتا پہننا' کھانا' پینا عرض کر چکا ہوں۔ بالوں میں کنگھی کرنے کی ضرورت ہوتی۔ ہاتھ دھونا پڑتا' سرمہ استعمال فرماتے' مسجد میں داخل ہوتے حتیٰ کہ ہر برکت والا کام داہنے طرف سے شروع کرتے۔ انسان کے اعمال چونکہ خوشنما اور بدنما دونوں حالات کا مجموعہ ہیں اسلئے بایاں ہاتھ و پاؤں ایسے کاموں کے استعمال کرنے کی ترغیب فرمائی' جو دین و عرف میں قابل ستائش نہیں سمجھے جاتے۔ مثال کے طور پر استنجا کرنا' ناک صاف کرنا۔ مسجد سے نکلنے وغیرہ میں دائیں ہاتھ یا پاؤں کو بروئے کار نہ لایا جائے۔

قرآن علم اور سنت عمل ہے: محترم سامعین! حضور ﷺ کی ان سنتوں اور سیرت کا نتیجہ تھا کہ صحابہ ؓ نے ان کو عملی جامہ پہنا کر انسانیت کو روحانی' اخلاقی' تباہ کن امراض اور گناہوں سے بچایا۔ آنحضرت ﷺ کی حدیث' سنن و سیرت ظاہری و باطنی وسعتوں کے لحاظ سے کوئی شخصی سیرت نہیں بلکہ رہتی دنیا تک کے تمام انسانیت کے لئے فلاح و نجات کا گنجینہ ہیں۔ عزیزان محترم یہ بھی یاد رکھیں کہ احادیث نبوی یا سنت کوئی ایسی چیز نہیں جو آنحضرت ﷺ کی طرف سے خود ساختہ اور ایجاد کردہ امور ہیں بلکہ قرآن علم اور سنت اسی علم پر عمل کا نام ہے۔ حضور مجسم قرآن تھے آپ کا ہر قول قول فیصل اور آں حضرت ﷺ کا ہر عمل' عمل صالح ہے۔

سنن میں یکسانیت ہے: حضور ﷺ کے سنن ایسے نہیں کہ امیر کے لئے الگ اور غریب کے لئے الگ بلکہ اسلام کے دین فطرت ہونے کا مطلب اور خاصیت یہی ہے کہ اس میں معاشرہ کے ہر فرد کا خیال رکھا گیا ہے۔ مثلاً کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا جو حکم آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے تو اس میں مرد و عورت' غریب و دولت مند کا امتیاز نہیں۔ جس حکمت و فلسفہ کی وجہ سے ہاتھ دھونا' کھانے کے آداب میں سے ٹھہرا' اسی حکمت و فلسفہ میں فقیر و غنی اور مرد و عورت دونوں شامل ہیں' ہر طبقہ والے کو ہاتھ دھونے کا حکم ہے' کئی لوگ دنیا میں ایسے بھی گزرے اور آج بھی موجودہ ہیں جو دین یعنی قرآن و سنت کے احکامات' تعلیمات و آداب کو اپنے ناقص عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں' ان کے صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے عقل و حکمت نے ساتھ نہ دیا تو فوراً دین کے اہم اور قطعی نصوص سے ثابت شدہ احکامات سے بھی انکار کر جاتے ہیں' کچھ روشن دماغ ایسے بھی ہیں جنہوں نے دین و سنت کے ظاہری حیثیت و حالت کو دیکھ کر پورے دین کو اپنے پیمانے پر ماپنے کی کوشش کی لیکن وہ بھی دین کی حقیقت سے کوسوں دور رہے' وجہ یہ کہ دین تو صرف اور صرف نقل محمدی ﷺ سے عبارۃ ہے' کسی کے دماغ میں آئے یا نہ آئے' اس کی عقل کی رسائی اس عمل کی تہہ تک ہو سکے یہ نہ ہو سکے' کمال ایمان یہ ہے کہ جو عمل سندِ صحیح کے ساتھ محمد ﷺ سے پہونچ جائے اس پر عمل کرنا ہے لوگ اسے اچھا سمجھیں یا برا کسی اچھے برے کہنے کی پرواہ نہ ہو

جدت پسندوں کے اعتراضات: محترم ساتھیو! عجیب لوگوں سے آج سامنا کرنا پڑتا ہے' بعض سنن و آداب جو میں ذکر کر دیئے ان کو جب ان پر عمل کا کہا جائے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھائیں گلاس و پیالی بھی اسی ہاتھ

سے لے لینا اور کھانا نبی کی سنت ہے وغیرہ وغیرہ تو نہایت ڈھٹائی اور متکبرانہ انداز اختیار کر کے فوراً کہہ دیتے ہیں۔ ارے مولوی صاحب ان چھوٹی چھوٹی باتوں کا دین سے کیا تعلق۔ مطلوب پیٹ بھرنا ہے خواہ دایاں ہاتھ ہو یا بایاں۔

کامل نمونہ عمل: لیکن دوستو خدارا یہ تصور دل سے نکال دو کہ حضور کی فلاں سنت اہم ہے اور فلاں غیر اہم۔ سنت کے درمیان بڑی اور چھوٹی کی امتیاز سے بھی اجتناب کریں۔ رحمۃ اللعالمین کو اللہ نے انسانیت کے لئے نمونہ بنا کر بھیجا ہے تو آپ کا ہر قول فعل ہمارے لئے نمونہ ہے ہر سنت کو اپنے اوپر لاگو کرنا ہے۔

سنت سے انحراف پر عتاب: اگر کسی کے خیال میں ایک سنت و ادب معمولی ہو جس کی وجہ سے وہ اسکی اہمیت سے انکار کرے اس کے وبال کا سامنا تو آخرت میں کرنا ہی ہے دنیا میں بھی اسکے بدترین سزا کے بھگتنے کیلئے بھی تیار رہنا چاہیے۔ آپ اور ہمارے سمجھنے کیلئے یہ واقعہ کافی ہے۔ **عن ابی ایاس بن عمر و بن الاکوع رضی اللہ عنہ ان رجلاً اکل عند رسول اللہ ﷺ بشمالہ فقال کل بیمینک قال لا استطیع قال لا استعطت مامنعہ الا الکبر فمار فعہ الی فیہ (صحیح مسلم)** ترجمہ: حضرت سلمہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا (اہل عرب کا معمول بائیں ہاتھ سے کھانے کا تھا آپ نے اسے متنبہ کرتے ہوئے فرمایا) دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس شخص نے جواباً کہا میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ اس طرح جواب دینے کی وجہ (کوئی عذر نہ تھا) تکبر تھا۔ اس نے حضور ﷺ کے اس منع کرنے کو اپنی توہین سمجھ کر حکم ماننے سے انکار کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا آئندہ تم کبھی دائیں ہاتھ سے کھانا نہیں کھا سکو گے۔ محترم حاضرین۔ فرمودہ بھی کسی عام شخص کا نہ تھا۔ محبوب کبریاء کا تھا اور جو کھانے کا ادب حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ بھی اللہ اور اسکے بتائے ہوئے رسول کا تھا۔ پھر کیا ہوا ساری عمر وہ شخص اپنا داھنا ہاتھ منہ تک نہ پہنچا سکا۔

ناموس رسالت کی پاسداری: ناموس رسالت کی توہین کرنے والے بدبختوں کی دلیل آپ سنتے رہے ہیں کہ وہ تو رحمۃ اللعالمین تھے۔ دشمن کے ہاتھوں خون میں تر ہو کر بھی دشمنوں کو دعا دیتے ہیں تو آپ لوگ اہانتِ رسول پر کیسے توہین کرنے والے کو قتل کی سزا پر زور دیتے ہیں۔ ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی ذات پر زیادتی کرنے والے کی سزا بطور انتقام خود تجویز نہیں کی بلکہ دعا دی اور توہین رسالت کی صورت میں اللہ کے محبوب کی توہین درحقیقت (نعوذ باللہ) اللہ کی توہین کی ناپاک جسارت ہے۔ جسکی سزا اللہ نے خود بصورت قتل مقرر فرمائی۔ یہاں ذکر کردہ بددعا میں بھی آنحضرت ﷺ کے سامنے بطور تکبر اس شخص نے جھوٹ بول کر اتنا عظیم گناہ کیا جسکی سزا جہنم ہی ہے۔ یہاں بھی حضور ﷺ کی شفقت آڑے آ کر اس کو عذاب الیم سے بچانے کیلئے فوراً ہاتھ شل ہونے کی بددعا کی۔ تاکہ اس گناہ کی سزا دنیا میں مل کر جہنم کے دردناک عذاب سے بچ جائے۔ اگر حضور ﷺ کے سنن کا ہم بنظر عمیق مطالعہ کریں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی کریں تو معلوم ہوگا یہ کتنے جامع آداب اور تہذیب و تمدن کے اسرار و رموز پر

مشتمل ہیں۔ جن میں صرف آخرت کی نجات نہیں بلکہ عام حالات اور روزمرہ زندگی میں کامیابی اور بھلائی کے لاتعداد فوائد موجود ہیں۔

سونے کے اعمال اور معمولات: حضرت جابرؓ کی ایک جامع روایت آنحضرت سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جب شام ہو جائے تو تم اپنے بچوں کو گھروں سے نکلنے سے روک دو اس وقت جنات وشیاطین چاروں طرف پھیل جاتے ہیں۔ دروازوں کو بند کر دو۔ دروازے بند کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو جس دروازے پر بند کرتے وقت اللہ کا نام لیا جائے شیطان (چوراچکے) اس کو نہیں کھول سکتے۔ جن برتنوں میں پانی وغیرہ ہو ان کو ڈھانک دو (اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اس برتن میں پڑی چیز شیطان وجنات کے اثر بد سے محفوظ ہو جائے گی) اپنے چراغوں کو بجھا دو (محترم دوستو چراغ کو جلا کر چھوڑنے کی صورت میں شیطان اور اسکے چیلے گھر کو آگ سے جلا دیتے ہیں۔

بتی بجھانے کی حکمت: اگر آج کوئی کہے کہ بجلی کا زمانہ ہے۔ مکان واشیاء کو آگ لگنے کا خطرہ نہیں تو یہ تصور بھی غلط ثابت ہوا۔ بجلی کے مین بٹن یا مین سوئچ بند نہ کرنے سے لوگ صبح اٹھ کر دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے محلات اور پلازے آگ کے لپیٹ میں آکر خاک اور مٹی میں تبدیل ہوتے ہیں۔ وجہ پوچھی جائے معلوم ہو جاتا ہے شارٹ سرکٹ سے آگ شروع ہو کر پورا مکان خاکستر ہو گیا۔ مصلح اعظم صلعم نے فرمایا "عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال لاتترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون "جب تم سونے لگو تو گھروں میں آگ (جلتا ہوا) نہ چھوڑو۔ آگ بجھا کر سوؤ آگ لگنے کا خطرہ نہ ہوگا۔

مسلمان کی خصائل: امام الانبیا ﷺ نے امت کو خبردار فرمایا کہ کامل مومن کے اجزائے ترکیبی میں صدق وامانت کے اوصاف پیدا کئے جاتے ہیں جس سے معلوم ہوا خیانت اور جھوٹ ایمان کے اضداد ہیں۔ عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلعم یطبع المومن علی الخلال کلھا الاالخیانۃ والکذب (رواہ احمد)

ترجمہ: ابوامامۃ کہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا مسلمان جھوٹ اور خیانت کے علاوہ ہر طرح کی خصلت پر پیدا کیا جاتا ہے۔ آنحضرت کا غرض یہ کہ ان دو بدترین خصائل کو اپنے قول وفعل میں بھی شامل کرنے کا موقع ہی نہ دیں۔

محترم حاضرین حضور ﷺ کے سنن، آداب اور سیرت ایک ایسا عالمگیر وسیع ضابطہ حیات ہے کہ جس شعبہ حیات پر بولنے کی کوشش کیجائے زندگی ختم ہو جائیگی اس شعبہ کے رنگ وبو کا شمار اور اسکا حق بیان ادا کرنے والا اپنے آپ کو عاجز اور اپنے بیان کو نا تمام ہونے کا لامحالہ اقرار کرے گا۔ اس لئے میں نے بھی ان جمعوں کے دوران کسی مخصوص اور شعبہ حیات کے آداب کو نہیں چھیڑا بلکہ جو کچھ ذہن میں آیا اپنے ناقص علم کرنے کے مطابق بیان کرنے کی سعی کی۔ اصل بات عمل کی ہے۔ رب العزت مجھے اور آپ کو اس پر صحیح انداز سے عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

جناب ریحان اختر *

سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلم مفکرین کی نظر میں

کون سا دین ومذہب ہے، اور کون سا فرقہ ہے، کون سی قوم وملت ہے، اور کون سا گروہ یا جماعت ہے، جس نے اپنے مصلح یا کسی رشی اور منی، کسی پیغمبر و نبی کی ایک ایک ادا، ایک ایک قول وعمل اور ہر طور وطریق کو محفوظ کیا ہے یہاں تک کہ یہود وعیسائی جو پوری دنیا پر اپنا کنٹرول کئے ہوئے ہیں اور تمام جدید ٹیکنیک پر ان کا مکمل کنٹرول ہے۔ لیکن کسی اور کی تو بہت دور موسیٰ وعیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام کی پاکیزہ زندگی اور سیرت وکردار کو محفوظ نہ کر سکے، نہ تو توریت کی صحیح تاریخ محفوظ اور نہ ہی انجیل کی اصلیت موجود ہے، چاہے وہ ہندو ہوں یا کہ جین ہو، بدھسٹ ہوں، کہ سکھ ہوں دنیا میں پائے جانے والے تمام مذاہب کے ماننے والے اپنی مذہبی رہنما کی صحیح حالات زندگی اور سیرت وکردار کو بتانے سے آج بھی قاصر ہیں۔ قوموں میں انقلاب آگیا اقبال مندی وفتح مندی ان کے قدم بوس ہوگئی۔ غلامی کے طوق سلاسل کو توڑ کر آزادی کے تخت پر جلوہ افروز ہوگئے ہیں۔ مگر جنہوں نے انقلاب برپا کیا تھا، جنہوں نے جابرانہ وظالمانہ نظام حکومت سے پنجہ آزمائی کی تھی ان محسنوں اور پیشواؤں کے کارناموں کو فراموش کر گئے۔

نوع انسانی کے پاس خالق کائنات کے عطیوں اور صنعتوں میں سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ باوقار و پرنور، سب سے طاقتور، سب سے پرفیض عطیہ ان پیغمبروں کی سیرت اور ان کے خصائل حمیدہ اور اصلاحی کارنامے ہیں۔ جن پیمبروں اور رسولوں کو اللہ رب العزت یکے بعد دیگرے مختلف ملکوں میں پیدا کرتا رہا ہے۔ انسانیت کی عزت وآبرو انہی کے سیرتوں سے قائم ودائم ہے۔ اگر انسانی تاریخ سے ان کو جدا کر دیا جائے تو دنیا کی تاریخ ہوا وہوس، خود غرضی، وخود طلبی، جنگ وجدال اور اوہام خرافات، جہالت وضلالت کی داستان بن کر رہ جائے گی۔ ہدایت ورہنمائی جس سے انسانیت کے بھٹکتے ہوئے قافلے منزل مقصود کی راہ پائیں، اور تہذیب وتمدن کے ڈوبتے ہوئے سفینے کنارہ لگ جائیں۔ تو یہ خصوصیات وامتیازات صرف پیغمبروں ہی کی سیرت وکردار اور اخلاق وصفات حسنہ میں نظر آئیں گی۔

* ریسرچ اسکالر شعبۂ سنی دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، انڈیا

ان پیغمبروں میں سب سے زیادہ کامیابی وکامرانی جس کے حصہ میں آئی۔ وہ بلاشبہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔گروہ انبیاء میں صرف آپ کی سیرت اور زندگی کے حالات محفوظ ہیں۔آپ کی حیات طیبہ کا وہ کون سا رخ ہے جو اندھیروں کی لپیٹ میں ہو۔کون سا وہ گوشہ ہے جسے ہم تاریکی سے تعبیر کریں،آپ کی زندگی کا وہ کون سا باب ہے جواب تک بند ہو۔بلکہ آپؐ کا ہر قول وعمل، ہر ارشاد وتلقین، کردار واخلاق کی ہر جھلک ،آپ کے خدوخال، گفتار وکرادر ہر چیز آفتاب سے زیادہ روشن اور ماہتاب سے زیادہ منور نظر آئے گا۔اور آپؐ کی سیرت دنیا کی رہنمائی اور دستگیری کے لئے ہر جگہ موجود ہے۔سیرت محمدؐ انسانیت کا سب سے عظیم سرمایہ ہے،اس میں پیغمبروں کی سیرتوں کا عطر، آسمانی تعلیمات وہدایت کا جوہر اور اخلاقی وروحانی طاقت کا سب سے قیمتی خزانہ پوشیدہ ہے،آپ کی سیرت سے ناموافق ترین ماحول اور حالات میں بدی اور ظلم کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے اور انسانیت کو اپنے وجود پر بجائے شرم وعار کے فخر وافتخار محسوس ہوتا ہے۔اور اگر مذہبی تعصب اور قومی تکبر آڑے نہ آئے تو پوری کائنات انسانی بلاتفریق ومذہب وملت سیرت نبویؐ سے نئی زندگی نیا یقین، نئی روحانی لذت حوصلہ وہمت اور نجات کا راستہ حاصل کرسکتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ساری دنیا کے لئے سرمایۂ سعادت ہے، کیوں کہ آپ کی بعثت کسی خاص ملک وقوم کے لئے نہیں ہوئی تھی بلکہ پوری عالم انسانیت کو فیض یاب کرنے کے لئے اللہ پاک نے آپ کو مبعوث فرمایا تھا۔اللہ رب العزت کا اعلان‘‘

قل یایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاًالذی لہ ملک السموات والارض

آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں۔جس کی بادشاہی تمام زمینوں اور آسمانوں میں

ایک دوسری جگہ نبی کی بعثت کو انسانیت کے لئے باران رحمت قرار دیا ہے۔

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین

آپ کو سارے عالم کے لئے باعث رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

چنانچہ جتنا گہرا اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وکردار نے نوع انسانی کی تاریخ وتقدیر پر ڈالا،آج تک اس کا ایک حصہ بھی دوسرے پیشوانِ مذہب کے حصہ میں نہ آسکا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چشمۂ فیض سے کوئی بھی قوم محروم نہیں رہی بلکہ تاقیامت کائنات انسانی آپ کے فیوض وبرکات سے فیض یاب ہوتی رہے گی۔آپؐ کی سیرت وکردار انسانوں پر کتنا اثر کیا اس کے معترف صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم دانشوروں اور مفکروں نے برملا کیا ہے۔

ڈاکٹر جے،ڈبلو،ڈریپئر J.W.Draper لکھتے ہیں کہ

’’تمام انسانوں میں نسلِ انسانی پر سب سے زیادہ اثر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالا‘‘

نامور مورخ ایڈورڈ گبن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں لکھتا ہے

''ایک نا قابل فراموش انقلاب جس نے کرۂ ارض کی تمام قوموں پر ایک دائمی اثر اندازی کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سیرت وکردار ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوت ومحبت اور مساوات ورواداری کہ ایسی مثال قائم کردی جس کی مثال مساوات قائم کرنے سے دنیا آج تک قاصر ہے۔آپؐ نے عربوں میں سے قبائلی ونسلی تعصب کامقابلہ خالص عملی انداز میں کیا،اور مساوات ورواداری کی ایسی زندہ مثال قائم کردی کہ عدم مساوات کے جملہ احتمالات ختم ہوگئے۔اسلام میں حلقۂ بگوش ہونے والے ہر شخص کوآپ کے دور میں یکساں قانونی،شرعی اوراخلاقی حقوق حاصل ہوتے تھے۔خانۂ کعبہ سے لے کر مسجد نبوی تمام مسلم گھرانے اخوت ومحبت اور مساوات ورواداری کے شاہکار بنے ہوئے نظرآتے تھے، عربی وعجمی،ہندی وحبشی،شاہ وگدااورامیر وغریب،اورحاکم ومحکوم کے درمیان کوئی فرق امتیاز نہیں ہوتا تھا۔

خود دورنبوی صلی اللہ علیہ وسلم مختلف قبائلی ونسلی،اورملکی شگفتہ پھولوں کا گلدستہ تھا،اس میں عداس نینوائی ،صہیب رومی،ذواکلاع حمیری،ابوسفیان اموی کرزفہری،بلال حبشی،ضماد ازدی،عدی طائی،ابوذرغفاری،سلمان فارسی،طفیل دوسی،ثمامہ نجدی،ابوعامراشعری،پہلو بہ پہلونظر آتے تھے،جب کہ ان میں کا ہر شخص اپنی اپنی قوم کاسردار اورنمائندہ ہوا کرتا تھا،جواپنی قوم وملک کی نمائندگی کرتا تھا،بقول ڈاکٹر رائیڈن،Dr. Moud Royden کے کہ پہلی حقیقی جمہوریت جس کاتصور ذہن انسانی میں پیدا ہوااس کا اعلان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب نے دیا۔

ایک اورغیر مسلم مفکر آپ کی سیرت وکرداراورآپ کی ہمہ گیر وعالمگیر شخصیت کااعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ

''آپ ایک سہ گانہ مؤسس تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مذہب ایک تہذیب اورایک سلطنت کی بنیاد ڈالی(Boswrth Smith Book Mohammad and Mohammadanism)

پیغمبر اسلام صل اللہ علیہ وسلم کی سیرت تاریخی اعتبار سے اتنی جامع ومستند اور معتبر ہے کہ ساری دنیا اس کی معترف ہے،مسلم قوم اپنے دعوی میں حق بجانب بھی ہے۔ان کے دعوں کا کوئی حریف بھی ہے۔کیوں کہ سیرت نگاروں نے نبیؐ کے حالات زندگی اوراوصاف حسنہ کواتنی وسعت سے تحریر کیا ہے کہ آپ کے عادات واطوار اور طرز زندگی کا ایک ایک گوشہ محفوظ ہے۔یہی وجہ ہے کہ انگریز مفکر جان ڈیونپورٹ John.Davenport اپنی کتاب Apology for Mohammad and the Quran کے افتاحیہ میں لکھتا ہے کہ

''اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تمام مقنعوں اور فاتحوں میں ایک بھی ایسا نہیں جس کے سوانح حیات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات سے زیادہ مکمل اور سچ ہو۔

آر،وی،سی باڈلے R.c.v.Bodlly لکھتا ہے کہ ہمارے پاس موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کی زندگی کے بس ایک جزو

کے چند اجزا اہم جانتے ہیں۔ان کی زندگی کے ان تیس برسوں کے جنہوں نے آخری تین برسوں کے لئے ہموار کیا ہم کو کچھ علم نہیں ہے، یا گوتم بدھ کا کوئی معاصرانہ ریکارڈ نہیں، مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت انتہائی روشن ہے۔

لندن کی خاتون رائٹر کارین آرم اسٹرانگ نے مذہب پر ایک درجن سے زیادہ کتابیں لکھی ہیں ان کی ایک کتاب تین سو صفحہ کی سیرت رسولؐ پر ہے اس کتاب کا خاتمہ ان الفاظ پر ہوتا ہے۔

Muhammad: Founded a religion a Cultarul tradition That Was not based on the sword dispite the western myth-and whose name Islasm signifies peace and reconciliation .po266

(ترجمہ) محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے مذہب اور ایک ایسے کلچر کے بانی تھے جس کی بنیاد تلوار پر نہیں تھی، مغربی افسانہ کے باوجود اسلام کا نام امن اور صلح کا مفہوم رکھنے والا ہے۔

muhammad A westtern attempt to understanding : Islam : By Ms Karen Armstrong, published by victor Gollancz Ltd. London. 1992

آج بھی دنیا میں جو اخلاقی حقیقتیں زندہ ہیں۔انسانوں کے پاس بدی سے لڑنے نفس پر قابو پانے اور گناہ سے بچنے کی جو اندورنی طاقت ، نیک وبد ظلم وعدل،اور حق وباطل میں امتیاز کرنے کا جو ملکہ اور انسانیت کی بے لوث خدمت کرنے کا جو سچا جذبہ پایا جاتا ہے، وہ انہی پیغمبروں کی قربانی وجدوجہد کا نتیجہ ہے، جنہوں نے ناموافق حالات میں خدا کے پیغام حق کو مختلف اقوام وملل میں پہنچایا،اور انسانیت اور انسانی تہذیب وتمدن کو ہمیشہ کی تباہی اور ہلاکت وبربادی سے بچایا، انسانیت کو نئی زندگی اور نئی جہت بخشی،اور حیوانیت ورندگی پر انسانیت کی دوبارہ اقبال وفتح کے لئے ان کی تعلیمات سے بہتر ان کے سیرت وکردار سے صاف وشفاف اوران کی نظیر سے شاندار کوئی مثال نہیں مل سکتی۔عصر حاضر میں جب کہ کائنات انسانی کو پھر ایک بار خونی وجنگی معرکہ درپیش ہے تو اس سے زیادہ کوئی مفید کام نہیں کی ان کی سیرت اور تعلیمات نبوی کو دوبارہ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے، اور اس سے روشناس کرایا جائے۔ان تعلیمات پر خود عمل پیرا ہو جائے اور دوسروں کو عمل کی دعوت دی جائے۔صلی اللہ علیہ وسلم۔

خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

ایک حیرت انگیز واقعہ

(مولانا) محمد حذیفہ وستانوی
جامعہ اکل کوا، مہاراشٹر

جانور بھی گستاخی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو برداشت نہ کر سکا!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت دنیا کے لیے رحمت ہی رحمت ہے بل کہ مقصد تخلیق بھی، دنیا کے مقاصد تخلیق میں سے ایک مقصد بعثتِ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیان کی گیا ہے، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ قرآن کی بے شمار آیتیں اس فریضہ کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتی ہیں، ایک جگہ ارشاد خداوندی ہے: **"قل ان کان آبائکم وابنائکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا و مساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ و رسولہ و جھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یأتی اللہ بأمرہ"۔**

"اے محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے آباواجداد اور تمہاری اولاد اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے دیگر رشتہ دار اور تمہارا وہ مال جو تم نے کما رکھا ہے اور تمہاری وہ تجارت جس کی کساد بازاری کا تمہیں خدشہ لگا رہتا ہے اور تمہاری وہ رہائش گاہیں جس کو تم پسند کرتے ہو، اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقابلہ میں، تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ کا عذاب آجائے"۔

اس آیت کریمہ میں دنیا میں انسان کی محبوب ترین ۸ رچیزوں کو بیان کیا گیا اور کہا گیا کہ اگر مذکورہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں تمہیں زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیاء فانی آخرت باقی کے مقابلہ میں تمہارے نزدیک زیادہ اہمیت رکھتی ہے، جو مقصدِ تخلیق کے خلاف ہے، لہٰذا عذاب کی آمد لازمی ہے، یہ بات الگ ہے کہ لوگ اسے سمجھ نہ سکے، ہم نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی، جس کا عذاب ہم پر یہ آیا کہ خلافتِ اسلامیہ، فلسطین میں بیت المقدس، ہمارے ہاتھوں جاتا رہا، اشرار امراء ہم پر مسلط کردئے گئے، ہم اختلاف و انتشار سے دوچار کردئے گئے اور دشمن ہم پر غالب کردیا گیا، ہماری اولاد نافرمان ہوگئی، وغیرہ وغیرہ، یہ سب حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی طور پر ترک کرنے کا نتیجہ ہے۔

امتِ مسلمہ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ کی ذات بے نیاز اور غنی ہے، اس کو نہ ہماری ضرورت ہے اور نہ وہ ہمارے اعمال کا محتاج ہے، نہ اسے ہماری محبت کی ضرورت ہے۔ ہاں البتہ ہم ہر باب میں اس کے محتاج ہیں۔ ہم نے

اگر حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تقصیر (کوتاہی) کی اور گستاخی رسول پر اگر ہم خاموش تماشائی بنے بیٹھے رہے، تو اللہ نے گستاخانِ رسول کو بے سمجھ جانور کے ذریعہ اپنے انجام کو پہنچایا، ایسا ہی ایک واقعہ محقق عظیم، شارح بخاری، مؤرخ اسلام، محدثِ کبیر، امام حجر عسقلانی نے اپنی کتاب "الدُرَرُ الکامنہ" میں بیان کیا؛ حضرت العلام کا محقق ہونا مسلّم ہے، آپ کے تحقیق کے باب میں مسلّم ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ محدثین آپ کی کتاب "فتح الباری" کو بخاری کی ایسی شرح مانتے ہیں کہ جس نے بخاری کا حق ادا کردیا، فنِ جرح وتعدیل میں بھی آپ کی بات آخری بات تسلیم کی جاتی ہے، لہٰذا آپ نے جو واقعہ "الدرر" میں بیان کیا ہے، وہ بھی پایۂ ثبوت کو پہنچا ہوا ہوگا۔

حیرت انگیز واقعہ

امام حجر عسقلانیؒ تحریر فرماتے ہیں: "ہلاکو خاں" نے ایک عیسائی عورت کے ساتھ شادی کی تھی، جس کا نام ظفر خاتون تھا اور "ہلاکو" اس سے شادی کرنے کے بعد عیسائیت کی طرف مائل ہوگیا تھا اور اس کی خواہش تھی کہ اس کے خاندان کے لوگ عیسائیت کو قبول کرلے، لہٰذا اس نے عیسائی پادریوں کو بلا کر اس کام میں سرگرم ہونے کا حکم دے دیا اور یوں انہوں نے اپنا یہ مشن شروع کردیا۔

ایک موقعہ پر ایک شاہی خاندان کی عورت نے عیسائیت قبول کیا، جس کی خوشی میں تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں بڑے بڑے عیسائی مبلغین کو مدعو کیا گیا، انہوں نے تقریب میں تقریریں کرنی شروع کیں، ایک مبلغ نے اپنے خطاب کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی، وہیں قریب میں ایک شکاری کتا باندھا ہوا تھا، جیسے ہی اس نے گستاخی کی، وہ شکاری کتا اس مردود مبلغ پر لپکا، لوگوں نے بڑی مشکل سے اس کو اس سے دور کیا، وہ مبلغ کہنے لگا کہ دراصل میں نے ہاتھ پھیلائے تو شکاری کتا یہ سمجھا کہ مجھے مار رہا ہے، اس لیے حملہ آور ہوا، کچھ لوگوں نے کہا ایسا نہیں، بلکہ گستاخی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وجہ سے وہ حملہ آور ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس مردود مبلغ نے دوبارہ گستاخی شروع کی، تو اس کتے نے اپنی رسی توڑ کر اس ملعون کے گلے پر زوردار حملہ کر کے اس کے گلے کی سفید رگ کاٹ دی، اور اسے واصل جہنم کردیا۔ اس طرح اللہ رب العزت نے ایک بے سمجھ جانور کو گستاخ رسول پر حملہ کے لیے آمادہ کردیا اور اپنی قدرتِ کاملہ کا مظاہرہ کیا کہ ہم کسی کے محتاج نہیں، بے سمجھ جانوروں سے بھی اپنے محبوب کا بدلہ لے سکتے ہیں۔ (الدرر الکامنہ: ج ا، ص ۲۰۲، امام حجر ابن عسقلانی)

اے مسلمانو! ہمارے لیے بڑی افسوس کی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی پر گستاخی کی جائے، اور ہم باوجود بڑی تعداد میں ہونے کے، صرف مظاہروں پر اکتفا کریں! اور کوئی اقدام نہ کریں! اللہ ہمیں عشق رسول سے سرشار کرے اور اسی پر مر مٹنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین یارب العالمین)

آخری قسط

حضرت مولانا سید ارشد مدنی' انڈیا

برصغیر ہند میں دینی نظام تعلیم کے مجدد متکلم اسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور خلافت عثمانیہ ترکی

حضرت مولانا کی تصانیف ومکتوبات

جیسا کہ میں نے عرض کیا، حضرت مولانا کے علوم اور تحقیقات وتحریرات کا دائرہ، خاصا وسیع اور مختلف موضوعات ومضامین پر مشتمل ہے، اگر چہ حضرت مولانا کی تصانیف شمار میں بہت زیادہ نہیں ہیں، مگر جس قدر بھی ہیں ان میں سے ہر ایک دریا بکوزہ کی عمدہ مثال ہے۔ یہ کتابیں زیادہ تر اردو میں ہیں لیکن چند فارسی میں بھی ہیں، یہاں ان کے مفصل تعارف کا موقع نہیں، لیکن ان کے نام اور موضوعات کا مختصر تذکرہ کیا جاسکتا ہے۔ تصانیف یہ ہیں:

نمبر شمار	موضوع	نام کتاب	مطبع ومقام طباعت	سنہ طباعت
۱	قرآن مجید اور علوم القرآن	تصحیح قرآن شریف [برائے طباعت]	مطبع مجتبائی میرٹھ	۱۲۸۱ھ
۲	قرآن مجید اور علوم القرآن	تصحیح حمائل شریف مع موضح قرآن	مطبع مجتبائی میرٹھ	
۳	قرآن مجید اور علوم القرآن	اسرار قرآنی	گلزار احمدی، مرادآباد	۱۳۰۴ھ
۴	حدیث اور متعلقات حدیث	بخاری شریف، شرکت در تصحیح حواشی حضرت مولانا احمد علی محدث، سہارنپوری	مطبع سید الاخبار، دہلی و مطبع احمدی، دہلی	۱۲۶۴ھ ۱۲۷۰ھ
۵	حدیث اور متعلقات حدیث	رسالہ تقریر حدیث: فضل العالم كفضلي على أدناكم		بلاسنہ
۶	فقہ واسرار شریعت	احکام الجمعہ	رام پریس، میرٹھ	۱۳۴۲ھ
۷	فقہ واسرار شریعت	اسرار الطہارۃ	مطبع قاسمی، دیوبند	بلاسنہ
۸	عقائد وکلام	تحذیر الناس	مطبع صدیقی، بریلی	تقریباً ۱۲۹۱ھ
۹	// //	حجۃ الاسلام	مطبع احمدی، علی گڈھ	۱۳۰۰ھ
۱۰	// //	گفتگوئے مذہبی	مطبع ضیائی، میرٹھ	۱۲۹۳ھ

۱۱	// //	مناظرہ عجیبہ	گلزار ابراہیم، مرادآباد	بلاسنہ
۱۲	غیر مقلدین کے نظریات ودلائل کی تردید	الاجوبۃ الکاملۃ فی الأسولۃ الخاملۃ	مطبع مجتبائی، دہلی	۱۳۲۲ھ
۱۳	غیر مقلدین کے نظریات ودلائل کی تردید	الدلیل المحکم علی قراۃ الفاتحۃ للمؤتم	گلزار احمدی، مرادآباد	۱۳۰۲ھ
۱۴	غیر مقلدین کے نظریات ودلائل کی تردید	توثیق الکلام فی الانصات خلف الامام	مطبع ہاشمی، میرٹھ	۱۳۰۲ھ
۱۵	غیر مقلدین کے نظریات ودلائل کی تردید	حق الصریح فی اثبات التراویح	مطبع عین الاخبار، مرادآباد	بلاسنہ
۱۶	غیر مقلدین کے نظریات ودلائل کی تردید	مصباح التراویح	مطبع ضیائی، میرٹھ	۱۲۹۰ھ
۱۷	شیعیت کے جواب میں	اجوبۂ اربعین	مطبع ضیائی، میرٹھ	۱۲۹۱ھ
۱۸	شیعیت کے جواب میں	ہدیۃ الشیعۃ	مطبع ہاشمی، میرٹھ	۱۲۸۴ھ
۱۹	شیعیت کے جواب میں	انتباہ المومنین	مطبع احمدی، میرٹھ	۱۲۸۴ھ
۲۰	عیسائیت کی حقیقت	تقریر دل پذیر	مطبع احمدی، دہلی	۱۲۹۹ھ
۲۱	عیسائیت کی حقیقت	مباحثہ شاہجہاں پور	مطبع احمدی، دہلی	۱۲۹۹ھ
۲۲	ہندوؤں کے اسلام پر اعتراضات کے جواب	آب حیات	مطبع مجتبائی، دہلی	۱۲۹۸ھ
۲۳	// //	انتصار الاسلام	اکمل المطابع، دہلی	۱۲۹۸ھ
۲۴	// //	تحفہ لحمیہ	مطبع صدیقی، بریلی	بلاسنہ
۲۵	// //	جواب ترکی بہ ترکی	مطبع ہاشمی، میرٹھ	۱۲۹۶ھ
۲۶	// //	قبلہ نما	اکمل المطابع، دہلی	۱۲۹۸ھ
۲۷	شعروادب	قصائد قاسمی	مطبع مجتبائی، دہلی	۱۳۰۹ھ
۲۸	فلسفہ	تقریر ابطال جزو لایتجزی	مطبع مجتبائی، دہلی	بلاسنہ
۲۹	عقلیت پسندوں کا جواب	تصفیہ العقائد	مطبع ضیائی یا ہاشمی میرٹھ	۱۲۹۸ھ
۳۰	مکتوبات	قاسم العلوم	مطبع مجتبائی، دہلی	۱۲۹۲ھ
۳۱		لطائف قاسمیہ	// //	۱۳۰۹ھ
۳۲		جمال قاسمی	// //	۱۳۰۹ھ
۳۳		فرائد قاسمیہ	ادارہ ادبیات، دہلی	۱۴۰۰ھ
۳۴		فیوض قاسمیہ	مطبع ہاشمی، میرٹھ	۱۳۰۴ھ

خلافت اسلامیہ ترکی اور خلیفۃ المسلمین سے گہرا تعلق

خلیفۃ المسلمین اور بابِ عالی ترکی سے، ہندوستانی مسلمانوں کے عوام وخواص کی مغل دورِ حکومت سے گہری وابستگی اور خلافت اسلامیہ سے اپنی نیازمندی کا اظہار، ہندوستانی مسلمانوں کے احوال وتاریخ سے واقف اصحاب پر مخفی نہیں۔ باب عالی نے بھی ہندوستان کے جلیل القدر علماء کی قدردانی اور عزت افزائی میں کمی نہیں کی، خصوصاً آخری دور میں جب عالم اسلام پر مغرب کی یلغار ہوئی، اور مغربی طاقتوں نے ترکی حکومت کے اقتدار اعلیٰ کو نقصان پہنچانے اور اس کی سرحدوں میں مداخلت شروع کی، اس وقت ہندی مسلمانوں پر عجیب اضطرابی کیفیت طاری تھی۔ وہ کسی بھی طرح سلطان ترکی کی مدد کرنا چاہتے تھے اور خلافت اسلامیہ کو درپیش خطرات اور فوجوں سے مقابلہ کے لئے، اپنی ہر طرح کی جانی مالی قربانی پیش کرنے کی آرزو رکھتے تھے، ایسے موقعے کئی مرتبہ پیش آئے، ہر مرتبہ مسلمانوں کا اجتماعی تاثر اور ردعمل یہی ہوا۔

ایسا ہی ایک نازک موقع اس وقت سامنے آگیا تھا، جب ۱۸۷۴ء (۱۲۹۴ھ) میں روس نے ترکی پر حملہ شروع کردیا تھا اور بلقان کے علاقہ میں، پُرزور جنگ شروع ہوگئی تھی، اور خلافت عثمانیہ کے کئی علاقے اس کے قبضہ سے نکل کر، روس کے ہاتھ میں چلے گئے تھے۔

بلقان کی جنگ روس کی ترکی کے ساتھ، اپنے معاہدوں کی صاف خلاف ورزی کرکے، ترکی کے علاقوں پر حملہ اور فوج کشی سے شروع ہوئی تھی۔

روس کی حکومت سے خلافت ترکی کا سنہ ۱۸۵۶ء (رجب ۱۲۷۳ھ) میں پیرس میں، معاہدہ امن ہوگیا تھا، جس کی وجہ سے حکومت ترکی روس کی طرف سے کسی لڑائی سے مطمئن تھی، مگر روس کی حکومت نے کھلی معاہدہ شکنی کی اور سنہ ۱۸۷۴ء (۱۲۹۴ھ) میں خلافت عثمانیہ کی ریاستوں پر، اچانک حملہ کردیا، چونکہ حکومت ترکی اپنے معاہدہ کی وجہ سے روس کی طرف سے مطمئن تھی اور یہ حملہ نہایت بے خبری میں ہوا تھا، اس لئے ترکی حکومت کا نقصان ہوا، اور اس کے کئی علاقے ایک کے بعد ایک، اس کے ہاتھ سے نکلتے چلے گئے۔

یہ حادثہ اور نقصانات ایسے نہیں تھے کہ ہندوستانی مسلمان اس سے بے خبر رہتے، اور متاثر نہ ہوتے، جیسے ہی یہ خبر ہندوستان پہنچی، تمام مسلمان اور خصوصاً علمائے کرام وہ علماء جو ملّی درد رکھتے تھے، خصوصاً مدرسہ دیوبند کے بانیان کرام اور علماء پر، اس کا غیر معمولی اثر ہوا، ان حضرات نے حکومت ترکی کے تعاون کے لئے، کئی منصوبے بنائے جس میں سب سے پہلے مالی تعاون کی فکر تھی۔ اس کیلئے حضرت مولانا محمد قاسم نے کوشش فرمائی، لشکر عثمانی کے زخمیوں کیلئے، چار ہزار روپئے چندہ کرکے روانہ کئے، یہ رقم کئی قسطوں میں بمبئی میں مقیم دولت عثمانیہ کے قونصلر جنرل (Counsellor General) حسین حسیب آفندی صاحب کو بھجوائی گئی، قونصلر جنرل صاحب نے اس کی رسید بھجوائی

اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور علمائے کرام کو شکریہ کا مفصل خط لکھا، جس کے الفاظ یہ تھے:

جناب فضل مآب حاجی محمد عابد صاحب، وجناب مولوی محمد یعقوب صاحب، ومولوی محمد قاسم، ومولوی محمد رفیع الدین صاحب۔ مہتممان مدرسہ عربی دیوبند سلمہٗ اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون الاسلام! موضوح باد کہ مکتوب بھجت اسلوب آں حضرات مع مبلغ ایک ہزار دوصد روپیہ نوٹ بنگالی، کہ بمراد ارسال آں بہ باب عالی برائے مجروحین وایتام داراھل عساکرہ منصورہ صرف شود، مرسول بود، موصول گردید۔

حقیقتاً مساعی جمیلہ آں حضرات کہ بمقتضائے حمیت دینیہ بظھور آمدہ،مستحق ممنونیت مشکوریت ھست، وبحول اللہ تعالیٰ مبلغ مذکور حسب خواھش بہ باب عالی تبلیغ میکنم، ورسیدی کہ ازآں جامی رسد، درعقب موصول آں حضرات خواھد شد، ودرجوائب ھم نشر خواھد گردید. وھم چنیں ھر مبلغے کہ حسب تحریر ایشاں رسیدہ باشد، انشاء اللہ تعالیٰ مع الافتخار درتبلیغ آں دریغ نخواھد وداد. زیادہ

والسلام!

مورخہ ۱۰رمحرم الحرام ۱۲۹۴ھ

حسین حبیب

سرشہبندر، دولت عثمانیہ علیہ۔ دربمبئی

حسین حبیب آفندی کو دوسری مرتبہ رقم پہنچی، تو انھوں نے ان الفاظ میں شکریہ ادا کیا:

جناب فضائل مآب مولوی محمد قاسم صاحب، ومولوی محمد یعقوب صاحب، ومولوی محمد رفیع الدین صاحب ومحمد عابد صاحب مھتممان مدرسہ عربی دیوبند، سلمھم اللہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون الاسلام! مشھود باد کہ مبلغ دو صد روپیہ بابت اعانت عساکر، قسط دوم کہ ارسال فرمودند موصول گردید، وروانہ کردہ شد، خاطر شریف جمع دارند. وانچہ از اظھار مھربانی ھا کہ بہ نسبت من فرمودہ اند، گویا بلساں حال من اظھار بزرگی وشرف خود فرمودہ اند، ایزد تعالیٰ توفیق خیر مزید گرداند.

والسلام

سرشہبندر، دولت علیہ عثمانیہ دربمبئی (۱۶رصفر الخیر ۱۲۹۴ھ)

اس کے بعد حضرت مولانا، موقع بہ موقع، رقومات اکٹھی کر کے، بمبئی عثمانی قونصل خانہ بھیجتے رہے، اور وہاں

سے رسیدیں اور شکریہ کے خطوط موصول ہوتے رہے،(۱) اس طرح کے کئی اور خطوط بھی معلوم ہیں، مثلاً:

مکتوب: [۱۵رجمادی الاول ۱۲۹۴ھ]

مکتوب: یکم جمادی الاخری ۱۲۹۴ھ [۱۳رجون ۱۸۷۷ء]

مکتوب: ۱۳رجون ۱۸۷۷ء مکرر

مکتوب: ۲رجب ۱۲۹۴ھ

مکتوب: ۳ررجب ۱۲۹۴ھ

ان رقومات کے ملنے کی باب عالی سے بھی اطلاعات آئیں، آخر میں خلافت عثمانیہ کے وزیر اعظم ابراہیم ادہم کا ذاتی خط موصول ہوا، جس میں حضرت مولانا، ان کے رفقاء اور معاونین و چندہ دینے والوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا گیا تھا۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ پورا خط یہاں نقل کردیا جائے تحریر فرماتے ہیں:

وزیر اعظم خلافت عثمانیہ کا شکریہ کا خط: واضح ہو کہ دفتر خاص باب عالی، شاہنشاہ ظل الٰہی سلطان دوم خلد اللہ ملکہ سے بھی رسیدات آئیں، چونکہ وہ زبان ترکی میں ہیں، ان کا تلفظ اور تفہم دشوار ہے، اسلئے انہیں نقل نہیں کیا۔ مگر شکریہ وزیر اعظم سلطنت روم، باب عالی سے بعبارت فارسی عز ورود لایا، اور باعث افتخار ہندوستان ہے۔ نقل کرتے ہیں:

شکرایہ از جانب **دستور معظم، صدر اعظم، جناب ابراہیم ادہم صاحب بہادر لازال ظل کرمہ**

جناب مدرسان مدرسہ دیوبند، ضلع سہارنپور۔ فضیلت مآبان صاحب۔

اعانت نقدیہ بجہت اولاد وعیال عساکر شاہانہ، کہ درجنگ سربستان شربت شہادت نوشیدہ بودند، پیش ازیں فراہم آوردہ ارسال فرمودہ بودید، بتمامی واصل گردید. برائے توزیع آں باب استحقاق بانجمن مخصوص تسلیم نمودہ شد، وازیں ہمت فتوت مندانہ کہ مجرداز غیرت دینیہ وحمیت اسلامیہ شما بوقوع آمدہ است، ہمہ وکلائے دولت علیہ عثمانیہ فرحناک گشتہ، وعلی الخصوص بدرجۂ کمال ہادی خوشنودیت ایں مخلص بے ریا گردیدہ است.

مبلغ مرسول علاوہ برآنکہ باضطراب محتاجین تخفیفے بہم رسانیدہ، کسانیکہ ازیں اعانت حصہ دارشدند بملاحظہ آنکہ درممالک بعید وہندوستان برادران دینی ہستند کہ برحال پرملال بچشم تاسف نگاہ می کنند، وبرزخم ہائے کہ از دشمنان دین خوردہ ایم، مرہم تسلیت می نہند، اظہار مزید شکرانیت کردند واشک رقت ریختہ حصہ خود شانرا گرفتند، بنا بریں از جناب رب مستعان کہ نصیر وظہیر یگانہ گویان است، التماس آں دارم کہ سعی جمیل شما عند اللہ مشکور گشتہ، دردنیا وعقبیٰ مظہر اجرجزیل باشید. والسلام ۹رجمادی الاول ۱۲۹۴ھ عن دار الخلافة العلية العثمانيه (۲)

وزیر اعظم ابراہیم ادہم

حضرت مولانا قاسم اور ان کے رفیق علماء نے اس وقت وزیر اعظم حکومت عثمانیہ [ابراہیم ادہم] کے خط کا جو مفصل جواب لکھا تھا اور اظہار ممنونیت کیا تھا، اس کی سطر سطر سے علماء ہند، خصوصاً حضرت مولانا محمد قاسم اور ان کے ہم نوا علماء کی عثمانی حکومت اور خلافت اسلامیہ سے گہری محبت وانسیت کا اظہار ہوتا ہے، یہ خط مفصل ہے اس لئے یہاں اس کا ایک اقتباس پیش ہے اسی سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم اور ہندوستان کے عام مسلمانوں کی نگاہوں میں خلافت اسلامیہ کا کیا بلند مرتبہ ہے اور وہ اس سے کس قدر گہری وابستگی رکھتے تھے، حضرت مولانا نے لکھا تھا:

روز جمعہ پانزدھم رجب ۱۲۹۴ ھجری علی صاحبھا الف الف صلوٰۃ سلام، فرمان والا شان کہ ھمچونامہ اعمال اصحاب الیمن، تسلی بخش دل ھائے الدوہ گیں بود، نزول اجلال بسروچشم ذلیلان پراگندہ حال فرمودہ. ذرھائے بے مقدار را از خاک ذلت بآسمان عزت رسانید، وخاک نشینان تیرہ بخت را رشک خورشید جہاں تاب گردانید. شکر ایں منت علیاء از زبان از کجا آریم کہ اول متاع قلیل ھمان، بگمان ذلیل رازیر نگاہ قبول جادادند، وسپاس ایں عنایت عظمیٰ چگونہ گزاریم، کہ بازبارسال فرمان جلیل متضمن قبول آنمایہ قلیل، افتادگان خاک ذلت رابرچرخ نشاندند:

زقدروشوکت سلطان نگشت چیزے کم کلاہ گوشۂ دہقان بآسمان رسید

(مسرت) عیدہایں روز مبارک نرسد، کہ طراز رشک ھلال نورافزائی دل ودیدہ ھندیان خوار گردید، وبخت ھمایوں بایں طالع نکوپہلونزند، کہ ھمارے اوج سعادت بال بسر بے سروسامان زارونزار کشید:

در ہر ذرہ آفتاب آمد بحر در خانہ حباب آمد
گرد بودیم رشک نور شدیم بر در قرب زرہ دور شدیم؟
قطرۂ زار شد در نایاب ذرہ خوار شد خور ومہتاب

افسوس نہ خزانہ قارون است کہ بریں سرفرازنامہ نثار سازیم، ونہ بخت ھمایوں است، تا بمددش بجائے جان درسینہ نھیم، وازجان پردازیم. از بے خبری قطرہ بدریا سپردیم، مگر زھے عنایت کہ ھمچودریا باغوشش کشیدند، واز بے عقلی ذرہ پیش آفتاب بردیم، مگر زھے کرم کہ بنور نظر عنایت رشک ماہ وکواکب گردانیدند.

جنگ بلقان کیلئے حضرت مولانا محمد قاسم اور ان کے رفقاء کا سفر حجاز

حضرت مولانا محمد قاسم اور ان کے اصحاب کو خلافت عثمانیہ سے جو وابستگی تھی، اس کا حق اور تقاضا تھا کہ خلافت سے وابستگی اور دینی ملی درد رکھنے والے اصحاب چندہ مالی اور تعاون سے آگے بڑھ کر کوئی اقدام کریں، علمائے دیو بند اور حضرت مولانا محمد قاسم اس میں بھی پیچھے نہیں رہے، جب جنگ کی خبریں کثرت سے آتی رہیں، تو ان حضرات

نے یہ فیصلہ کیا کہ ہمیں خود جا کر دیکھنا ہے اور اگر ضرورت ہو تو، جہاد میں عثمانیہ لشکر کے ساتھ شریک ہونا ہے۔

اس مقصد کے لئے سب سے پہلے سفر حج [حجاز] کا ارادہ کیا گیا، اس کارواں میں جو اس مقصد کے لئے تیار ہوا تھا، علمائے کبار کی ایک بڑی جماعت شامل تھی، جس میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور ان کے رفیق ومعاون، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی بھی شریک تھے، اس سفر کا پورے ملک میں چرچا ہو گیا تھا اور عام طور پر یہی سمجھا جا رہا تھا کہ یہ حضرات سفر حج کے پردہ میں، بلقان کی جنگ میں شرکت اور سلطان ترکی کی مدد کے لئے جا رہے ہیں، مولانا عاشق الٰہی میرٹھی نے لکھا ہے:

''عام اہل اسلام نے جب دیکھا کہ دفعتہً خلاصۂ ہندوستان بجانب حجاز جا رہا ہے (اس لئے) جس سے بھی ہو سکا، وہ معیت وہمرکابی کے لئے تیار ہو گیا۔ اس لئے کہ بطور خود لوگوں کے ذہنوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا، کہ یہ حضرات دینی معاونت کے لئے بحیلۂ سفر حجاز، حقیقت میں ملک روم کا سفر کر رہے ہیں۔ ترکی سلطنت کی طرف سے والنٹیر جماعت میں شامل ہو کر، مجاہد فی سبیل اللہ بنیں گے اور جس کے نصیب میں مقدر ہے، جام شہادت پی کر حیات ابدی حاصل کرے گا'' (۳)

حضرت مولانا محمد قاسم کے ایک بڑے شاگرد اور علمی عملی جانشین [شیخ الہند مولانا محمود حسن کے شاگرد اور سوانح نگار] مولانا سید اصغر حسین صاحب نے بھی تقریباً یہی ظاہر کیا ہے کہ:

''۱۲۹۴ھ میں بھی جب علمائے ہندوستان کا مشہور قافلہ جنگ روم وروس کے زمانہ میں روانہ ہوا، تو لوگوں نے خود بہ خود ایسی ہی توجیہات شروع کر دی تھیں'' (۴)

ابھی یہ حضرات مکہ مکرمہ میں تھے کہ پلونا پر روس کے قبضہ کی خبر پہنچی، جس سے سب کو بہت افسوس ہوا، مگر مکہ مکرمہ میں اخبارات کا سلسلہ بند تھا، اس خبر کی تصدیق باقی تھی اس لئے حضرت حاجی امداد اللہ کی ہدایت ومشورہ کے مطابق، مجبوراً واپسی کا ارادہ کر لیا۔ بہ ظاہر ان حضرات کے سفر کی صورت نہیں ہوئی اگر ہوتی تو یہ حضرات مکہ مکرمہ سے ترکی جاتے اور وہاں سے محاذ جنگ [بلقان] پہنچنے کی کوشش فرماتے۔

سلطان عبدالحمید خاں کی شان میں مولانا محمد قاسم کا قصیدہ

حضرت مولانا محمد قاسم کی خلافت عثمانیہ سے محبت وارادت مندی کی ایک بڑا مظہر، حضرت مولانا کا ایک قصیدہ ہے، جو اس وقت لکھا گیا تھا جب بلقان کی جنگ ہو رہی تھی اور یہ سب علماء ترکی حکومت کے لئے مالی تعاون اور رقوم کی فراہمی میں دل وجان سے مشغول تھے۔

یہ قصیدہ حضرت مولانا اور ہندی مسلمانوں کی خلافت عثمانیہ سے وابستگی کی ایک علامت، اور ایک بڑا خراج تحسین اور اظہار نیاز مندی بھی ہے۔ کہنا چاہئے کہ حضرت مولانا کے الفاظ میں پوری قوم کے جذبات جھلک رہے

ہیں۔ ملاحظہ ہو:

قصیدة الامام محمد قاسم النانوتویؒ
فی مدیح السلطان عبد الحمید خان

بسم الله الرحمن الرحیم

نفسی وما بیدی فدی لجمالکم — إن متُّ دونکم فمن لدلالکم
انسیتم أیام حسن خصالکم — أیام کان حیاتنا بوصالکم
إذا أنت دون النفس وهی بعیدة — متنا مرارًا بالسرور هنالکم
أیام تغنون العیون من الذُکا — وتراودن الطرف مد إظلالکم
شوقی یسوق إلیکم ثم یعوقنی — عذلُ العواذل واحتمالُ ملالکم
ما فی غیر الاسم إلا أننی — لأسیر سیرَ الظل خلف جمالکم
صرنا کآثار الخطی أو دوننا — أفما بلغنا منتهیٰ آمالکم
صرنا کآثار الخطی وهم لو — لم ترض إلی منتهی آمالکم
قتلتنا قتل العدو فقل لنا — هذا دلال أم جزاء خلالکم
مذ غبتَ عن عینیّ طالت لیلتی — أم أظلم الأیام دون جمالکم
فسواد ظلک فاق أنوارا کما — عکس الذُکاء یُریٰ کدورة خالکم
هذا الجمال ولا جمال یفوقه — عبد الحمید أظن فی تمثالکم
سِرُّ الکرام البیض وابن صمیمهم — وسلالة الأشراف زبدة آمالکم
لو کنت فیه بمسمع أو منظر — لعرضت یامن شاع صیت نوالکم
الناس أطوار ولکن أین ما — بجمالکم وجلالکم وکمالکم
لاتسلون وقد فتنت بهجرکم — أفما فرغتم بعد من إدلالکم
دعنا نموت تحسّراً فإلی متیٰ — إدلا لکم والخبر عن إقبالکم
لله درکم بنی عثمان لو — هذا دلیل جمالکم وجلالکم
شمس الضحیٰ بحر الندیٰ أسد الوغی — لا فضل إلا وهو فی أفضالکم
قد غرّ طاغوت النصاری حلمکم — ومکارم الاخلاق دون نزالکم
لولاه ما طمع النصاری فیکم — فأروا بسالتکم وحد نصالکم

فسيندمون ولات حين ندامة ... إذ قد تبدى ناجذا أهوالكم

ربما سبقتم موتهم فلو أنهم ... مالوا فما يغني من استقبالكم

ألخيل خيلكم اعزن وما استوىٰ ... تقع آثارتها إلى أذيالكم

فاتت حقول جنودهم فرسانكم ... فوت المحال عقولكم ومثالكم

طارت إليهم خيلكم لعقولهم ... طارت كمثل المال من أفضالكم

قد أوقدوا نار الوغىٰ حتى إذا ... حمي الوطيس ولا برق نِضالكم

برود كما قتلوا بها فاستدفؤوا ... بالنار ام هالت بجنب نكالكم

لا يهربون من المنايا إن أتت ... وإذا أتيتم أدبروا كنبالكم

لجاؤا إلى النيران لما عاينوا ... بأساً شديداً من وراء نضالكم

خلهم أمير المؤمنين فإنهم ... بدأوا وقد غدروا اعلىٰ إمهالكم

فإلى متى هذا التلطف والأسىٰ ... وإلى متى اصلاحهم بمقالكم

يا خادم الحرمين حامي ملة ... بيضاء فوق وجوهكم وبخالكم

قو أعزة الحرمين شر جماعة ... ليس مذل لهم سوى أبطالكم

قر أعزة الدين القويم وأهله ... بالهمة العليا كذِرْوَةِ خالكم

هذا أوان قيامكم بدفاعهم ... لازال عزتكم وعزة آلكم

اللّٰه ناصركم فبدد جمعهم ... شرد بهم من خلفهم لقتالهم

لولا مهالك في مهالك دونكم ... من دونها أخرىٰ وهن كذالكم

وموانع وعلائق وعوائق ... عاقت منى عرض المنى بحيالكم

لرايتنا ونحورنا كسيوفكم ... من دون نحوركم عصمة لآلكم

نعدو إليهم موجعين نقول يا ... أعداء أنفسكم عدلة عيالكم

إن كان بغيتكم ببغيكم العلى ... فرما حنا تعلي رؤس رجالكم

تعصون من طاعت منايا كم له ... ولماطلون معجلي آجالكم

هو رأسكم وبه البقا ان يعتزل ... فالموت أدنى من شراك نعالكم

شمس وما شمس فهل من مظلم ... هالوا بظلمة غيكم وضلالكم

إياكم وجنوده فسيوفهم ... خطافة الأرواح من أمثالكم

یا حبذا عبدالکریم أمیرھم — قد قطع الاسباب قطع حبالکم
ففررتم عن أمھاتکم وعن — أبنائکم وعن ذوات حجالکم
فیکاد یبری سیفه الأشکال من — أجسامکم واللون أشکالکم
جبل اذا زاحمتم، برق إذا — أجفلتم، سیلٌ لدن استقلالکم
برق وما برق فھل من دافع — لیدک أرضکم وضم جبالکم
لیث وما لیث أوانَ قتالکم — غیث و ما غیث لدی إمحالکم
قسم السیوف بأن قوائمھا لھم — وصدورھا لکم إلی أجفالکم
عبدالکریم ابن الکریم ابوالکریم — قاتل الکرماء من إقبالکم
أسرد الضرب التھوا خیرالکم — لاترجعون صلاحکم بخبالکم
أفلا ترون مصائبا ترب الردیٰ — احللن أهو إلا محل غلالکم
لا رأس فیه حجیٰ ولا قلب به — صبر فھل سلبا مع أموالکم
ھدی دیارکم فلا داع ولا — فیھا مجیب دعائکم وسؤالکم
قد اظلمت کوجوھکم وحظوظکم — ھل سودتھا ظلمة من بالکم
أم طال لیلتکم فذاک ظلامھا — أم أظلمت أیامکم بفعالکم
أم آن شدکم الرحال إلی لظیٰ — فاللّٰہ أخرھا لشد رحالکم
لی لا تضلوا عن طریق جھنم — لضلالکم وظلام سوء مآلکم
بی أظلمت من دون ظل اللّٰہ من — فی ظله نور الھدی لمنالکم
اللّٰہ ینصره ویخذلکم به — ویزید فی العز من إذلالکم

وفات: حضرت سفر حج کے بعد سے برابر بیمار چلے آرہے تھے، مگر سخت بیماری اور ضعف کے باوجود، دینی خدمات کا تسلسل جاری تھا، بیماری اور سخت کھانسی میں، ایک مشہور ہندو مبلغ اور پیشوا، سوامی دیانند سرسوتی کے اسلام پر اعتراضات اور مسلمانوں کو علی الاعلان چیلنج کرنے کی وجہ سے دیوبند سے سفر کرکے رڑکی گئے، سوامی دیانند کے اعتراضات کے جواب دیئے، اوران پر دو کتابیں تحریر کیں۔ بیماری میں سفر اور محنت کی وجہ سے مرض بڑھتا چلا گیا، دو تین دن بہت نازک کیفیت رہی، اس میں ۴رجمادی الاول ۱۲۹۷ھ پنجشنبہ [۱۵راپریل ۱۸۸۰ء] کو دیوبند میں وفات ہوئی، وہیں دفن کئے گئے۔(۶)

حواشی:

(۱) ان عطیات ورقومات کی تفصیل، خلافت ترکی کے سرکاری ترجمان، روزنامہ الجوائب میں چھپتی رہی جس کا حسین حسیب صاحب، قونصلر کے خطوط میں بھی اشارہ ہے اوران تمام رقوم کی مفصل روداد، ترکی کی قونصل خانہ نے کتابی صورت میں بھی شائع کی تھی، جس پر ''دفتر اعانت ہندیہ'' چھپا ہوا ہے۔

(۲) یہ تمام تفصیلات اور متعلقہ خطوط، تفصیل ''روداد چندہ بلقان'' کے نام سے اسی وقت مطبع ہاشمی میرٹھ، سے۱۲۹۴ھ میں چھپ گئی تھی، اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۳) تذکرۃ الرشید [عکس طبع اوّل، میرٹھ سہارنپور: ۱۹۷۷ء] (سوانح حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ) تالیف: مولانا عاشق الٰہی میرٹھی۔

(۴) حیات شیخ الہند تالیف: مولانا سید اصغر حسین دیو بندی، ص: ۴۰ [مطبوعہ لاہور: ۱۹۷۷ء]

(۵) یہ قصیدہ قصائد قاسمیہ [جو حضرت مولانا محمد قاسم کے فارسی عربی کلام کا مجموعہ ہے] میں شامل ہے اوراس کی اصل، جو خود حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے قلم سے ہے [مفتی الٰہی بخش اکیڈمی] کاندھلہ ضلع مظفر نگر، یوپی میں محفوظ ہے مگر نہایت غلط چھپا ہے اوراس کی ترتیب بھی نسخہ مصنف کے مطابق نہیں ہے، [ص: ۱۹ تا ص: ۲۲ مطبوعہ عین الاخبار مراد آباد: بلاسنہ طباعت] اس لئے یہاں نسخہ مصنف پر اعتماد کیا گیا ہے ترتیب اسی کے مطابق ہے۔

یہاں یہ بات بھی ضروری اور قابل ذکر ہے کہ اسی مجموعہ میں سلطان عبدالحمید کی شان میں مولانا ذوالفقار علی دیو بندی [وفات: ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء] ہندوستان کے عربی زبان کے مایہ ناز ادیب، مصنف اور شاعر، مولانا فیض الحسن سہارنپوری، اور مولانا محمد یعقوب نانوتوی [صدر مدرس دارالعلوم دیو بند] کا ایک قصیدہ بھی شامل ہے۔ ص: ۳۳ تا ۳۴۔

(۶) حضرت مولانا کے احوال وخدمات پر حضرت مولانا کے رفقاء اور شاگردوں نے کئی عمدہ کتابیں لکھیں، بعد میں کئی اور کتابیں چھپیں جن میں:

۱- احوال طیب مولانا محمد قاسم از مولانا محمد یعقوب نانوتوی

۲- سوانح قاسمی۔ مولانا مناظر احسن گیلانی (تین جلدیں)

۳- قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی...... تالیف: نور الحسن راشد کاندھلوی

۴- الامام محمد قاسم النانوتوی، حیات وافکار، خدمات لائق مطالعہ واستفادہ ہیں [مجموعہ مقالات سیمینار حضرت مولانا محمد قاسم، دہلی]

جناب عبدالرحیم ندوی

صلہ ابن اشیم ایک جلیل القدر تابعی

جب عشق سکھاتا ہے آداب خداگاہی

صلہ بن اشیم العدروی ایک جلیل القدر تابعی ہیں' امام اصبہانی کہتے ہیں:

صحابہ کرام کے اخلاق و کردار سے صلہ نے جتنا کسب فیض کیا تھا' اور ان کی سیرت کو اپنایا تھا شاید ہی کسی تابعی نے اپنایا ہو' صلہ بن اشیم دن کے شہسوار اور شب زندہ دار تھے' جب دبیز و سیاہ چادریں تن دیتی' اور پہلو بستروں سے جا لگتے تو صلہ بن اشیم اٹھتے' اچھی طرح وضو کرتے اور محراب میں آ کر کھڑے ہو جاتے' نماز کی نیت باندھتے' عشق الٰہی میں غرق اور آہ سحر گاہی میں مست ہوتے تو ان کے اندرون میں ایک الٰہی نور روشن ہو جاتا جس سے کائنات کا گوشہ گوشہ ان کی نگاہ میں جگمگا اٹھتا' ان کو انفس و آفاق میں اللہ کی نشانیاں نظر آنے لگتیں' تہجد کے وقت تلاوت قرآن کے شیدائی تھے' جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی تو قرآں کے پاروں کو لے کر بیٹھ جاتے' اور درد انگیز و رقت آمیز لہجہ میں ترتیل کے ساتھ تلاوت کرتے۔

صلہ کے شب و روز کے یہ معمولات تھے جن پر سختی سے وہ پابند تھے کبھی ان پر سستی طاری نہیں ہوتی تھی' سفر ہو یا حضر' فارغ ہوں یا مشغول اس میں کوئی فرق نہ آتا تھا۔

جعفر بن زید بیان کرتے ہیں: ''ہم مسلمانوں کے ایک لشکر کے ساتھ تھے' شہر کابل ہمارا ہدف تھا' اس لشکر میں صلہ بن اشیم بھی شریک تھے' جب رات نے اپنی چادر تن دی' اور رفقاء سفر نے اپنے کجاوے کھول دیئے' کچھ کھا پی کر فریضہ عشاء ادا کی اور اپنے اپنے بستروں پر جا لیٹے تا کہ ذرا دیر آرام کر لیں' صلہ بھی اپنے بستر پر سب کی طرح لیٹ گئے میں نے سوچا ان کی وہ نماز اور عبادت گزاری کہاں ہے؟ جس کا لوگوں میں بڑا شہرہ ہے کہ اتنی عبادت کرتے ہیں کہ پاؤں میں ورم آ جاتا ہے۔

راوی کہتے ہیں: بخدا میں اس رات چپکے سے دیکھنے لگا کہ دیکھوں کیا ہوتا ہے' لشکر والوں کی آنکھیں جیسے ہی بند ہوئی' میں دیکھتا کیا ہوں کہ صلہ بستر سے اٹھتے ہیں' اور رات کی تاریکی میں چھپتے ہوئے لشکر سے دور ایک طرف کو

جاتے ہیں اور ایک جھاڑی میں داخل ہوتے ہیں' جہاں گنجان درخت اور وحشت ناک گھاس پھوس ہیں' ایسا لگتا ہے کہ طویل عرصہ سے کسی کے قدم تک اس جگہ نہیں پڑے ہیں۔

میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ جب وہ دور پہونچ گئے تو قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو گئے' نماز کی نیت باندھ لی اور نماز میں غرق ہو گئے' میں نے دور سے ان کو دیکھا' چہرہ دمک رہا ہے' دل پر سکینت اور اعضاء پر سکوت طاری ہے' ایسا لگتا ہے کہ ان کو اس وحشت ناک تنہائی میں انسیت' بعد میں قرب اور تاریکی میں روشنی کا احساس ہو رہا ہے وہ اسی طرح نماز میں مصروف تھے کہ مشرق جانب سے ایک شیر نکل آیا جب مجھ کو پتہ چلا کہ یہ شیر آ رہا ہے تو میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں ایسا لگا کہ خوف کے مارے دل سینہ سے باہر آ جائے گا اس سے بچنے کے لئے میں ایک درخت پر چڑھ گیا' شیر صلہ بن اشیم سے قریب ہوتا گیا یہاں تک کہ چند قدم کے فاصلہ پر پہونچ گیا اور وہ اسی طرح نماز میں مصروف رہے ان پر کچھ اثر نہ ہوا جب وہ سجدے میں گئے تو میرا دل دھک سے ہو گیا کہ اب تو صلہ کی جان گئی' لیکن میں نے عجیب وغریب منظر دیکھا' دیکھا کہ شیر کھڑا ہے اور وہ سجدہ سے سر اٹھاتے ہیں شیر ان کو دیکھ رہا ہے کہ جیسے شیر کھڑا ان کی ذات میں کچھ تلاش کر رہا ہو' پھر انہوں نے سلام پھیر کر شیر کی طرف دیکھا اور ان کے ہونٹ ہلے' مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے کیا کہا' ہاں یہ منظر ضرور دیکھا کہ شیر سر جھکائے اسی جانب کو لوٹ گیا جس طرف سے آیا تھا' جب فجر کا وقت ہوا تو نماز فرض ادا کی' اور ہاتھ دعاء کے لئے اٹھائے' اور اللہ کی ایسی حمد کی کہ کم از کم میں نے ویسی حمد وثناء اس سے قبل نہ سنی تھی۔ پھر دعا کی یہی مجھ جیسا خطا کار بندہ کس منہ سے جنت کا سوال کر سکتا ہے' بس صرف اتنا سوال ہے کہ تو جہنم کی آگ سے بچالے اور اسی کو دہراتے رہے' یہاں تک کہ رو پڑے اور میں بھی ضبط نہ کر سکا اور رونے لگا' پھر چپکے سے لشکر میں لوٹ آئے کہ کوئی بھانپ نہ سکا اور ایسے نشیط و چست نظر آئے کہ گویا رات بستر پر سو کر گزاری ہے اور میں ان کے پیچھے لوٹا تو مجھ پر رات کی بیداری اور خوف کا ایسا اثر تھا کہ میں بتا نہیں سکتا۔

وہ جس طرح شب بیداری اور عبادت گزاری میں طاق تھے اسی طرح پند وموعظت کا انداز بھی انوکھا تھا' کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے' اور ایسی حکمت وموعظت حسنہ کے ساتھ اللہ کی دعوت دیتے کہ سخت سے سخت دل نرم اور متنفر سے متنفر طبیعت ان کی طرف کھنچ آتی تھی' ان کے حالات میں ہے کہ وہ عبادت اور خلوت کی غرض سے جنگل کی طرف جاتے تو راستہ میں نوجوانوں کی ایک ٹولی کے پاس سے گزر ہوتا جو جوانی کی امنگ اور ترنگ میں مست' کھیل تماشہ' ہنسی ٹھٹھا اور اکڑفوں میں مگن رہتی تھی۔

آپ ان کو انتہائی محبت سے سلام کرتے' نرمی سے مخاطب کرتے اور فرماتے:

"آپ لوگ تو ایسی قوم کے بارے میں کیا کہیں گے جس نے کسی عظیم مقصد کے لئے سفر کا عزم کر رکھا ہو لیکن دن بھر راستہ سے الگ ہٹ کر کھیل کود میں لگی رہتی ہو اور رات کو میٹھی نیند سوتی ہو تو بتایئے وہ اپنا سفر کیوں کر پورا کر سکتی ہے اور اپنی منزل کو کب پہونچ سکتی ہے؟ یہ ان کا معمول تھا' ایک مرتبہ ان کی ملاقات ہوئی' اسی طرح مخاطب کیا' اور اسی بات کو دہرایا' بس ایک نوجوان کا سویا ہوا شعور جاگ اٹھا اور اس نے کہا یہ تو ہمیں کو کہہ رہے ہیں' اس لئے کہ ہم پورے دن لہو ولعب میں رہتے ہیں اور رات کو جا کر سو جاتے ہیں' پھر وہ نوجوان اپنے ساتھیوں سے الگ ہو گیا اور اسی روز سے صلہ بن اشیم کے ساتھ ہو لیا' پھر مرتے دم تک ان کے دامن سے وابستہ رہا۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ صلہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ کسی کام سے جا رہے تھے راستہ میں ایک خوب رو جوان جس کی جوانی قابل دید و لائق رشک تھی' گزرا اس کا ازار اتنا لمبا تھا کہ زمین پر گھسٹ رہا تھا اور غرور وتکبر کا پتہ دے رہا تھا' ان کے ساتھیوں نے سوچا کہ اس کو پکڑیں اور تنبیہ کریں' لیکن صلہ نے کہا ٹھہرو' مجھ کو بات کرنے دو۔

صلہ اس نوجوان کے قریب آئے اور ایک شفیق باپ کی محبت ونرمی اور ایک مخلص دوست کے لب ولہجہ میں کہا بیٹے! مجھ کو تم سے ایک کام ہے' جوان کھڑا ہو گیا پوچھا' چچا جان کیا کام ہے؟ کہا: کام یہ ہے کہ تم اپنا ازار ذرا اوپر کر لو' اس سے تمہارے کپڑے گندے ہونے سے بچ جائیں گے اور اس میں خدا کا خوف اور نبی ﷺ کی سنت پر عمل بھی ہے۔

نوجوان شرماتے ہوئے بولا' جی ہاں! اور خوشی خوشی اپنے ازار کو اوپر کر لیا' صلہ نے اپنے احباب سے کہا لوگو! تم نے جو ارادہ کیا تھا یہ اس سے کہیں زیادہ بہتر رہا' اگر تم اس کو مارتے تو وہ بھی تم کو مارتا اور جھگڑتا اور رہا ازار تو وہ نیچے ہی رہتا۔

ایک مرتبہ بصرہ کا ایک نوجوان آیا اور اس نے کہا' اے ابو الصہباء (میخوار) مجھے بھی وہ سکھایئے جو علم آپ کو اللہ نے سکھایا ہے۔

صلہ بن اشیم مسکرائے' چہرہ پر خوشی کی ایک لہر سی دوڑ گئی' اور کہا بیٹے! تم نے ماضی کی یاد تازہ کر دی' میں اس کو بھولا نہیں ہوں' اس وقت میں تمہاری طرح جوان تھا' صحابہ کرام میں سے جو باقی تھے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا' اللہ نے جس دولت علم سے آپ کو نوازا ہے مجھے بھی سکھا دیجئے' تو ان حضرات نے مجھ سے فرمایا تھا' دیکھو بیٹے! قرآن کو اپنا حامی اور لذت قلب کا ذریعہ بنا لو' اس سے نصیحت حاصل کرو اور مسلمانوں کو نصیحت کرو' اللہ سے بکثرت دعا کرو' نوجوان نے کہا کہ میرے لے دعا فرمایئے اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

توانہوں نے دعا کی کہ اللہ تم کو اس چیز کی رغبت نصیب کرے جو باقی رہنے والی ہے اور اس سے بے رغبت کردے جو فنا ہونے والی ہے اور تم کو ایسا یقین نصیب کرے جس سے دلوں کو سکون ملتا ہے اور دین میں اسی پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔

صلہ بن اشیم ایسے زاہد خشک اور عابد محض نہ تھے جو راتوں کو آباد رکھتا ہے اور بس' یہ جس طرح شب زندہ دار تھے اسی طرح ایک بہادر شہسوار بھی تھے' تاریخ جہاد و عزیمت بہت کم ایسے جیالوں سے واقف ہوگی جوان سے زیادہ دلیر اور تلوار کا دھنی گزرا ہو' ان کی بہادری اور شجاعت کا اثر تھا کہ لشکر کے قائدین ان کو اپنی فوج میں شریک کرنے کے لئے آپس میں منافست کرتے تھے' ہر قائد چاہتا تھا کہ صلہ کو اپنے لشکر میں شامل کرلے تاکہ ان کی دلیری و شجاعت سے بڑی سے بڑی کامیابی حاصل کرے۔

جعفر بن زید روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک جنگ میں نکلے' ہمارے ساتھ صلہ بن اشیم اور ہشام بن عامر تھے' جب مقابلہ ہوا تو صلہ اور ہشام باز کی طرح جھپٹے اور دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور شمشیر وسناں کا ایسا کرتب دکھایا کہ ان کی صفوں کو تتر بتر کردیا' دشمن کے قائدین میں ایک نے دوسرے سے کہا' ان دو شخصوں نے ہمارا یہ حال کردیا ہے اگر سب مقابلہ پر آگئے تو کیا حالت بنے گی؟ اس لئے سپر ڈال دو اور اطاعت قبول کرلو۔

۲۷۶ھ میں صلہ مسلمانوں کے ایک لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے' بلاد ماوراالنہر کا قصد تھا' ان کا لڑکا بھی ان کے ساتھ تھا' جب مقابلہ ہوا اور لڑائی زوروں پر آئی تو بیٹے کو مخاطب کرکے کہا: بیٹے! آگے بڑھو' اعداء اسلام کا مقابلہ کرو' لڑکا دشمن کے مقابلہ کے لئے تیر کی طرح نکلا اور جنگ کرتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوگیا' صلہ کی طرف سے اس پر کوئی ردعمل نہ ہوا بلکہ صرف اتنا کیا کہ وہ اسی کے پیچھے نکلے اور لڑتے لڑتے شہید ہوگئے' جب موت کی خبر بصرہ پہونچی تو عورتیں ان کی اہلیہ کی تعزیت کرنے کے لئے آئیں' لیکن نیک اور صابر بیوی نے ان سے جو کہا وہ سننے کے قابل ہے' اس نے کہا اگر آپ لوگ مجھ کو مبارکباد دینے آئی ہیں تو آپ کو مرحبا اور اگر کسی اور غرض سے آئی ہیں تو لوٹ جایئے' اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے ان کو پورا پورا بدلہ عطا فرمائے۔ تاریخ انسانی کے آنکھوں نے ان سے زیادہ پاکباز و پاک طبیعت انسان بہت کم دیکھے ہیں۔ (بحوالہ صور من حیاۃ التابعین)

آپ اپنے مضامین بذریعہ ای میل بھی بنام مدیر الحق بھیج سکتے ہیں

editor_alhaq@yahoo.com

جنرل مرزا اسلم بیگ
سابق چیف آف آرمی سٹاف پاکستان

انقلابِ مصر
چلے چلو کہ منزل ابھی نہیں آئی

مصر میں عوامی انقلاب نے آمریت اور نوآبادیاتی نظام کی آہنی زنجیروں کو توڑ کر اولین کامیابی تو حاصل کر لی ہے لیکن جمہوریت اور عوام کی حکمرانی کی منزل تک پہنچنے کیلئے ابھی کئی رکاوٹیں ان کی راہ میں کھڑی ہیں جن کو ہٹانے کیلئے جہد مسلسل کی ضرورت ہے۔

آج سے ۳۲ سال قبل گیارہ فروری کے دن ایرانی عوام نے امریکہ کے حمایت یافتہ شاہ ایران کا تختہ الٹ کر ملک سے باہر نکالا اور امام خمینی کی قیادت میں اسلامی انقلاب کو مستحکم بنایا تھا اور آج ہی کے دن یعنی گیارہ فروری کو مصر کے عوام نے بھی حسنی مبارک کو اٹھارہ دن کے محاصرے کے بعد آمرانہ اقتدار سے بے آبرو کر کے نکال دیا ہے لیکن جاتے ہوئے حسنی مبارک نے عنان اقتدار فوج کے حوالے کر کے مصر میں ہی بحیرہ احمر میں واقع شرم الشیخ کے تفریحی مقام پر سکونت اختیار کر لی ہے۔ اب یہ مرحلہ درپیش ہے کہ اقتدار عوام کو کیسے منتقل ہوگا؟ اس بات کا تجزیہ ان سازشوں کی روشنی میں کیا جانا ضروری ہے جو انقلاب ایران کو ناکام بنانے کیلئے تیار کی گئی تھیں اور ناکام و نامراد ہوئیں۔

ایران میں 'فدائین خلق' اور دیگر سیاسی قوتیں' جو امریکہ کی آشیرباد سے سازشوں کے تانے بانے بن رہی تھیں' انہوں نے پہلے وار کے طور پر انقلاب ایران کے ستر سے زائد سرکردہ راہنماؤں کو دہشت گردی کے ایک واقعے میں نشانہ بنا کر انقلاب کو ناکام بنانے کی کوشش کی اور پھر انقلابیوں میں فروعی اختلافات کو ابھار کر پھوٹ ڈالنے کی سازشیں کیں اور بالآخر امریکہ نے صدام حسین کو ایران پر حملہ کرنے کیلئے اکسایا۔ ان کا خیال تھا کہ اس طرح ''ایران کا اسلامی انقلاب بھی ختم ہو جائے گا اور ایران و عراق آپس میں جنگ کرتے ہوئے ایک دوسرے کو ختم کر دیں گے'' لیکن اس کے برعکس صدام کی جارحیت انقلاب ایران کو مستحکم کرنے کا باعث بنی اور امریکہ ناکام رہا۔ مصر میں فوج کو انتقال کی منتقلی اور حسنی مبارک کی مصر میں موجودگی' عوام میں تصادم کا باعث بنے گی جو اقتدار عوام کو منتقل کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں جبکہ اس کہ پس پردہ اس تحریک کو متحدہ مذہبی شکل دینے کی ترغیبات بھی کارفرما ہیں' جو قومی سلامتی کیلئے شدید خطرے کا سبب ہیں۔ اسی لئے عوام میں یہ شعور اجاگر ہو رہا ہے کہ ان کاروائیوں کے پیچھے غیر ملکی ہاتھ کارفرما ہیں

جوقوم کوفروعی اختلافات کی بنیاد پر تقسیم کر کے خانہ جنگی کی طرف دھکیل دینا چاہتے ہیں تاکہ حکومت کو اسرائیل کے ساتھ پرامن تعلقات قائم کرنے میں آسانی ہو۔

مسلح افواج حسنی مبارک کے دور اقتدار میں ان کے سیاہ وسفید میں برابر کی شریک رہی ہیں جس کی وجہ سے مصری اور امریکی تجارتی اداروں کے ساتھ ان کے گہرے مفادات وابستہ ہیں۔اس طرح مسلح افواج کیلئے یہ کام انتہائی مشکل ہوگا کہ وہ اپنے مفادات کو پس پشت ڈالتے ہوئے محض انقلاب کو کامیاب بنانے کیلئے اقتدار سے دستبردار ہو جائیں کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب انقلابی اقتدار سنبھال لیں گے تو حسنی مبارک کے ساتھ ساتھ مسلح افواج کو بھی اپنے اعمال بد کیلئے جواب دہ ہونا پڑے گا۔امریکہ کی بھی یہی ترجیح ہوگی کہ مسلح افواج یا تو اقتدار اپنے پاس ہی رکھیں یا پھر شامل اقتدار رہیں تاکہ ان کے اپنے مفادات کو بھی کوئی گزند نہ پہنچے اور مبارک دور میں ان کے مفادات کا خیال رکھنے والے عناصر کا تحفظ بھی یقینی بنایا جاسکے۔ مفادات کا یہی ٹکراؤ' اقتدار کو عوام تک منتقل ہونے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔فوج نے اقتدار سنبھالتے ہی ملک میں آئین کو معطل کردیا ہے؛ پارلیمنٹ کو تحلیل کردیا ہے اور آئینی ترامیم فوج خود کررہی ہے اور اگلے دو ماہ کے اندر اندر ترمیم شدہ آئین پر ریفرنڈم کرانے کا فیصلہ کیا ہے اور ستمبر ۲۰۱۱ء میں انتخابات کرانے کا وعدہ بھی کیا ہے۔یہ وعدہ محض بہلاوہ ہے اور معاملات کو طول دینے کی ایک کوشش ہے' بالکل اسی طرح جس طرح جنرل ضیاء الحق نے ۱۹۷۷ء میں پاکستانی قوم سے نوے دنوں کے اندر انتخابات کرانے کا وعدہ کیا تھا۔مصری عوام اس جھانسے میں نہیں آئیں گے اور اپنے مطالبات کی تکمیل تک احتجاج کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔

مصر کے عوام کو ایرانی انقلاب کے قائد امام خمینی جیسی قیادت میسر نہیں جنہوں نے پوری ایرانی قوم کو یک جان کردیا تھا جبکہ اخوان المسلمون میں مختلف نظریات کے حامل لوگ شامل ہیں جن میں ایک عسکریت پسند جہادی تنظیم بھی شامل ہے جو علاقائی سطح کی قیادت میں گذشتہ تین دہائیوں سے حسنی مبارک کی جابرانہ پالیسیوں کے خلاف برسر پیکار ہے۔ان میں شامل نئی نسل کے ترقی پسند نوجوانوں کی کثیر تعداد بھی ہے جو قوم پرست ہونے کے ساتھ ساتھ جمہوریت اور آزادی کے خواہاں ہیں۔ان تضادات کے باوجود اخوان المسلمون کے پرچم کے نیچے متحد رہتے ہوئے انہوں نے آزادی کی پہلی جنگ جیت لی ہے۔اب ان کی جدوجہد انتقال اقتدار اور حکومت سازی کا مرحلہ طے کرنے پر مرکوز ہے۔یہی وہ وقت ہے جس سے سازشی عناصر فائدہ اٹھا کر عسکریت پسند اور ترقی پسند طبقات کے مابین نفرت و اختلافات کو ہوا دے کر اپنے مزموم مقاصد کی تکمیل ممکن بنانے کی کوشش کریں گے۔اگر خدانخواستہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو اس صورت میں فوج کو اقتدار اپنے پاس رکھنے کا معقول جواز مل جائے گا اور اس طرح وہ اپنے اور دیگر انقلاب دشمن عناصر کے مفادات کا تحفظ یقینی بنا سکیں گے۔لہذا انقلاب کی کامیابی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ عوام اپنی قوت کو سیاسی جماعت کی شکل دیں تاکہ مستحکم سیاسی فیصلے کرکے سیاسی نتائج حاصل ہوں ورنہ فوج اس کمزوری کا

فائدہ اٹھاتے ہوئے عوام کو آپس میں لڑائے گی اور اقتدار پر قابض رہے گی۔ صدام حسین ایرانی انقلاب کو مستحکم کرنے کا سبب بنے تھے لیکن مصر کے انقلاب کو مستحکم کرنے کیلئے کوئی صدام موجود نہیں ہے۔ حالات اور حب الوطنی کا تقاضا ہے کہ فوج سویلین قیادت کے ماتحت رہتے ہوئے اپنا صحیح کردار قبول کرلے۔

امریکہ اور اس کے اتحادی اسلام پرست قوتوں کو برسر اقتدار آتا نہیں دیکھ سکتے جیسا کہ فلسطین میں شفاف اور غیر جانبدارانہ انتخابات میں واضح کامیابی کے باوجود حماس کو حکومت بنانے سے روک دیا گیا تھا جس کا خمیازہ ابھی تک اسرائیل بھگت رہا ہے۔ اسی طرح افغانی مجاہدین نے روسیوں کے خلاف جہاد کرکے انہیں اپنے ملک سے بھاگنے پر مجبور کردیا تھا لیکن انہیں حکومت سازی سے روک کر اندرون ملک خانہ جنگی کی صورت حال پیدا کردی گئی اور اب جبکہ افغانی فاتح بن کر ابھرے ہیں تو ایک بار پھر انہیں حکومت سازی کے عمل سے دوور رکھنے کی سازشیں کی جارہی ہیں۔ یہی کج فہمی ہے جو افغانستان میں امریکہ کی شکست کا باعث بنی ہے۔ امریکہ جانتا ہے کہ وہ افغانستان میں جنگ ہار چکا ہے لیکن اپنی انا اور دنیا کی اکلوتی سپر پاور ہونے کا غرور اسے کھلے دل سے شکست تسلیم نہیں کرنے دے رہا۔

اگر امریکہ اور مصری فوج واقعی ملک میں جمہوریت اور آئین کی حکمرانی قائم کرنے کے خواہاں ہیں تو انہیں انقلابیوں کے سیاسی قیدیوں کی رہائی؛ ملک سے ایمرجنسی اٹھانے؛ ریاستی سلامتی اور انتقال اقتدار جیسے جائز مطالبات کو فوری طور پر تسلیم کرنا ہوگا۔ یہ ہر لحاظ سے جائز مطالبات ہیں جو انتقال اقتدار اور حکومت سازی کے عمل میں مدومعاون ثابت ہوسکتے ہیں۔ مسلح افواج کو چاہیئے کہ سول حکمرانوں کے تابع رہ کر کام کرنے پر رضامند ہوجائیں جیسا کہ پاکستانی مسلح افواج نے سویلین اتھارٹی کے ماتحت رہنے کا صحیح کردار قبول کرتے ہوئے امریکہ کے ہاتھوں کھلونا بننے کی روایت ترک کردی ہے۔

فریب' دھوکہ اور سازشی حربے استعمال کرنا آئین کی حکمرانی اور جمہوریت کیلئے بپا کردہ انقلاب کے مقاصد کیلئے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ اسلیئے مصر کے عوام کو ملک میں جمہوری راہیں متعین کرنے کی اسی طرح آزادی ملنی چاہیئے جیسا کہ پاکستانی عوام نے فوج کی ایماء پر مکمل آزادی سے اپنے لئے جمہوری راستہ منتخب کیا اور اب ملک سے بدعنوانی کو ختم کرنے اور برے طرز حکمرانی سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں جو ہماری جمہوری جدوجہد کا حصہ ہے اور ایک زندہ اور باوقار قوم کی پہچان ہے جو برے وقت کو جدوجہد کے ذریعے اچھے اور بہتر وقت میں بدل سکتی ہیں۔ مصر کے عوام کو بھی بہتر مستقبل کیلئے ایسی ہی جدوجہد کا سامنا ہے۔ ہمارے دلوں میں ان کیلئے کامیابی کی دعائیں ہیں۔

جان پلگر

عرب ممالک میں بغاوت کی اصل وجوہ

مصر، تیونس، بحرین، الجزائر، یمن، اردن اور لیبیا کے عوام کا احتجاج صرف اپنے حکمرانوں کے خلاف ہی نہیں بلکہ درحقیقت یہ مغربی ممالک کی ظالمانہ اقتصادی پالیسیوں کے خلاف ہے، جنہوں نے اپنے شہریوں کو زندگی کی تمام سہولیتیں اور آسائشیں مہیا کرنے کی خاطر دیگر ممالک کے قیمتی وسائل کو جبر استبداد اور ترغیب و تحریص کے حربے استعمال کرتے ہوئے اپنے بس میں کس کر رکھا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک بڑی ہوشیاری سے ترقی پذیر ممالک کے وسائل پر قبضہ جمائے ہوئے ہیں جسکی ایک وجہ یہ ہے کہ ترقی پذیر ممالک کے پاس ٹیکنالوجی اور سرمائے کی کمی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک جدید ٹیکنالوجی ترقی یافتہ ممالک کو منتقل نہیں ہونے دیتے کیونکہ اس طرح دنیا کا وسائل پر ان کی اجارہ داری ختم ہو جائے گی۔ ایک امریکی تجزیہ نگار کا تبصرہ ہے کہ امریکی سرکردگی میں چلنے والے مالیاتی ادارے کسی ملک کی اقتصادیات کے دودھ میں امداد کے نام پر چند کلو اپنا دودھ ڈال کر ساری کی ساری بالائی ہڑپ کر جاتے ہیں ___ عراق پر حملے کے کچھ عرصے بعد 2003ء میں مَیں نے سی آئی اے کے ایک اہم عہدیدار میک گورن کا انٹرویو کیا تھا جو عراق کی تازہ ترین صورتحال کے حوالے سے روزانہ ایوان صدر کو بریفنگ دینے پر مامور تھا۔ اسکا کہنا تھا کہ عراق پر حملے کے موقع پر اس نے اپنے ادارے میں اپنے دوستوں اور سی آئی اے کے بعض سابق افسروں کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ یادداشت تیار کی تھی کہ عراق پر حملہ کیلئے جن انٹیلی جنس اطلاعات کو بنیاد بنایا گیا ہے وہ مکمل طور پر جھوٹے الزامات کا پلندہ ہیں۔ حملہ کرنے کی خاطر لفاظی کا ایک گورکھ دھندا تیار کیا گیا تھا اور اس کی تیاری اور اس پر عملدرآمد میں مخصوص مفادات کے جاہل لوگ شامل تھے، جنہیں اصطلاح میں "کریزی" کہا جاتا تھا۔ میک گورن کے مطابق عالمی طور پر اس جھوٹ کا پول وکی لیکس نے کھولا جس پر صدر اوبامہ نے سخت برہمی کا اظہار کیا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سابق امریکی صدر جارج بش اور برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے ایک باہمی ملاقات میں یہ جملہ بآواز بلند ادا کرتے ہوئے کہا تھا کہ "عراق پر حملہ کرنا بڑے مزے کی بات ہوگی" گویا ہٹلر پر جس "فاشزم" کا الزام لگایا گیا تھا وہی فاشزم اس وقت امریکی اور برطانوی طرز عمل سے بھی جھلک رہا تھا مگر انہیں اس کا اندازہ نہیں تھا کہ بعد میں یہ مسئلہ کس قدر گھمبیر صورت اختیار کر سکتا ہے نہ ہی یہ اندازہ تھا کہ اتنی جلدی ایسا ہو جائے گا۔

15 فروری کو سیکرٹری آف سٹیٹ ہیلری کلنٹن نے جارج واشنگٹن یونیورسٹی میں ایک تقریر کی جس میں انہوں نے ان حکومتوں کی مذمت کی ہے جو احتجاجی مظاہرہ کرنے والوں پر تشدد کرتی اور انہیں گرفتار کر لیتی ہیں اور کہا ہے کہ ایسا رائے عامہ کو کچلنے کی خاطر کیا جا رہا ہے، انہوں نے انٹرنیٹ کی آزادی دلانے والی قوت کی تعریف کی لیکن اس بات کا ذکر کرنا بھول گئیں کہ خود ان کی حکومت بھی انٹرنیٹ کی بعض سائٹس بند کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے جو امریکی پالیسیوں کے

حوالے سے تلخ حقائق کی نشاندہی کرتی ہیں۔ انکی یہ تقریر دوغلی پالیسی کا عملی نمونہ تھی۔ میک گورن بھی سامعین میں بیٹھا ہوا تھا جسکو ہیلری کی تقریر پر اتنا غصہ آیا کہ وہ اٹھ کھڑا ہوا اور سیکرٹری آف سٹیٹ سے منہ موڑ کر کھڑا ہوگیا۔ لیکن اسے جلد ہی پولیس اور خفیہ والوں نے زدوکوب کرکے زمین پر گرادیا اور پھر بری طرح گھسیٹتے ہوئے ہال سے باہر لے گئے اور جیل میں پھینک دیا۔ میک گورن 71 سال کا ہے۔ ہیلری کلنٹن نے اس کی پٹائی ہوتی دیکھی مگر سیکورٹی والوں کو نہیں روکا۔ جب اسے گھسیٹ کر باہر لے جایا جارہا تھا تو اسکے سر اور ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ کیا اس واقعہ سے ہٹلر کی نازی حکومت کے دور کی یاد تازہ نہیں ہوتی جس کی بناء پر جرمن کو آج تک ملعون کیا جاتا ہے؟ لیکن اگر ہم جنگ عظیم دوئم کے بعد کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ امریکی سامراج نے بھی وہی حربے اختیار کرلئے جنکی بنا پر وہ مخالفین کو لعن طعن کا نشانہ بناتے تھے' سامراجی نظام دیگر اقوام کے وسائل پر غاصبانہ قبضہ کرنے اور ان کے استحصال کرنے کی علامت ہے۔ واشنگٹن کا تاریخ دان ولیم بلم لکھتا ہے کہ 1945ء کے بعد سے امریکہ نے کم از کم 50 ممالک کی حکومتوں کا تختہ الٹایا ہے اور وہاں بغاوتیں برپا کی ہیں جبکہ ان میں بہت سی جمہوری حکومتیں بھی شامل تھیں حالانکہ امریکہ دنیا بھر میں جمہوریت کے فروغ کا سب سے بڑا نقیب ہونے کا دعویدار ہے' دوسری طرف امریکہ نے عوام کا قتل عام کرنے والے ظالم ترین حکمرانوں کی دل کھول کر مدد کی تاکہ اسکے اپنے مفادات محفوظ ہوسکیں ان میں سہارتو' موبوتے اور پنوشے بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ مشرق وسطی میں امریکہ نے ہر ڈکٹیٹر شپ اور جعلی بادشاہت کی حمایت کی۔ آپریشن سائیکلون کے نام پر امریکہ کی سی آئی اے اور ایم 16 نے خفیہ طور پر ''اسلامی انتہاپسندی'' کا ہوا کھڑا کیا' جس کا مقصد ان ممالک میں جمہوریت کا راستہ روکنا تھا اور مغرب کی ریاستی دہشتگردی کا سب سے زیادہ شکار مسلمان ہیں۔ گزشتہ ہفتے عالم عرب میں عوام پر براہ راست گولیاں برسائی گئیں۔ غریب ملکوں میں خانہ جنگیوں کو بھڑکا کر بھی امریکی اسلحہ ساز کمپنیاں اپنے بزنس میں اضافے کے مواقع نکالتی ہیں' جیسا کہ آغاز میں بتایا گیا کہ عالم عرب ممالک میں اٹھنے والی انقلابی لہریں صرف اپنے غاصب حکمرانوں کے خلاف ہی نہیں بلکہ امریکہ کی ظالمانہ اقتصادی پالیسیوں کے خلاف ہیں۔ امریکی اقتصادی نظام انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) ورلڈ بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ جسکا مقصد کمزور ممالک کو قرضوں کے جال میں جکڑ کر اپنے مقاصد پورے کرنا ہے۔ اس نظام کے تحت مصر جیسے وسائل سے مالا مال ملک کو اس حد تک کمزور کردیا گیا کہ وہاں 40 فیصد سے زائد آبادی روزانہ دو ڈالر کے مساوی رقم بھی نہیں کماسکتی۔ اپنے مفسدانہ مقاصد حاصل کرنے کیلئے لازم ہے کہ ان ممالک پر خوف اور دہشت کی حکمرانی قائم رہے لیکن اب جبکہ اس مصنوعی خوف کے خلاف لوگوں کا ڈر ختم ہوگیا ہے تو وہ باہر سڑکوں پر نکل آئے ہیں' بالکل ویسے ہی جیسا 1848ء میں یورپ میں انقلاب آیا اور لوگ باہر نکل آئے۔ اسی طرح سٹالن کے خلاف بھی عوام کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا اور اسکے ساتھ ہی ان کا اس ظالمانہ حکومت سے خوف بھی ختم ہوگیا۔ اسوقت امریکہ کے اندر یہ حالت ہے کہ وہاں 45 فیصد نوجوان سیاہ فام امریکن بیروزگار ہیں اور انہیں زندگی کی بہت سی بنیادی ضروریات بھی حاصل نہیں ہیں جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہاں بھی انقلاب کا سیلاب نمودار ہونے کو ہے۔ (بحوالہ نیوسٹیٹس مین' ترجمہ مظہر منہاس)

(11) مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

فضلائے حقانیہ کی تالیفی اور تصنیفی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی' فضلاء حقانیہ کے علمی' ادبی' تحریری' تصنیفی اور تالیفی خدمات پر کام کر رہے ہیں۔۔علم وادب' تحریر اور تصنیف وتالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلاء حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف' خدمات اور تصنیفات وتالیفات کا تعارف مولانا موصوف کے نام بھیجیں تاکہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔

رابطہ ایڈریس : مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی' رُکن القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ ------- (ادارہ)

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی

آج کی محفل میں تصنیف وتالیف اور علم وقلم کے حوالے سے چمنستانِ حقانیہ کے گل سرسبد استاذ مکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہٗ کی تصنیفی' تالیفی' علمی وقلمی اور اشاعتی خدمات کا مختصر تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔
مولانا حقانی کے تعارف میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم ادیب شہیر حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہٗ ''مکاتیب مشاہیر'' تذکرہ مولانا عبدالقیوم حقانی کے حاشیہ میں اپنے تلمیذِ رشید کا تعارف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: ''مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہٗ عزیز ترین تلامذہ اور متعلقین میں سے ہیں۔دارالعلوم' ناچیز اور شیخ الحدیثؒ سے تعلق یہ مکتوبات ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔اس سرگزشت سے مرحلہ وار وابستگی' قرب واتحاد' محبت اور تعلق واضح ہوتا ہے۔اللہ نے تصنیف وتالیف اور تحریر و تقریر میں امتیازی صفات سے نوازا ہے۔حضرت داؤد علیہ السلام کے لوہے کی تسخیر کی طرح انہیں کسی کتاب کی تدوین و ترتیب اور پھر فوری اشاعت کے ہفت خوان کو سر کرنے کا ملکہ دیا ہے۔ اللّٰھم زد فزد. آگے چل کر ان شاء اللہ علم ودین اور تحقیق وتالیف کے میدان میں فتوحات کے جھنڈے گاڑتے جائیں گے''۔(مکاتیب مشاہیر)
ولادت باسعادت : آپ ڈیرہ اسماعیل خان کے قدیم اور تاریخی قصبہ چودھوان میں شیر خان اخوندزادہ مرحوم کے ہاں ۱۹۶۱ء میں پیدا ہوئے۔ابتدائی دینی تعلیم' ناظرۂ قرآن' بسمیت مڈل تک عصری تعلیم اپنے گاؤں چودھوان میں حاصل کی۔ابھی آپ آٹھویں جماعت کے طالب علم تھے کہ والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔اس کے بعد آپ کی تربیت اماں جی مرحومہ ومغفورہ نے بطریقۂ احسن کی۔میٹرک آپ نے درابن کلاں ہائی سکول میں کیا۔میٹرک کے بعد مولانا حقانی مدرسہ

عربی نجم المدارس کلاچی میں داخل ہوئے، جہاں آپ کو اپنے اساتذہ مولانا قاضی عبدالکریم مدظلہ (فاضل دیوبند)، مولانا قاضی عبداللطیف (فاضل دیوبند) کی سرپرستی حاصل ہوئی، ان کے دامنِ رُشد وہدایت میں چار سال تک تعلیم وتربیت حاصل کرتے رہے۔ مولانا حقانی تحریر فرماتے ہیں :

"نجم المدارس کلاچی میری اوّلین مادرِ علمی ہی نہیں بلکہ پناہ گاہ بھی ہے اور تربیت گاہ بھی۔ میرے لئے تو حفاظت کا قلعہ ثابت ہوا۔ یہیں سے مجھے نئی زندگی ملی۔ فکروعمل کے زاویے بدلے، سیرت واخلاق کا معیار بدلا، علوم نبوت سے شناسائی کے لئے زندگی کی گاڑی رواں دواں ہوگئی"۔

۱۹۷۵ء میں مزید علمی پیاس بجھانے کے لئے بقولِ حقانی صاحب "دارالعلوم دیوبند کے بعد جنوبی ایشیاء کی عظیم آزاد اسلامی یونیورسٹی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی داخلہ کی سعادت حاصل کی" اور قلیل ترین مدت میں محدثِ کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے خادم اور معتمد قرار پائے اور طالب علمی ہی میں آپ کو حضرت شیخ الحدیث کی جامع مسجد کی امامت اور حضرت شیخ الحدیث کی خدمت وقربت کے بہترین مواقع میسر ہوئے بلکہ سفر وحضر میں حضرت شیخ الحدیث کے ساتھ رہے۔ ۱۹۷۸ء میں درسِ نظامی سے فراغت ہوئی اور وفاق المدارس العربیہ کے زیرِ نگرانی ہونے والے امتحانات میں شاندار کامیابی حاصل کی۔

فقہی اور تدریسی خدمات: فراغت کے متصل بعد چکوال کے دو معروف دینی مدارس مدرسہ اظہار الاسلام اور جامعہ حنفیہ میں صدر مدرس اور مفتی کی حیثیت سے خدمتِ دین کا کام انجام دیتے رہے اس دوران بھی اپنی مادرِ علمی اور مشائخ و اساتذہ سے رابطہ قائم رکھا۔ "الحق" کے لئے مضامین بھی لکھتے اور اپنے اساتذہ ومشائخ سے باقاعدہ رابطے میں رہے۔

دارالعلوم حقانیہ تشریف آوری اور خدمات: ۱۹۸۲ء میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی تجویز وتحریک اور محدثِ کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے حکم پر مادرِ علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں اپنے اساتذہ کے زیرِ سایہ درس و تدریس اور تصنیف وتالیف کے کام پر مامور ہوئے۔ تدریسی خدمت کے ساتھ ساتھ سولہ سال تک "الحق" کے معاون مدیر رہے۔ ذاتی خلوص، محنت اور خدمت کی وجہ سے آج دنیا انہیں کامیاب مدرس، محقق، مصنف، اسکالر اور مخلص داعی وخطیب کے ناموں سے جانتی ہے۔ قیامِ دارالعلوم حقانیہ کے دوران شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق کے ذاتی ڈاک کے جوابات، الحق سے متعلقہ تمام اُمور اور مؤتمر المصنفین سے متعلق مفوضہ خدمات اور ان تمام کاموں سے بڑھ کر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے ساتھ شبانہ روز مصاحبت وملازمت اور ہمہ جہتی خدمت کی ذمہ داریاں نبھاتے رہے۔

مولانا حقانی کو اللہ تعالیٰ نے درس وتدریس، وعظ وتبلیغ اور تصنیف وتالیف کے اعلیٰ ملکات نصیب فرمائے ہیں۔ آپ بیک وقت ایک کامیاب مدرس بھی ہیں اور بہترین مصنف بھی۔ خطابت میں تو آپ کا لوہا اپنے تو کیا اغیار بھی مانتے ہیں۔ جامع مسجد دارالعلوم حقانیہ میں چودہ سال تک خطابتِ جمعہ کے فرائض انجام دیئے۔ درجاتِ علیا کے کتب کی تدریس

اور جامع مسجد کی خطابت کے علاوہ تعلیمی سال کے دوران اور تعطیلات میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے قدیم دارالحدیث میں مولانا مفتی غلام الرحمٰن کے ساتھ ملکر دورۂ تفسیر تقریباً آٹھ دفعہ پڑھا چکے ہیں۔ ہفتہ میں دو مرتبہ بعد العصر جامع مسجد حقانیہ میں اہم موضوعات پر خصوصی درس بھی بڑے اہتمام سے دیا کرتے تھے۔ آپ کی تصنیفی خدمات اور علمی کاوشوں کے تعارف پر مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی نے ''نقوشِ حقانی'' مولانا سعید الرحمٰن علوی نے ''حقانی کتابیں''، علامہ عبدالرشید عراقی نے ''حقانی کتابوں کا تعارف''، مولانا عماد الدین محمود نے ''میرے محسن میرے دوست'' اور مولانا طاہر محمود اطہر نے ''حقانی جواہر پارے'' کے نام سے مستقل اور ضخیم کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔

تصنیف وتالیف : دارالعلوم حقانیہ ہی سے آپ نے اپنے تصنیفی وتالیفی زندگی کا آغاز فرمایا۔ اُستادِ محترم مولانا سمیع الحق مدظلہٗ نے آپ ہی کے بارے میں فرمایا :

''اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم بنایا تھا ''النا لہ الحدید'' اور مولانا حقانی کے لئے تصنیف وتالیف کو ''و النا لہ التصنیف''۔ مولانا حقانی نے دارالعلوم حقانیہ میں ادارۃ العلم والتحقیق کے نام سے ایک ادارہ بنایا تھا جس کا مقصد قرآن وسنت' فقہ وتفسیر' اسلامی تاریخ اور اسلامی تعلیمات کو پوری تحقیق اور علمی جستجو کے بعد جدید ترین اسلوبِ اظہار کو اختیار کرتے پیش کرنا اور مغربی تہذیب کی یلغار' فکری کج روی اور ذہنی پراگندگی کے اس دور میں نوجوان نسل اور طلبہ کو علمی ودینی لٹریچر مہیا کرنا تھا۔ جس نے بڑھتے بڑھتے ''القاسم اکیڈمی'' کی شکل اختیار کی جس سے اب تک سینکڑوں کتب شائع ہو کر قبولِ عام وخاص حاصل کر چکی ہیں۔

حقائق السنن شرح جامع السنن للترمذی (جلد اوّل) : حدیث کی جلیل القدر کتاب جامع ترمذی کی مبسوط اور مدلل شرح' شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ کی جامع ترمذی سے متعلق تقاریر' امالی وافاداتِ درس کا مجموعہ جو حضرت شیخ الحدیث خود بھی ملاحظہ فرماتے۔ مولانا سمیع الحق کی سرپرستی ومعاونت' اور نگرانی میں مولانا حقانی نے اسے ترتیب دیا ہے اور تخریج او رتحشیہ بھی لکھا۔ پہلی جلد ۵۳۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اللہ کرے بقیہ جلدیں بھی مرتب ہوں۔

توضیح السنن شرح آثار السنن للامام النیموی (دو جلد) : آثار السنن سے متعلق مولانا عبدالقیوم حقانی کی تدریسی' تحقیقی' درسی افادات اور نادر تحقیقات کا عظیم الشان علمی سرمایہ' علم حدیث اور فقہ سے متعلق مباحث کا شاہکار' مسلک احناف کے قطعی دلائل اور دلنشین تشریح' معرکۃ الآراء مباحث پر مدلل اور مفصل مقدمہ اور تحقیقی تعلیقات۔ اکابر علماء' شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہٗ، علامہ مولانا محمد موسیٰ خان روحانی بازی ؒ' شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید مدظلہٗ' علامہ سید تصدق حسین بخاری مدظلہٗ اور شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی مدظلہٗ اور شیخ الحدیث مولانا محمد زرولی خان مدظلہٗ کے تقاریظ وآراء اس پر مستزاد۔ ۱۲۷۶ سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔

شرح شمائل ترمذی (۳ جلد) : حدیث کی جلیل القدر کتاب شمائل ترمذی کی سہل اور دلنشین تشریح' سلجھی ہوئی سلیس تحریر'

اکابر علماءِ دیوبند کے طرز پر تفصیلی درسی شرح' لغوی تحقیق اور مستند حوالہ جات' متعلقہ موضوع پر ٹھوس دلائل و تفصیل' رواۃِ حدیث کا مستند تذکرہ' متنازعہ مسائل پر تحقیق اور قولِ فیصل' معرکتہ الآراء مباحث پر جامع کلام' علماءِ دیوبند کے مسلک و مزاج کے عین مطابق' جمالِ محمدﷺ کا محدثانہ منظر' نہایت تحقیقی تعلیقات اور اضافے' راویانِ شمائل ترمذی کے تذکرہ کیلئے مستقل تیسری جلد' تمام حوالہ جات اور عربی عبارات کا بھی اردو ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

جمالِ محمدﷺ کا دلربا منظر: محبوب دو عالمﷺ کا جلوۂ جہاں آراء' چہرۂ انور کی صباحت و ملاحت' جسمِ اطہر کی خوبصورتی' زلفوں' ناک' دہن' رُخسار' کاندھوں' انگلیوں کے پوٹوں' دانتوں جوڑوں...... الغرض تمام اعضاء واندام کا تناسب و نورانیت' قد و قامت کا اعتدال' نگاہوں کا حسن و جمال' معتدل رفتار' خاندانی تفوق و امتیاز' محبوبیت اور ہیبت و جلال' مہر نبوت کا تعارف اور دلچسپ تفصیلات' شمائل ترمذی کی (۲۲) احادیث کی مفصل تشریح و توضیح کی روشنی میں جمالِ محمدﷺ کا حسین ایمان افروز اور دلربا منظر۔

روئے زیباﷺ کی تابانیاں: محبوبِ دو عالمﷺ کی زلفوں کا بیان' مقدار' اقسام' احکام' مانگ نکالنے' تیل لگانے' کنگھی کرنے کے مسنون طریقے' خضاب کے جواز و عدم جواز کی صورتیں اور شرعی حکم' سرمے کا معمول' اثمد کی فضیلت و برکات' لباس کے احکام و اقسام اور اعتدال' کفایت شعاری' آستین کی مقدار و حکمت' گریبان کا مسنون طریقہ' پاجامے' چادر اور تہہ بند کا ذکر' لباسِ فقر و فاخرہ میں فرق' گذرانِ اوقات' مجموعۂ فقر و غنا ...... الغرض روئے زیبا کے موضوع پر شمائل ترمذی کے اٹھتالیس (۴۸) احادیث کی مفصل توضیح و تشریح۔

ماہتابِ نبوتﷺ کی ضَوافشانیاں: اس کتاب کے مطالعہ کا ماحصل عشق رسولﷺ جو اس کتاب کو پڑھنے سے لگ جاتا ہے یہ لگاؤ قاری کو سنتوں پر عمل کرنے کا خوگر بناتا ہے پھر آدمی موزوں کا استعمال' انگوٹھی کا اشتغال' العون و...... کی تلوار زرہ سے پیار' مغفرت کی مہکار' حضورﷺ کی دستار اور رضاء' نشست و برخاست کے انوار ان سب کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے شب و روز کے پیچ و خم کو سنوارنے میں بدخوئیوں و کج ادائیوں کو سدھارنے میں اپنے قلب و روح کو نکھارنے میں اور مدتوں کے قرض اُتارنے میں لگ جاتا ہے۔

آفتابِ نبوتﷺ کی ضیا پاشیاں: حضورِ اقدسﷺ کے پسندیدہ کھانے' محبوبِ غذا، سالن و روٹی، پسندیدہ پھل، مرغوب مشروبات' کھانے پینے کے مسنون طریقے و آداب، دستر خوان، ضیافت و مہمان نوازی، بعض معجزات، کھانے سے قبل اور بعد ہاتھ دھونے، آغاز میں بسملہ اور اختتام میں دُعا اور کلماتِ طیبات پر مشتمل شمائل ترمذی کے (۱۷۷) احادیث کی سلیس' جامع اور دلنشین تشریح و توضیح ......

محبوبِ خداﷺ کی دلربا ادائیں: حضورِ اقدسﷺ کا خوشبو کا استعمال' سراپائے معطر سے خوشبو کی مہک و عطر بیزیاں' اُمت کے لئے دستور العمل' پسینہ مبارک سے عمدہ ترین خوشبو' گفتگو' اندازِ بیان اور طرزِ تقریر' شیرینی گفتار' بشاشت و تبسم'

سرگیں آنکھیں' خندہ روئی و خوش طبعی' دل لگی لطائف و ظرائف' مزاح نبوت یا علوم و معارف کا گنجینہ' ذوقِ شعر و ادب' محبوب مصرعے' پسندیدہ اشعار' رات کی قصہ گوئی' حدیثِ خرافہ' حدیثِ اُم زرع' گیارہ خواتین کی دلچسپ توصیفِ ازواج کی حیرت انگیز داستان' شمائل ترمذی کے (۳۶) احادیث کی عالمانہ، فاضلانہ اور محققانہ تشریح و توضیح' خوبصورت ٹائٹل مضبوط جلد بندی۔

محبوبِ خدا ﷺ کی عبادت و اعتدال : محبوبِ خدا ﷺ کی عبادت و اعتدال' سونے کا معمول' سونے کے احکام و اقسام' تبرک بالقرآن دُعائیں' نبی ﷺ کے خواب کی حقیقت' اوقاتِ خواب و اعتدال' ریاضت و مجاہدہ' قیامِ رمضان' صلوٰۃ اللیل' تہجد و نوافل' صلوٰۃِ وتر' صبح کی سنتیں' اشراق' چاشت' چاند گرہن' سورج گرہن' کے وقت تضرع و انابت اور انکسار' گھر میں نوافل کا اہتمام' رمضان' شعبان میں نفل' ایامِ بیض' صومِ عاشور کے معمولات و فضائل' صائم الدہر' قائم اللیل' قرأتِ دہر' جہر' سر' ترجیع' تحسینِ صوت اور اعتدال...... الغرض شمائل ترمذی کے ۶۸ احادیث کا سلیس ترجمہ آسان تشریح و توضیح۔

خصائلِ نبوی ﷺ کا دلآویز منظر : خصائلِ نبوی ﷺ کا منظر شمائل ترمذی کے (۳۷) احادیث کی عالمانہ' محققانہ' سلیس اور عام فہم تشریح و توضیح کا حسین مرقع ہے جس میں حضورِ اقدس ﷺ کے اخلاق و عادات' عفو و درگذر' رضا بالقضاء' خدام کی دلداری و خاطرداری' اکرامِ ضیف' وسعتِ اخلاق و سخاوت' بستر مبارک اور آرام فرمانے کا طریقہ' کھردرے بستر کو ترجیح' تواضع و عبدیت' لکڑیاں جمع کرنا' سادگی و فروتنی' ظاہری جمال کیساتھ عظمت و جلال' تعلیم و تربیت کے اہداف' دربارِ نبوت علم و خدمت کا مرکز' درسگاہِ نبوی کے فضلاء' مجالسِ نبوت کے مختلف مناظر' ہاتھوں کی ملائمت' جود و سخا اور عطا کے مراتب' مقامِ حیاء کا اکمل نمونہ' معالجہ اور پچھنے لگوانا' ہدیہ لینا اور بہترین بدل لینا وغیرہ جیسے اہم موضوعات پر مشتمل ہے

شمائل نبوی ﷺ کا ایمان افروز مرقع : حضورِ اقدس ﷺ کے اسماءِ مبارکہ' پانچ صفاتی ناموں کی تشریح' اسمِ محمد و احمد کی توضیح' گذر اوقات کے احوال' الفقر فخری کے عملی نمونے' مدنی زندگی کے آخری لمحات' عمر مبارک میں قولِ راجح کی تعیین' وصال مبارک' تاریخ وصال' موت کی شدت و نرمی' نزع میں استقلال' صحابہؓ غم سے نڈھال' غسل کا مرحلہ' مقام تدفین' یومِ تدفین کی روایات میں تطبیق' نماز جنازہ کی نوعیت و تفصیلات' مسئلہ خلافت و امیر کا انتخاب' ترکہ و وراثت' خواب میں زیارت و ملاقات' طالبانِ علومِ نبوت کے لئے وصیتیں' اتباعِ سنت کی تاکید' شمائلِ ترمذی کی سینتالیس (۴۷) احادیث کی تشریح و توضیح۔

کتابت اور تدوینِ حدیث : عہدِ رسالت اور اور عہدِ صحابہؓ میں تحریری کام' کتابتِ حدیث کا اہتمام' کاتبینِ وحی، تدوینِ حدیث کی منظم اور باضابطہ کوششیں اور موضوع سے متعلق دیگر اہم عنوانات پر جامع اور مستند مباحث۔۔۔

دفاعِ امام ابوحنیفہؒ : امام اعظم ابوحنیفہؒ کی سیرت و سوانح' علمی و تحقیقی کارنامے، تدوینِ فقہ، قانونی کونسل کی سرگرمیاں، دلچسپ مناظرے، حجیت اجماع و قیاس پر اعتراضات کے جوابات، نظریہ انقلاب و سیاست، فقہ حنفی کی قانونی حیثیت و

جامعیت اور تقلید واجتہاد کے علاوہ قدیم وجدید اہم موضوعات پر سیر حاصل تبصرے۔ کمپیوٹرائزڈ ٹائٹل، مضبوط جلد بندی اور شاندار طباعت۔

امام اعظمؒ کا نظریۂ انقلاب وسیاست : سیاست کا مفہوم وتشریح' امام اعظم کا سیاسی مسلک وکردار' ہمہ گیر انقلابی تحریک اور نصب العین' سیاست میں شرافت کے اُصول اور جبر وظلم کے مقابلے میں استقامت وپامردی اور موجودہ دور میں سیاسی عمل کے راہنما اُصول۔۶۴ صفحات پر مشتمل۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کے حیرت انگیز واقعات :اردو کی سب سے پہلی اور کامیاب کاوش' فکر ونظر' علم وعمل' تاریخ وتذکرہ' اخلاص وللہیت' طہارت وتقویٰ' سیاست واجتماعیت' تبلیغ واشاعتِ دین' تعلیم وتدریس' غرض ہمہ جہت جامع' نفع بخش مولانا حقانی کی دیگر تصانیف کی طرح بے مثل وبے مثال دلچسپ اور لاجواب۔

علماءِ احنافؒ کے حیرت انگیز واقعات :امام ابویوسف، امام محمد رحمہم اللہ کی سیرت وسوانح' تعلیم وتربیت' خداپرستی' شوقِ مطالعہ' تقویٰ وریاضت' جوشِ جہاد' نادر تحقیقات' اسلامی ریاست کے خدوخال' عدل وانصاف کے ایمان افروز نمونے' بیباک فیصلے اور اصلاحِ انقلاب اُمت کی گرانقدر مساعی پر مشتمل حیرت انگیز واقعات ۲۷۲ صفحات پر مشتمل۔

عبداللہ بن مبارکؒ کے حیرت انگیز واقعات : حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی زندگی اور سوانح جامع اور مدلل کتاب کل صفحات ۱۰۴۔

امام زفرؒ کے حیرت انگیز واقعات :امام ابوحنیفہؒ کے تلمیذ ارشد امام زفر رحمہ اللہ کے سوانح اور حالات وواقعات پر مشتمل اردو میں پہلی مرتبہ مولانا حقانی کے سحر انگیز قلم سے۔

اسلامی سیاست اور اس کے انقلابی خدوخال : سیاست کا مفہوم اور اس کے بنیادی خدوخال' مروّجہ سیاست کی اصلاح اور دینی سیاست اپنانے کی ضرورت، دینی وسیاسی جماعتوں کا کردار' قیادت کا انتخاب اور فرائض' نظامِ تعلیم' سیاست کی خشتِ اوّل' مغربی جمہوریت بمقابلہ نظامِ شریعت' اسلام ایک پاکیزہ نظریۂ سیاست اور انقلابی ضابطۂ اخلاق' فسطائی سیاست اور اس کا بدترین انجام' اسلام کا معاشی نظام' سودی نظام اور اس کی مضرتیں' فحاشی اور عریانی کی یلغار' خوف و ہراس کا تسلط' جدید مگر اچھوتے انداز میں نمایاں کیا گیا ہے۔ کئی تحریکوں اور کئی شخصیتوں سے ایک تاریخی دستاویز ایک انقلابی تحریر جو سیاست' ادب' صحافت' تاریخ اور نئی نسل کو ولولہ بخشتی ہے۔ ہر لکھے پڑھے مسلمان اور غلبۂ دین کی جدوجہد کرنے والے بہی خواہانِ ملت کے لئے اس کا مطالعہ روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔ کل صفحات: ۳۰۴۔

اسلامی انقلاب اور اس کا فکری لائحہ عمل : اشتراکیت' سرمایہ داریت' فسطائیت اور لادین مغربی جمہوریت کے چھائے ہوئے گھپ اندھیروں میں اسلامی انقلاب کے خدوخال' نوجوانوں میں فکری الحاد اور ارتداد کی یلغار اور اس کے انسداد کا مناسب طریق کار، پرائیویٹ شریعت بل سے سرکاری شریعت بل تک کے مختلف کردار' پھر کیا ہوا؟ کیا ہوتا رہا؟

اور کس نے کیا رول ادا کیا؟ تاریخ کے سربستہ رازوں کا انکشاف' ملک کی سیاست کے ایک تاریخی دور پر رواں اور دلکش تبصرہ' تحریر میں بے ساختگی اور برجستگی کے علاوہ پرزور انشاء کی تمام خصوصیات نمایاں ہیں۔اس کا مطالعہ تحریکِ انقلابِ اسلامی کے تمام کارکنوں اور قومی سیاست کے ہر طالب علم پر لازم ہونا چاہیے۔

سوانح شیخ الحدیث مولانا عبدالحق : عصر حاضر کے جلیل القدر عالم' محدثِ کبیر' شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہٗ بانی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے حالاتِ زندگی' علمی و عملی کمالات' نمایاں صفات' اندازِ تعلیم و تربیت' دینی و اصلاحی' قومی وملی اور ملکی خدمات' تقویٰ وطہارت اور خلوص وللّٰہیت کا دلآویز اور ایمان افروز تذکرہ۔کل صفحات ۳۲۰۔

میرے حضرتؒ میرے شیخؒ : شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کی حیاتِ طیبہ علم وعمل' سیرت وکردار' صفات وکمالات' علمی' دینی' روحانی' تجدیدی' جہادی اور اصلاحی کارنامے' ذوقِ علم وشوقِ مطالعہ' سفرِ آخرت کے عبرت انگیز احوال' ایمان آفرین مجالس اور روح پرور ارشادات وافادات کا دلچسپ جامع اور حسین مرقع......

صحبتے با اہلِ حق : شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے ارشادات وملفوظات کا مجموعہ' جن میں عصر حاضر کے ذوق اور مزاج کے مطابق زندگی کی اصلاح کا پیغام' ایمان ویقین کی احسانی کیفیت کے پیرائے میں تصوفِ اسلامی کا عطر اور علوم و معارف کا لب لباس آگیا ہے۔حضرت حقانی صاحب عصر کے وقت حضرت شیخ الحدیثؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان کے ارشادات وملفوظات قلمبند فرماتے۔یہ اسی مجالس کا مجموعہ ہے۔صفحات: ۴۰۸

کشکولِ معرفت : حضرت حقانی صاحب نے محدثِ کبیر قدس سرہٗ کی رحلت کے بعد شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہٗ کے خلیفۂ اجل معروف سکالر اور عظیم روحانی پیشوا حضرت مولانا محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ (اٹک) سے اپنا روحانی رشتہ استوار کیا۔کشکولِ معرفت آپؒ کے گرانقدر اور وقیع مکاتیب کا مجموعہ ہے جو پانچ، چھ سال تک مولانا عبدالقیوم حقانی کے نام لکھے جاتے رہے۔جن میں شریعت وطریقت' علم وعمل' دین ودنیا کی فلاح' مشکلات میں نجات کی راہ' مختلف اوقات کے مسنون وظائف' علم کے تقاضے' عمل کی برکات' دسیوں مفید کتابوں کا تعارف اور زندگی کے مختلف میدانوں میں کامیابی کے راستوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔جنہیں مولانا عبدالقیوم حقانی نے موزوں عنوانات حسنِ ترتیب اور مفید تحشیہ کے ساتھ مرتب کرلیا ہے۔کل صفحات: ۴۵۷۔

علماءِ دیوبند کی علمی اور مطالعاتی زندگی : شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے ایک سوالنامہ برصغیر پاک وہند کے اکابر علماء' مشائخ' مصنفین اور دینی وعلمی زعماء کے نام بھیجا' جس کے جواب میں انہوں نے اپنی علمی اور مطالعاتی زندگی کی تجوریاں جمع کی ہیں جس حقانی صاحب نے ترتیب دیا ہے۔اسی کتاب میں دینی وعلمی زعماء کی گرانقدر اور وقیع تحریریں' ایک نادر تاریخی شاہکار' علم ومطالعہ اور عمر بھر کے تجربات کی نشاندہی' علمی اور مطالعاتی زندگی میں سہل' مختصر مگر نافع راستہ کی توضیح' علماء' طلباء' وکلاء اور علمی ومطالعاتی ذوق رکھنے والے تمام احباب کیلئے یکساں مفید۔

ساعتے با اولیاء : جدید طرز کی ایک نئی اور اچھوتی تحریر سلفِ صالحین اور اولیاء اللہ کی مجالس اور بارگاہِ رشد و ہدایت میں روحانی و علمی و مطالعاتی حاضری کی دلچسپ تقریب' امام غزالی، علامہ ابن الجوزی' مجدد الف ثانی، امام ابن تیمیہ، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی، ثانی ابن حجر علامہ انور شاہ کشمیری، بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس رحمہم اللہ اور کئی دوسرے الیاءِ کرام سے کسب فیض اور استفادۂ علم کا قریب ترین اور آسان راستہ۔

اربابِ علم و کمال اور پیشہ رزقِ حلال : اپنے موضوع پر اردو زبان میں سب سے پہلی منفرد اور لاجواب کتاب' ماہنامہ "الحق" اور پاکستان کے دینی جرائد کے علاوہ مرکز علم اُم المدارس دار العلوم دیوبند کے ماہنامہ "دار العلوم" میں بھی بالاقساط شائع ہوتی رہی۔ موچیوں' کسبانوں' چرواہوں' صنعتکاروں' کاریگروں' تاجروں' درزیوں' دھوبیوں' قصابوں' روغن سازوں' حلوائیوں' صیقل گروں' ریشم سازوں' لوہاروں' بڑھیوں' لکڑہاروں اور مزدوروں کے طبقہ اور پیشوں سے تعلق رکھنے والے علماء' فضلاء' مفسرین' مشائخ اور ائمۂ اسلام کا تذکرہ و تعارف...... کل صفحات: ۲۳۲

سراغ زندگی : معلومات کا ذخیرہ' تجربوں کی تجوریاں' مطالعہ کی وسعتیں' مشاہدات کے خزانے' نظریات کی اُمنگیں' تصورات کے سانچے' خیالات و عزائم کی پختگیاں' مربیوں کا حلقہ' محسنوں کی جماعت' کتابوں کی صحبتیں' منتخب حضرات جن میں عالم' دانشور' سیاستدان' مدبر' مصنف' معلم' تاریخ ساز اور تاریخ دان۔ الغرض سبھی قسم کے لوگوں کا ساتھ رہے گا۔

سوانح قائد ملت حضرت مولانا مفتی محمودؒ : قائد ملت حضرت مولانا مفتی محمودؒ کا تذکرہ و سوانح' سیرت و اخلاق' تحصیل علم و تکمیل' درس و افادہ' ذوقِ علم اور شوقِ مطالعہ' علمی انہماک' زہد و تقویٰ' عشق رسول ﷺ و اہتمام سنت' تواضع و عبدیت' عزیمت و توکل' بے نفسی و فنائیت' سیاسی بصیرت و عظمت' علمی و دینی اور سیاسی کارنامے' حکمت و بصیرت' لطائف و بذلہ سنجیاں' مرزائیت کا تعاقب و ردّ فرقِ باطلہ' اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جہاد اور مساعی جمیلہ' قید و بند کی صعوبتیں' الغرض ایک تاریخ' ایک تحریک اور ایک انقلاب کی داستان کل صفحات: ۳۲۰۔

سوانح مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ : تذکرہ و سوانح' تحصیل علم و تکمیل' خدمت علم و تدریس' دعوت و جہاد' شخصیت و کردار' اخلاص و للہیت' صبر و استقامت' فقر و ایثار' خوش طبعی و لطائف' روحانی مقام اور اوراد و وظائف' فرقِ باطلہ کا تعاقب' قادیانیت' شرکت و بدعت اور روافض کا رد' تحریک ختم نبوت میں مجاہدانہ کردار' قومی و ملی اور سیاسی خدمات اور سفر آخرت کی ایمان افروز داستان......۲۲۷ صفحات پر مشتمل۔

جمالِ یوسفؒ (تذکرہ و سوانح مولانا محمد یوسف بنوریؒ) : محدث العصر حضرت علامہ مولانا محمد یوسف بنوریؒ کا تذکرہ و سوانح' تحصیل و تکمیل علم' فقر و درویشی' عبدیت و انابت' عشق رسول ﷺ و اتباع سنت' درس و تدریسِ حدیث' محدثانہ جلالتِ قدر' عظیم فقہی مقام' فضل و کمال' دینی و علمی کارنامے' سیرت و اخلاق' مجاہدانہ کردار' دعوت و تبلیغ' تصنیف و تالیف' قادیانیت کا فاتحانہ تعاقب' اعلاء کلمۃ الحق کے لئے مساعی' جہاد...... الغرض دلچسپ' جامع اور رُلا دینے اور عملِ

صالحہ کی انگیخت کرنے والے حیرت انگیز واقعات......علماء طلباء اور لکھے پڑھے سب ہی کے لئے نشانِ راہ۔

اسیر مالٹا مولانا عزیر گلؒ : تحریک ریشمی رومال اور پس منظر، مولانا عزیر گل کی خاندانی نجابت اور شرافت، شیخ الہند کے مشن کی تکمیل اور جہادِ افغانستان، مکہ معظمہ میں گرفتاری، حضور ﷺ کی زیارت، مولانا عزیر گل کی اہلیہ کا تذکرہ وغیرہ آپ اس کتاب میں پڑھیں گے۔

جمالِ انورؒ (تذکرہ وسوانح علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ) : ثانی ابن حجرؒ علامہ محمد انور شاہ کشمیری کا تذکرہ وسوانح، تحصیل و تکمیل علم، اسماء الرجال کے امام، شخصیت و کردار، عشق رسول ﷺ واتباع سنت، عظیم علمی مقام، محدثانہ جلالت قدر، تدریس حدیث، مجاہدانہ کردار، قادیانیت کا فاتحانہ تعاقب، اعلاءِ کلمۃ الحق کے لئے مساعی اور تحریک آزادی میں حصہ۔ الغرض دلچسپ، جامع اور رُلا دینے اور عمل صالحہ کی انگیخت کرنیوالے حیرت انگیز واقعات، علماء، طلباء اور عوام کیلئے نشانِ راہ

تذکرہ وسوانح مولانا محمد احمد : ایک بندۂ خدا، درویش خدامست، فقر بوذرؓ وسلمانؓ کے وارث، رجوع و دعوت الی القرآن کے علمبردار، قرآن وسنت کی تعلیمات کے داعی اور اکابر علماءِ دیوبند کے مسلکِ اعتدال کے امین، تفسیر "درسِ قرآن" کے مؤلف......الحاج حضرت مولانا محمد احمدؒ کا جامع سوانح خاکہ، عشاق کیلئے بہترین تحفۂ عشق ومحبت۔

تذکرہ وسوانح مردِ قلندر مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ : مردِ قلندر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کا خاندانی پس منظر، ولادت، تذکرۂ والدین، تعلیم وتربیت، شخصیت وکردار، عادات واطوار، فقر ودرویشی، مصائب ومشکلات، عفوودرگذر، اوصاف وکمالات، تواضع وانکساری، تقویٰ وخشیت الٰہی، سیاسی زندگی، سیاسی بصیرت، قرآن سے محبت، انگریز سے نفرت، سراپا علم وعمل، اخلاص وللّٰہیت، زہد واستغناء، اُصول پسندی، عشق رسول ﷺ، اتباع سنت، مسئلہ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت، فرقِ باطلہ کا تعاقب، دعوت وخطابت، قید وبند کی صعوبتیں، ذوقِ شعر وادب، ظرافت، حاضر جوابیاں، چٹکلے، سفر آخرت، آخری ایام اوران جیسے لاجواب عناوین اور روح پرور مضامین اس پر مستزاد۔ صفحات ۳۱۶۔

تذکرہ وسوانح امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ : مردِ قلندر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کا خاندانی پس منظر، ولادت، تذکرۂ والدین، تعلیم وتربیت، شخصیت وکردار، عادات واطوار، فقر ودرویشی، مصائب ومشکلات، عفوودرگذر، اوصاف وکمالات، تواضع وانکساری، تقویٰ وخشیت الٰہی، سیاسی زندگی، سیاسی بصیرت، قرآن سے محبت، انگریز سے نفرت، سراپا علم وعمل، اخلاص وللّٰہیت، زہد واستغناء، اُصول پسندی، عشق رسول ﷺ، اتباع سنت، مسئلہ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت، فرقِ باطلہ کا تعاقب، دعوت وخطابت، قید وبند کی صعوبتیں، ذوقِ شعر وادب، ظرافت، حاضر جوابیاں، چٹکلے، سفر آخرت، آخری ایام اوران جیسے لاجواب عناوین اور روح پرور مضامین اس پر مستزاد۔ صفحات ۳۱۶۔

سوانح شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ : مولانا حقانی کو اپنے اساتذہ، مشائخ اور اکابر سے جنون کی حد تک عقیدت ومحبت ہے۔ آپ کی تصنیفات وتالیفات اسی کے آئینہ دار ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ سے آپ کے

تعلق وعقیدت کی داستان تقریباً تہائی صدی پر محیط ہے۔استاد وشاگرد کے درمیان تعلق' عقیدت اور محبت اگر کوئی دیکھنا چاہے تو حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہٗ اور حضرت حقانی کے باہمی ارتباط' تعلق ومحبت اور اعتماد کو دیکھے۔حضرت حقانی صاحب نے کبھی اپنے اساتذہ کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچایا بلکہ اساتذہ کے اشارۂ ابرو تک کو سمجھا اور نبھایا۔مولانا حقانی صاحب عملاً اپنے اساتذہ' شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ بالخصوص شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہٗ کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔حضرت حقانی صاحب نے اپنے استاد کو نہایت قریب سے دیکھا۔آپ کے اخلاق' عادات' کمالات' علمی مطالعاتی اور سیاسی زندگی کو نہایت اچھے انداز میں مرتب کر رہے ہیں۔

آثارِ صالحہ :ایک پاکباز خاتون کی علمی ودینی' روحانی وعملی مساعی' ذوقِ علم' شوقِ مطالعہ' مخلصانہ عمل' طلب' تڑپ اور عشق سنت رسول ﷺ' عبادت وانابت' زہد وتقویٰ' صبر وقناعت اور تشکر وامتنان کی کیفیات سے بھرپور داستانِ معرفت، حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے خلفاء سے مکاتبت کے آئینہ میں۔

ہدایہ اور صاحب ہدایہ : ہدایہ اور صاحب ہدایہ کا تذکرہ وسوانح' اقران وأماثل' مرتبہ ومقام' خدمات وتصنیفات' کتاب ''ہدایہ'' کی خصوصیت وجامعیت' اسلوبِ بیان' فضل وامتیاز' اصطلاحات' رموز واشارات' احادیث ہدایہ کے متعلق مباحث اور بعض مسامحات' شروح وحواشی اور تعلیقات' اپنے موضوع پر دلچسپ' جامع' اساتذہ اور طلبہ کیلئے نادر علمی تحفہ۔

درسِ علم وعرفان : درسِ علم وعرفان ایک مختصر علمی وادبی بلکہ روحانی وانقلابی اور اصلاحِ باطن میں رسالہ ہے، جس میں قارئین کو اس داخلی مدرسۂ ایمان ویقین میں داخلہ کی دعوت ہے، جب بھی چاہیں گردن جھکالیں اور داخلی مدرسہ سے استفادہ کرلیں ...... ؎ دل کے آئینے میں ہے تصویر یار جب ذرا گردن جھکالی دیکھ لی

درسِ سورۂ کہف : حضرت حقانی صاحب نے انگلینڈ کے ایک مسجد میں سورۂ کہف کے دروس فرمائے تھے، جو آڈیو کیسٹوں میں محفوظ تھے،اسی درس کو آپ کے قابل فرزند مولانا حافظ محمد قاسم نے کیسٹ سے نقل کر کے زینتِ قرطاس بنایا جو ماہنامہ ''القاسم'' میں قسط وار بھی شائع ہوتے رہے۔اب تخریج وتحقیق کے ساتھ منظرعام پر آنے کے منتظر ہیں۔

مردِ مؤمن کا مقام اور ذمہ داریاں : موجودہ دور میں مردِ مؤمن کا مقام' انفرادی واجتماعی ذمہ داریاں اور اس کا نظام غلبۂ دین کے لئے جہاد ومساعی اور پیغام' غرض فکر وعمل کے ہر میدان میں مخلصانہ جذبات اور صالحیت کے مؤثر محرکات کا دلنشین تشریح۔

سودی نظام کا تحفظ اور وکالت کیوں؟ بعض نادیدہ قوتیں ملک خداداد میں سود اور سودی نظام کا تحفظ اور وکالت کرتی ہیں۔انہی کے لئے لمحۂ فکریہ......

نفاذِ شریعت کیلئے فکری انقلاب کی ضرورت : حضرت حقانی صاحب نے نفاذ شریعت کے لئے انتہائی خلوص اور دردمندی کے ساتھ فکری انقلاب کی ضرورت' اصلاحِ انقلابِ اُمت اور اس کی اہمیت کو زیر تبصرہ کتاب میں واضح فرمایا۔

سلفیت : ''القاسم'' کے قاری نے سلفیت کے متعلق سوالات پوچھے تھے جس کے جواب میں حقانی صاحب نے ایک فکرانگیز تحریر''القاسم'' کے اداریہ میں شائع کی جو بعد میں رسالہ کی شکل میں بھی شائع ہوئی۔

تحفۂ فکروعمل :الحاج محمد منصور الزمان صدیقی کے وقیع فکرانگیز مکاتیب کا مجموعہ،جن میں فکروعمل،تعلیم وتربیت،نظم وضبط،حزم واحتیاط،خدمت خلق،قومی،ملکی اور ملی اُمور میں منہج نبوی ﷺ اور صحیح خطوط پر کام کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

اماں جی مرحومہ ومغفورہ : حضرت حقانی صاحب نے اپنی والدہ ماجدہ پر اپنے سحر انگیز قلم سے ایک حیرت انگیز،روح پرور اور ایمان افروز داستانِ عبرت لکھی ہے جسے پڑھ کر پتھر دل نرم اور آنکھیں اشکبار ہوجاتی ہیں۔ایک ایسی داستاں جو سبق آموزی میں سب کیلئے یکساں ہے۔مولانا حقانی کی زندگی کی ایک جھلک بھی۔

سوانح شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ : شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کا سلسلۂ نسب،ابتدائی تعلیم،اساتذہ ودلچسپ واقعات،احترامِ اساتذہ،شیخ الہند سے عشق ومحبت اور دورانِ اسارت خدمت ومصاحبت،شیخ الہند کا جانشین،سیرت وکردار،اخلاص وللّٰہیت،جودوسخا،بے نیازی واستغناء اور جامعیت،اندازِ تدریس،درسِ حدیث سے عشق وانہماک،طلبہ پر شفقت ومحبت،محدثانہ جلالت قدر اور بعض درسی افادات،خوفِ خدا،تقویٰ،ایثار وتوکل،اعلیٰ اخلاقی اقدار،خدمت خلق اور مہمان نوازی،انابت وعبادت،نماز سے محبت اور شوقِ تلاوت،حضورِ اقدس ﷺ سے عشق ومحبت،اطاعت،اتباعِ سنت اور استقامت۔سادگی وبے نفسی،صبر وتحمل،عفو وکرم اور تواضع وخاکساری،احسان وتصوف اور سلوک ومعرفت میں عظمتِ مقام،مرجعیت،محبوبیت اور فنائیت،وعظ وخطابت،ارشادات وملفوظات اور ایمان افروز باتیں،رویائے صالحہ اور کرامات،ذوقِ شعروادب اور پسندیدہ اشعار،مکتوبات،لطائف وظرائف،سفرِ آخرت،خوانِ یغما اور اس جیسے دیگر دلچسپ حکایات وواقعات کا حسین مرقع۔

تذکرہ وسوانح شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ : حضرت لاہوریؒ کا خاندانی پس منظر،ولادت،تعلیم وتربیت،شخصیت وکردار،اخلاق وعادات،مصائب ومشکلات،امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی سرپرستی،تقویٰ،خشیت الٰہی،قرآن سے محبت،دورۂ تفسیر کی محبوبیت،عشق رسول اللہ ﷺ،زہد واستغناء،اُصول پسند اور ان جیسے دیگر عناوین اور روح پرور مضامین کا مرقع عنقریب منظر عام پر آرہا ہے۔

تذکرہ وسوانح صدر المدرسین حضرت علامہ عبدالحلیمؒ : جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے صدر المدرسین،محدثِ کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے معتمد رفیق شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی کے تلمیذ رشید،استاذ العلماء اور اردو،پشتو،عربی اور فارسی کے ادیب وشاعر حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی کے والد کریم جامع العلوم والفنون حضرت علامہ عبدالحلیم زروبوی کا خاندانی پس منظر،تذکرۂ والدین،عادات واطوار،علمی تبحر،تقویٰ وللّٰہیت اور طلباء وتلامذہ سے شفقت ومحبت اور جیسے دیگر مضامین پر مشتمل عنقریب منظر عام پر۔

مکتوباتِ افغانی : شمس الاولیاء حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ کے مکتوباتِ قدسیہ بنام حضرت مولانا قاضی عبدالکریم مدظلہ (فاضل دیوبند) کا وقیع مجموعہ، جن میں تصوف وسلوک، طریقت وراہِ معرفت، عبدیت وانابت، اہتمامِ سنت و اطاعت، اصلاحِ ظاہر وباطن، شیخ کامل سے استفادہ وافادہ، بے نفسی وفنائیت، اخلاصِ کامل وللّٰہیت، تفویض وتوکل، عشق رسولؐ ومحبت اور اکابر علمائے دیوبند کے مسلک اعتدال کی اچھوتی انداز میں تشریح وتوضیح کی گئی ہے۔ حضرت حقانی صاحب شمس العلماء والاولیاء کے مکاتیب جو آپ کے استاد کے نام تھے، نہایت خوبصورت انداز میں عنوانات لگا کر مرتب فرمایا ہے۔

صلیبی دہشت گردی اور عالمِ اسلام : جہادِ افغانستان، تحریک طالبان، ملا محمد عمر، اُسامہ بن لادن، جہاد اور دہشت گردی، نظامِ شریعت سے مغرب کے بے جا خوف، دینی مدارس بالخصوص دارالعلوم حقانیہ، اسلام کے بارے میں مغرب کی لاعلمی اور غلط فہمیاں، امریکی اور مغربی دنیا کے عزائم اور اُمت مسلمہ پر جارحانہ یلغار، سقوطِ بغداد، مسئلہ فلسطین وکشمیر اور پاکستان کے ایٹمی صلاحیت جیسے اہم وحساس اور قومی وبین الاقوامی موضوعات کے تناظر میں عالمی اور مغربی میڈیا سے مولانا سمیع الحق مدظلہ کے طالبان، افغانستان، معرکہ صلیب وطالبان سے متعلق انٹرویوز کو مرتب فرما کر دنیا پر واضح کیا کہ طالبان کیا تھے کون تھے؟؟

مکاتیب الکریم: اکابر علمائے دیوبند کے قافلہ علم وعزیمت کے معتمد رفیقِ خاص شیخ التفسیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچوی مدظلہ (فاضل دیوبند) کے مبارک ہاتھوں سے مولانا عبدالقیوم حقانی کے نام علمی، ادبی، تاریخی اور اصلاحی مکاتیب کا دلچسپ، انوکھا اور حسین گلدستہ، علوم ومعارف کا گنجینہ، سلف صالحین بالخصوص اکابرِ دیوبند کے واقعات وحکایات کا خزینہ، دلچسپ مشاہدات وتجربات کا نچوڑ، احسان وسلوک کا عطر، علم وادب، امثال واشعار اور لطائف وظرائف کا دلآویز مرقع، بیسیوں جدید وقدیم کتب کا تعارف، فقہ وفتاویٰ کی نادر مثالیں، حکومت وسیاست اور فرقِ باطلہ کا بھرپور تعاقب، تواضع و عبدیت، اخلاص وللّٰہیت اور روحانی معمولات، دلچسپ اس قدر کہ ایک بار پڑھیئے اور پھر بار بار پڑھتے رہیے۔

شریعت بل کا معرکہ : ملک کی تاریخ میں نفاذِ شریعت کی جدوجہد کا روشن باب، ایوانِ بالا سینیٹ اور قومی سیاست میں نظامِ اسلام کی جنگ، آغاز رفتارِ کار، صبر آزما مراحل کی لحہ بہ لحہ روئیداد اور مستقبل کے لائحہ عمل کے علاوہ خارجہ پالیسی، عورت کی حکمرانی، جہادِ افغانستان اور اہم قومی وملی اور بین الاقوامی مسائل پر شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی فکر انگیز گفتگو اور حالاتِ حاضرہ پر سیر حاصل تبصرے۔ مولانا حقانی نے اپنے استاد کے خطبات وتقاریر اور انٹرویوز کو مرتب فرما کر عنوانات بھی لگا چکے ہیں، اور پیش لفظ کی صورت میں ایک جامع مقدمہ بھی تحریر فرمایا ہے۔

حقانی تبصرے : فروغِ علم وادب، ذوقِ مطالعہ اور ترویجِ کتاب کے لئے تبصرہ وتعارف کا مقام کسی سے مخفی نہیں۔ مولانا حقانی نے ۱۶ سال تک ''الحق'' اور پھر ''القاسم'' میں سینکڑوں کتابوں پر تبصرے فرمائے۔ جن میں قرآنیات، تفسیر وحدیث،

فقہ واحکام‘ حکم‘ مصالح‘ سیرت وتاریخ‘ خاندانِ نبوت‘ تذکارِ صحابہؓ‘ تذکرہ وسوانح‘ درسی کتب‘ تعلیقات وشروحات‘ مضامین‘ مقالات ومکتوبات‘ مواعظ وخطبات‘ رسائل وجرائد‘ خصوصی اشاعتیں‘ ادبیات اور ردِ فرقِ باطلہ اور دیگر اہم موضوعات پر مشتمل اپنی نوعیت کی پہلی عظیم علمی دستاویز۔

راہِ حق کے مسافر : مشاہیر علماء‘ مشائخ واکابر‘ زعماءِ ملت‘ مجاہدینِ اسلام‘ ادباء‘ شعراء اور اہم شخصیات کی وفات پر مولانا حقانی کے سحر انگیز قلم سے ''الحق'' و ''القاسم'' کے صفحات میں لکھے ہوئے تعزیتی تأثرات وشذرات کا حسین مجموعہ عنقریب منظر عام پر۔

اسفارِ حج وعمرہ اور تاریخ حرمین شریفین : مولانا عبدالقیوم حقانی کے ۱۹۸۵ء سے تاہنوز اسفارِ حج وعمرہ کی دلچسپ روئیداد‘ مشاہدات‘ تأثرات اور حیرت انگیز واقعات‘ ساتھ ساتھ حرمین شریفین کی مختصر دلچسپ اور روح پرور تاریخ۔ ''القاسم'' کے صفحات میں سلسلہ وار شائع ہونے کے بعد عنقریب منظر عام پر۔

والد کا پیغام اولاد کے نام : مولانا عبدالقیوم حقانی کے سحر انگیز قلم سے ایک دلچسپ‘ انقلاب آفرین‘ مؤثر سوانحی‘ علمی‘ ادبی اور تاریخی مرقع‘ تصحیح کے مراحل سے گذرنے کے بعد پریس میں جائے گی۔

بنیاد کا پتھر : مولانا عبدالقیوم حقانی کے سحر انگیز قلم سے تنظیموں‘ جماعتوں‘ تحریکوں اور اداروں کے اصل روحِ رواں کارکن ہوتے ہیں جن کی حیثیت ''بنیاد کے پتھر'' کی ہوتی ہے۔ کارکن کی محنت‘ لگن‘ اعلیٰ کارکردگی اور مخلصانہ کردار سے انقلاب واقع ہوتے ہیں‘ ایسے ایک مخلص‘ جفاکش‘ نظریاتی اور وفادار کارکن کی دلچسپ کارکردگی اور حیرت انگیز کردار پر فکر انگیز تصنیف‘ کمپوزنگ مکمل ہے۔

باکمال اساتذہ : باکمال اساتذہ‘ ماہرینِ تعلیم‘ تعلیمی مربیین ان کے اندازِ تعلیم وتربیت اور ان کے احسانات علم وقرطاس اُجاگر کرنے کے لئے مولانا عبدالقیوم حقانی نے اپنے مخصوص انداز میں اپنے اساتذۂ کرام کا تذکرہ تحریر فرمایا ہے جو نونہالانِ قوم اور نسل نو کے مستقبل کے لئے رہنما لائحۂ عمل اور روشن مستقبل فراہم کرے گا۔

ماہنامہ ''القاسم'': جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے جامعہ ابوہریرہ منتقلی پر آپ نے ایک علمی اور تحقیقی مجلے کا اجراء فرمایا جو ''القاسم'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ماہنامہ ''القاسم'' نے نہایت قلیل عرصہ میں بہت ترقی کی اور رسائل وجرائد کی دُنیا میں ایک منفرد مقام حاصل کیا۔

ماہنامہ ''القاسم'' نے مختلف اوقات میں خصوصی نمبرات کی اشاعت کا بھی انتظام فرمایا جو حضرت حقانی صاحب بنفسِ نفیس مرتب فرمایا کرتے‘ ان میں سے بعض کا مختصر تعارف درج ذیل ہے :

تذکرہ وسوانح شیخ الحدیث مولانا محمد حسن جان شہیدؒ : شیخ الحدیث مولانا محمد حسن جان شہیدؒ کی پر عزم زندگی‘ علمی و تدریسی کارنامے‘ محدثانہ جلالتِ قدر‘ عالمانہ وقار‘ سینکڑوں مدارس کا قیام وسرپرستی‘ فروغ علم کی لازوال جدوجہد‘ قومی وملی

خدمات لائق صد تحسین کردار انفرادی واجتماعی ان گنت کارہائے نمایاں سیرت واعمال کے ہمہ جہتی پہلوؤں پر مشتمل ایک پورے عہد کی ترجمان دستاویز اکابر علماء ومشائخ کا حضرت شیخ شہیدؒ کے متعلق آراء وتأثرات کا حسین مجموعہ۔

ماہنامہ القاسم کی خصوصی اشاعت مولانا سید اسعد مدنیؒ نمبر : فدائے ملت مولانا سید اسعد مدنیؒ کی پُرعزم زندگی لازوال جدوجہد قومی وملی خدمات قابلِ فخر کارنامے لائق تحسین کردار انفرادی واجتماعی ان گنت کارہائے نمایاں سیرت واعمال کے ہمہ جہتی پہلوؤں پر مشتمل "ایک پورے عہد کی ترجمان دستاویز" معرکۃ الآراء تحریریں گرانقدر مضامین تفصیلی تجزیئے تأثرات ومشاہدات ملی وقومی خدمات فروغ اسلام کے لئے انتھک جدوجہد کی تاریخ فرق باطلہ کا تعاقب اور مغربی سامراج کا مقابلہ علمی مقام اور روحانی عظمتِ شان خوبصورت سرِ ورق عمدہ طباعت بہترین کاغذ مضبوط جلد بندی۔

معارف الکریم : بزرگ عالم دین حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب فاضل دیوبند کے وقیع علمی ادبی تاریخی اور روحانی مضامین کا حسین گلدستہ ہمہ جہتی موضوعات پر رہنمائی علمی اور عملی زندگی کے مؤثر رہنما اُصول اور ہدایت کے سنگِ میل۔

تذکرہ وسوانح حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ : وکیلِ صحابہؓ قائدِ اہلِ سنت مناظر اسلام حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کے حالات زندگی حیرت انگیز واقعات اور مجاہدانہ کارنامے۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر : شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی سیرت وسوانح پر مشتمل ماہنامہ الحق کی خصوصی عظیم تاریخی دستاویز۔

ماہنامہ القاسم کا "فروغِ علم وجہاد نمبر": ماہنامہ القاسم کی سب سے پہلی اشاعتِ خاص جامعہ ابوہریرہ میں اوّلین عظیم اجتماع کی روئیداد افغان زعماء کے انٹرویوز جہادی اہداف ومقاصد طالبان دور کا خوبصورت تاریخی منظر۔

ماہنامہ القاسم کا "تحفظ دینی مدارس نمبر" : تحفظ دینی مدارس کے سلسلہ میں مولانا عبدالقیوم حقانی کے ایک سوالنامے کے جواب میں مشاہیر اہلِ علم زعماء اور رہبرانِ ملت کے مفصل جوابات مولانا عاشق الٰہی (مدینہ منورہ) مولانا سلیم اللہ خان مولانا محمد تقی عثمانی مولانا قاضی عبدالکریم کلاچی فاضلِ دیوبند مولانا قاضی عبداللطیف سینیٹر مولانا مجاہد الحسینی مولانا سعید الرحمٰن دیروی اور مولانا عبدالقیوم حقانی کے وقیع مدلل اور مفصل مقامات کا حسین گلدستہ۔

عالمانہ اور مجاہدانہ تقریریں : ماہنامہ القاسم کی خصوصی اشاعت جناح پارک پشاور میں تحفظ دینی مدارس کانفرنس کے موقع پر مختلف اکابر ومشائخ اور بزرگانِ دین اور جمعیت کے اکابرین علماء، خطباء، مبلغین اور قائدین کے تقاریر کا حسین مرقع۔

ابوحنیفہ ہند مولانا مفتی کفایت اللہؒ نمبر : بڑی سائز، مضبوط جلد ، الجمعیۃ "دہلی" کا ۲۳ رفروری ۱۹۵۳ء اور ۱۳ رمئی ۲۰۰۰ء میں شائع کردہ "مفتی اعظم نمبر" نئی ترتیب اور جدید اضافوں کے ساتھ۔

علامہ سید سلیمان ندوی نمبر : سوانح حیات، مولانا سید سلیمان ندوی، سید سلیمان ندویؒ کے دینی وعلمی خدمات، ایک ہمہ جہت عالم ایک گراں مایہ شخصیت، اجمالی تذکرہ وسوانح، مولانا شبلیؒ کا جانشین، بعض اہم علمی کام، تصانیف کے تراجم، ایک عظیم انشاپرداز، انتخابِ لاجواب، علامہ سید سلیمان ندویؒ کی تفسیری نکتہ سنجیاں، علمِ سیرت کا ایک روشن چراغ، حضرتؒ کا سلوک وتصوف اور طریقۂ تربیت، حکیم الامتؒ سے رجوع اور بیعت، سیرتِ سلیمانی کا عرفانی پہلو، سید سلیمان کا مسلکِ طریقت، چند حسین یادیں، ذوقِ شعروادب، غزل الغزلات، عارفانہ کلام اور تصوف میں مقام، عشقِ رسولؐ! نعتیہ کلام کی روشنی میں، سفرِ آخرت وغیرہ دلچسپ' حیرت انگیز اور ناقابل فراموش واقعات کا حسین گلدستہ' خوبصورت چار کلر ٹائٹل، کمپیوٹر کمپوزنگ، عمدہ طباعت، اور بہترین کاغذ۔

ماہنامہ القاسم کی خصوصی اشاعت علامہ شبیر احمد عثمانی نمبر : علامہ شبیر احمد عثمانی کی سیرت وسوانح' جامعیت کردار' اوصاف وکمالات' علمی کارنامے' تفسیر عثمانی کی عظمت وافادیت' سیاسی' قومی وملی خدمات' تصنیف وتالیف اور افادات' ایک جامع تاریخی دستاویز۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نمبر : عالم اسلام کے عظیم رہنما، بین الاقوامی شہرت کے حامل، مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی سیرت وسوانح، اخلاق واعمال، دعوت وتبلیغ، اتحادِ اُمت کی مساعی اور تصنیف وتالیف کا جامع اور مفصل تذکرہ۔ ماہنامہ ''القاسم'' کی خصوصی اشاعت۔

عظیم فتنہ : تصوف وسلوک' مراقبہ' اور روحانیت کے عنوان سے جدید دور کے دجل وتلبیس کے خطرناک فتنہ کا بھرپور تعاقب

نصابِ تعلیم ونظامِ تعلیم : جناب پروفیسر گوہر زمان صاحب پرنسپل فرنٹیئر چلڈرن اکیڈمی حیات آباد پشاور کی دعوت پر مولانا عبدالقیوم حقانی کا جدید اہلِ علم حضرات سے خصوصی خطاب۔

مکتوباتِ نبوی : مختلف حکمرانوں کے نام حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل مکاتیبِ مقدسہ کا عکس مبارک' واضح عربی تحریر' اردو ترجمہ اور مکمل تاریخی پسِ منظر۔

حقانی وظائف : قرآنِ پاک کی آخری سورتوں کے فضائل وبرکات' نبوی معمولات کے مبارک ثمرات' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلقین وہدایات' عوارض وامراض' حادثات وخطرات اور ہمہ جہتی اندیشہ ہائے مضرات سے حفاظت اور عمل کرنے والوں کے لئے نبوی بشارات' ایک انمول حقانی روحانی تحفہ۔

دَ ژوندآداب (پشتو) : امام ابوحنیفہؒ کی طرف سے اپنے شاگردوں کو وصیت، علماء، فضلا اور طلبہ کیلئے دستور العمل۔

اللہ تعالیٰ حضرت حقانی صاحب کو عمرِ نوح عطا فرمادیں تاکہ زیادہ سے زیادہ مادرِ علمی جامعہ دار العلوم حقانیہ اور اس کے مشائخ واساتذہ کا نام روشن کریں۔ (آمین ثم آمین

مولانا محمد الیاس ندوی بھٹکلی

خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد

۳/۴ سال پہلے کی بات ہے، میں اپنے گھر سے جمعہ کی نماز کے لیے اپنے اسکوٹر پر جامع مسجد جارہا تھا، شمس الدین سرکل سے پہلے پٹرول پمپ کے پاس میرے ایک دوست سے راستہ چلتے ملاقات ہوگئی، جیسے ہی انہوں نے مجھے سلام کیا تو جوابی سلام کے بعد میری زبان سے بے ساختہ یہ جملہ نکل گیا کہ ارے بھائی! یہ تمہاری اسکوٹر ہے یا آٹو رکشا؟ وہ دراصل اپنے تین بچوں کے ساتھ چار سواریوں کا بوجھ اس مظلوم گاڑی پر ڈھو رہے تھے، میرے اس بے تکلف تفریحی لیکن طنزیہ جملے سے ان کے شرمندہ ہونے کا اندازہ مجھے اس بات سے ہوا کہ وہ ہنستے ہوئے اپنی گاڑی کو بڑی تیزی سے آگے بڑھا گئے، ایک دو مہینے بعد رات کے وقت میں اپنے آفس سے گھر جارہا تھا کہ میرے اسی دوست کا اسی راستہ میں اتفاق سے پھر سامنا ہوا، آج وہ اپنی گاڑی پر اکیلے تھے، میرے قریب آکر انہوں نے اس کی رفتار دھیمی کی اور بڑی آواز سے مجھے سلام کیے بغیر صرف یہ جملہ سنا کر آگے بڑھ گئے، ارے یہ کیا! میں تو اپنے اسکوٹر کو بقول آپ کے چند ہفتے پہلے رکشہ بنایا ہوا تھا، آج تو آپ اپنی اسکوٹر کو ٹرک یا بس بنائے ہوئے ہیں، ان کے اس جملہ کے فوراً بعد میرا ان سے زیادہ شرمندہ اور بور ہونا فطری امر تھا، میں نے جیسے ہی اپنی گاڑی کا جائزہ لیا تو میری گاڑی پر سامنے دو اور پیچھے دو میرے بچے بیٹھے ہوئے تھے اور پانچواں میں تھا، قریب سے گذرنے والوں کے لیے کسی چھوٹے [illegible] میری گاڑی کا نظارہ نہیں تھا، یہ واقعہ اگرچہ ایک تفریحی مکالمہ پر ختم ہوا جس کو میرے دوست شاید بھول گئے، لیکن میں اس کو اپنے حافظہ سے محو نہیں کرسکا، حدیث شریف کی روشنی میں اس میں میرے لیے بڑا سبق تھا جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے''۔

آج ہمارا حال کچھ یوں ہے، میں روزانہ غلطیاں کرتا ہوں، مجھے اس کا احساس تک نہیں ہوتا، لیکن سامنے والے کی ایک چھوٹی غلطی بھی مجھے پہاڑ کے مانند نظر آنے لگتی ہے اور میں اس کا چرچا کرنے لگتا ہوں، میں خود برابر نا[illegible] کاموں میں مبتلا ہوں، مجھے اس کا اعتراف بھی نہیں، لیکن میرے مقابل ساتھی کا مکروہ عمل بھی میری آنکھوں میں کانٹا بن کر چبھتا ہے، میں فرائض وواجبات میں بھی کوتاہی کرتا ہوں، اس پر مجھے ندامت بھی نہیں، لیکن اپنے حریف کی سنتوں اور نوافل کی کمی بھی مجھے کھٹکتی ہے اور میں اس کو اس پر طعنہ دیتا ہوں، میں روزانہ بدزبانی کروں اس کی شدت کا مجھے احساس بھی نہیں، لیکن اپنے دوست کی زبان سے خلاف مروت وخلاف ادب نکلنے والا جملہ (بقیہ صفحہ نمبر ۵۷ پر)

محمد جاوید اختر ندوی

عالم اسلام کی خبریں

ہالینڈ کے مشہور ترین مجلہ کے سرورق پر ایک باحجاب ترک خاتون کی تصویر: ''مرگریٹ'' نامی ہالینڈ کے معروف ومشہور مجلہ نے اپنے حالیہ اشاعت کے سرورق پر ایک ترک باحجاب خاتون کی تصویر شائع کی' اس خاتون کا نام ''مرجیماک'' ہے جو ہالینڈ کے دارالحکومت ''امسٹر ڈام'' میں رہتی ہے اور ۳۴ برسوں سے بڑی مستعدی اور سرگرمی کے ساتھ رفاہی اور سوشل کام انجام دے رہی ہے۔ ترک نژاد ''مرجیماک'' نے ترکی کی ایک خبر رساں ایجنسی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا: کہ ''مرگریٹ'' میگزین نے اس کی تصویر کو اپنے سرورق پر شائع کیا ہے' اور یہ ایک مکمل باحجاب خاتون کی تصویر ہے' اس کی وجہ اس کی متعدد رفاہی خدمات ہیں اور اس نے اپنے آپ کو ہالینڈی معاشرہ میں قابل قبول بنالیا ہے' اور کہا کہ یہ ہالینڈ میں ترکی معاشرہ بڑی کامیابی ہے۔

''مرجیماک'' نے مزید کہا کہ وہ ۱۹۷۶ء سے ہالینڈ میں رہ رہی ہے مگر اس پورے ۳۴ رسال میں اس کو کسی طرح کی مشکلات کا سامنا نہیں ہوا اور اس نے ہالینڈ میں مکمل تعلیم کے دوران اسکول کالج اور یونیورسٹی میں بھی حجاب کا استعمال کیا۔ مذکورہ خاتون نے ہالینڈ میں اپنی زندگی کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ میں نے کسی سیاسی جماعت یا مسئلہ میں حصہ نہیں لیا اور اکثر اوقات جب میں ہالینڈی خواتین سے حجاب کے استعمال کی وجوہات اور اسکے تحفظات بتاتی ہوں تو وہ سب بہت متاثر ہوتی ہیں اور مثبت جواب دیتی ہیں' اس سے مجھے یہ نتیجہ ملا کہ جب تک انسان صحیح راستہ پر قائم رہتا ہے اور خدا کی ذات پر اعتماد قائم رکھتا ہے تو مشکلات کو آسانی سے برداشت کر کے آگے بڑھ سکتا ہے۔

سوئٹزرلینڈ میں بغیر منارہ والی پہلی مسجد کا افتتاح: سوئٹزرلینڈ میں مساجد کے میناروں پر پابندی کے بعد پہلی مسجد بغیر منارہ کے تعمیر ہوئی جس کے افتتاح میں ۳۰۰ رسے زائد افراد شریک ہوئے یہ مسجد سوئٹزرلینڈ دارالحکومت کے ساحلی شہر ''اوسٹر موںڈیکن'' میں ترک مسلم کمیٹی نے قائم کی ہے' مسجد کے ساتھ ایک لائبریری بھی ہے' اور ایک بڑا کانفرنس ہال بھی ہے۔ یہ مسجد ایک پرانی عمارت میں قائم کی گئی ہے جو اس سے قبل ''نبیذ'' تیار کرنے کے لئے استعمال ہوئی تھی' دوسال قبل ترک مسلم کمیٹی نے اس کو خرید لیا' اسی وقت سے اس عمارت کو مسجد میں تبدیل کرنے کے لئے تعمیراتی کام شروع ہو گئے اور ۲۶ رنومبر ۲۰۰۹ء کو سوئٹزرلینڈ میں میناروں کی تعمیر پر مکمل پابندی عائد کردی گئی اس لئے اس میں منارے نہیں بنائے گئے۔

کمیٹی کے صدر ''حسن ایرماک'' نے کہا کہ یہ مسجد صرف مسلمانوں کیلئے ہے مسجد میں دوسرے حضرات داخل

نہیں ہوں گے، لیکن اس کی لائبریری سب کے لئے ہے، اس سے تمام لوگ استفادہ کر سکتے ہیں، مسجد کی افتتاحی تقریب میں دونوں عیسائی فرقے (کیتھولک اور پروٹسٹنٹ) کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔

روسی زبان میں سیرت نبوی ﷺ پر پہلی کتاب: ماسکو میں "مرکز النشر العلمی" نے روسی زبان میں سیرت نبوی ﷺ پر پہلی کتاب شائع کی، اس کی تصنیف میں دو اسکالروں (ڈاکٹر نتالیا لیفر یموفا اور ڈاکٹر توفیق ابراہیم سلام) کا حصہ ہے۔ یہ کتاب سیرت نبوی ﷺ پر روسی زبان میں پہلی کتاب مانی جارہی ہے، اس میں سیرت ابن ہشام اور دیگر مراجع ومصادر پر اعتماد کیا گیا، پہلی جلد میں حضرت محمد ﷺ کی سیرت پر بھرپور روشنی ڈالی گئی اور آپ ﷺ کی پیدائش، نزول وحی مکہ میں دعوت اسلام کا آغاز اور مکی توقعات وحالات بیان کئے گئے ہیں، جب کہ دوسری جلد میں ہجرت مدینہ اور اس کے بعد کے حالات لکھے گئے ہیں، کتاب کی ترتیب میں اور سیرت کے واقعات وحالات کے بیان کرنے میں لائق مصنفین نے قرآنی آیات، احادیث نبوی بالخصوص صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن ترمذی اور سنن نسائی وغیرہ پر اعتماد کیا۔ (بشکریہ تعمیر حیات لکھنؤ)

بقیہ صفحہ ۵۵ سے

(عالم اسلام کی خبریں)

بھی میرے لیے بھاری ہے، میں کسی کا دل دکھاؤں، کسی کو طعنہ دوں، کسی کو سب کے سامنے رسوا کروں، اس کو عار دلاؤں جائز ہے، لیکن میرا کوئی ساتھی اصلاح کی نیت سے بھی مجھے اپنی غلطی پر ٹوکے، مجھے سمجھانے کی کوشش کرے تو میں چراغ پا ہو جاتا ہوں، میں فضول خرچی کروں تو یہ سخاوت، میرا مقابل یہی کرے تو اسراف، میں کسی کو سب کے سامنے ڈانٹوں تو یہ حق گوئی، اور سامنے والا کرے تو یہ طعنہ زنی وتوہین،

خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد   جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

یہ ویسے ہی ہے جیسے اوپر کے واقعہ میں آپ نے دیکھا، میرے اس دوست کا تین چھوٹے بچوں کو لے کر اپنے اسکوٹر پر جانا مجھے معیوب لگا حالانکہ وہ اپنی مالی حیثیت سے مجبور تھا، لیکن میری مالی حیثیت مستحکم اور اس سے دس گنا اچھی تھی اس کے باوجود میرے لئے یہ حالت معیوب نہیں تھی، اس پر راستہ چلتے مسافر اور راہ گیر مجھے دیکھ کر کیا سوچتے ہونگے، مجھے اس کی فکر بھی نہیں تھی "میں پیئوں تو حلال تم پیئو تو حرام"۔

ایسے واقعات ہماری زندگی میں روزانہ پیش آتے ہیں، یہ الگ بات ہے کہ ہم نبوی ہدایات کی روشنی میں اس کا تجزیہ کرکے اپنی اصلاح کی کوشش نہیں کرتے، اگر ہم صرف اسی ایک حدیث کو جس میں مسلمان کو مسلمان کا آئینہ کہا گیا ہے اپنے لیے مشعل راہ بنائیں تو ہمارے معاشرہ میں پائی جانے والی دو تہائی تلخیوں کا ازالہ ہو اور ہر دن ہم دسیوں گناہوں سے بچیں۔

افکار و تاثرات بنام مدیر:

میڈیا کے ذریعے پھیلائی جانے والی فحاشی کے خلاف موثر اقدام کی ضرورت

از :ڈاکٹر محمد اسلم سیال ۔ پروفیسر مہر عبدالرحمٰن ۔ محمد طارق سیال (جھنگ صدر)
جناب محمد الیاس گھمن

مکرمی! التماس ہے کہ ٹیلی ویژن اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعے کبھی اشتہار بازی کی آڑ میں اور کبھی کیٹ واکس ۔ملبوسات کی نمائش اور دوسرے بہانوں سے جس طرح فحاشی کا پرچار کیا جارہا ہے' وہ آپ نے خود بھی ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ ایک طرف تو Human Resource Development کا نعرہ لگایا جاتا ہے' اور دوسری طرف نوجوان نسل کی تعمیری صلاحیتیوں کو جنسی بے راہ روی کی آگ میں دھکیل کر بھسم کیا جارہا ہے' نہ صرف نوجوان نسل پر بلکہ ازدواجی زندگی بسر کرنے والے افراد کی زندگیوں پر بھی بے راہ روی کی اس مسلسل ترغیب کے ناخوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ دوسرے ممالک کے لوگ اسلامی تعلیمات کا عملی مظاہرہ دیکھنے کیلئے پاکستان کا رخ کرتے ہیں' لیکن یہاں انہیں کرپشن اور فحاشی کا دور دورہ دیکھ کر مایوسی ہوتی ہے' بعض لوگ فحاشی کا جواز مہیا کرنے کے لئے دلیل گھڑتے ہیں' کہ اگر ہم یہ کچھ نہیں دکھائیں گے' تو لوگ دوسرے ممالک کی نشریات سے دیکھ لیں گے' یہ کہنا ایسے ہی ہے' کہ اگر ہم چکلے قائم نہیں کریں گے' تو لوگ دوسروں کے چکلوں میں چلے جائیں گے' اسلام بے چینی و جرائم سے پاک خوشگوار انسانی معاشرہ قائم کرنے کی راہ دکھاتا ہے' اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اداروں کو اس کی عملی تعبیر دنیا کو دکھانی چاہیے۔ اگر کچھ افراد اس کے باوجود اپنی ہوس کی تسکین کے لئے دوسرے ذرائع تلاش کرتے ہیں تو اس کی ذمہ داری دنیا و آخرت میں خود انہی پر ہوگی۔ نہ صرف ملکی آبادی کی اکثریت بلکہ دوسرے ممالک کے اکثر لوگ بھی انسداد فحاشی کے اقدام کو پسند کریں گے۔ ہوس زر میں خواتین اور نوجوان لڑکوں کو نیم عریاں لباس پہنا کر ان سے مخلوط رقص' بے ہودہ حرکتیں اور ذو معنی مکالمے ادا کرانا انسانیت کی تذلیل ہے۔ منشیات کی طرح فحاشی کے تباہ کن اثرات بھی اب سامنے آرہے ہیں' اجتماعی زیادتیاں' معصوم بچوں اور بچیوں پر بہیمانہ جنسی تشدد اور پھر اکثر اوقات قتل اور جبری بدکاری کی فلمیں بنا کر مظلوم خواتین کو مسلسل مجبور و ہراساں رکھنے کے واقعات تیزی سے بڑھتے چلے جارہے ہیں۔

درخواست ہے کہ کم از کم دو ضابطے فوراً جاری کئے جائیں۔

☆ ذرائع ابلاغ کے سامنے آتے وقت خواتین سروں پر دوپٹہ یا سکارف لے کر آئیں۔ اور باقی جسم پر بھی

لباس مناسب اور مکمل ہونا چاہیے۔ یہی ضابطہ اسمبلیوں اور دیگر اداروں میں فرائض سرانجام دینے والی' بازاروں میں اور منظر عام کے دیگر مواقع پر جانے والی اور کھیلوں میں شرکت کرنے والی خواتین کے لباس کے متعلق بھی رہنمائی مہیا کرے گا۔ ہمیں دوسروں کی نقالی کرنے کی ضرورت نہیں۔ قرآن مجید کی یہی ہدایت ہے کہ خواتین برہنہ سر اور نیم عریاں لباس میں غیر مردوں کے سامنے نہ آئیں۔ مختلف حیلوں بہانوں سے عورتوں کو عریاں سے عریاں تر کر کے ذرائع ابلاغ پر لانے کا رجحان ختم ہونا چاہیے۔

☆ ذرائع ابلاغ پر مردوں اور عورتوں کے جسمانی اختلاط کا خواہ وہ سینوں کو سینوں سے ملا کر ہو یا سروں کو سروں سے ملا کر یا جسم کے دوسرے حصوں کو ملا کر ہو دکھایا جانا ممنوع قرار دیا جائے۔ اور اس کے خلاف ورزی کرنے والے ذرائع ابلاغ کے اداروں' ایسے اشتہار تیار کرانے والے افراد و اداروں اور ایسے اشتہار تیار کرنے والی اشتہاری ایجنسیوں کے لئے سزا مقرر کی جائے۔ اگر فحاشی کے اس بڑھتے ہوئے پرچار کو نہ روکا گیا اور جنسیت کے تاجر ہوس زر کی خاطر جنسی بدنہادی و بے راہ روی کے مکروہ مناظر اسی طرح ذرائع ابلاغ پر دکھاتے رہے تو نہ صرف نوجوان نسل بلکہ پورا معاشرہ تخریب وتباہی کی طرف دھکیلا جاتا رہے گا۔ فحاشی کی فوری روک تھام اب وقت کا تقاضہ ہے۔ آپ سے اس بارہ میں مؤثر کردار ادا کرنے کے لئے درخواست ہے۔ نوازش ہوگی۔ آپ کے مخلصین:

ڈاکٹر محمد اسلم سیال ۔ پروفیسر مہر عبدالرحمٰن ۔ محمد طارق سیال (جھنگ صدر)

جب مسلمان اٹھ کھڑے ہوں تو......!

جب اہل اسلام طاغوت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں تو ان کو روکنا امریکا کے حواری تو کجا خود امریکا کے بھی بس کا روگ نہیں۔ اہل اسلام نے جب بھی اتحاد کی راہ ہموار کی اور باہم شیر وشکر ہوئے تو دشمن اس کے سامنے گھٹنے ٹیکتے دیکھے تو اپنے ضمیر کی صدا پر "لبیک" کہتے ہوئے غیرت کی وہ عملی مثال رقم کی جس کی نظیر پچھلے کئی عشروں میں ملنا دشوار ہے۔

امریکی آقا کی گود میں کھیلنے والے مصری صدر حسنی مبارک نے جب اہل اسلام کے تیور بدلتے دیکھے تو ٹھٹک کر رہ گیا...... ان کو کیا ہوا؟؟ یہ لوگ میرے خلاف کیوں جمع ہو گئے؟؟ خمار آلود آنکھوں سے جب اس نے حقیقت کا شفاف چہرہ دیکھا تو ایک بار پھر خود کو سنبھالا اور راتوں رات "فرمان شاہی" جاری کیا کہ "اگر میں نے صدارت چھوڑی تو اخوان المسلمون قابض ہو جائے گی۔"

لیکن...... ادھر عزم مصمم سے سرشار مصری عوام تھے جنہوں نے ایک ہی مطالبہ رکھا کہ "ہم میں سے کوئی ایک شخص بھی اس وقت تک یہاں سے نہیں جائے گا جب تک حسنی مبارک صدارت کی کرسی سے نیچے نہیں آتا۔"

پھر کیا ہوا؟؟ وہی جو بزدل حکمران آخر وقت میں کرتے ہیں؛ عوام پر ظلم وتشدد، ان کو گاڑیوں سے روندا، سول وردی میں پولیس کے ذریعے تشدد کرایا اور کئی بے گناہ شہریوں کو دھونس دھمکا دیے۔ لیکن میں نے کہا نا کہ جب مسلم اٹھ کھڑے ہوں تو......! تو پھر اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتے جب تک اپنی بات کو منوا نہ لیں۔

پھر وہی ہوا...... یعنی حسنی مبارک کو رخصتی مبارک کے زمزمے سننے پڑے، لیکن اب بھی جب تک مصری عوام اپنا حکمران کسی صالح اور خدا ترس شخص کو نہیں بناتے اس وقت تک مصر میں وہی بدامنی اور انارکی قائم رہے گی، مصری عوام کے دو امتحان تھے ایک ظالم وجابر حکمران کا تختہ الٹنا اور دوسرا امتحان کسی منصف مزاج شخص کو اپنا حکمران بنانا۔ ایک میں انہوں نے مکمل کامیابی حاصل کرلی ہے اللہ ان کو دوسری کامیابی سے بھی ہم کنار کرے۔

ادھر دوسری طرف وطن عزیز پاکستان ہے جو اس وقت انتہائی حساسیت کا حامل بنا ہوا ہے قانون توہین رسالت میں ترمیم کا مسئلہ ہو یا ریمنڈ ڈیوس کی رہائی یا سزا کا؟ حکومت دوراہے پر کھڑی سوچوں کی دنیا میں گم صم ہے، قانون توہین رسالت کے بارے میں تو واضح اعلان ہو چکا ہے کہ اس میں کسی طرح کی کوئی ترمیم نہیں کی جائے گی۔

یہ کیوں ہوا؟ یہ بھی اس لئے کہ کراچی میں 10 لاکھ افراد اور لاہور میں کم وبیش 8 لاکھ افراد نے یک زبان ویک جان ہو کر اس کا فیصلہ کرلیا تھا کہ اس میں ترمیم قطعاً کسی صورت بھی برداشت نہیں کی جائے گی ورنہ حکومت کو وہ دن دیکھنا پڑے گا۔ جسے دیکھنے کا وہ یارا نہیں رکھتی۔

امریکی پوپ بنی ڈکٹ اور یورپی پارلیمنٹ نے بھی ''مفت مشورے'' ارشاد فرمائے کہ ''قانون توہین رسالت میں ترمیم کرلی جائے اور آسیہ بی بی...... جس نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بے ہودہ زبان استعمال کی تھی...... کو رہا کر دیا جائے۔'' لیکن پاکستان کے عوام نے خصوصاً مسلم قیادت نے اس آڑے وقت میں اپنی قوم کی قیادت کا حق ادا کر دیا کہ اس قانون میں ترمیم کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔ یہاں ہم حکومت کے اس اقدام کی تحسین کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور پر امید ہیں کہ آئندہ بھی وہ کسی بیرونی دباؤ کو قبول کیے بغیر اپنے نظام کو مزید بہتری کی طرف لائیں گے۔ ــــ اب رہا مسئلہ ریمنڈ ڈیوس کا!! ریمنڈ ڈیوس یہ تین بے گناہ پاکستانی شہریوں کا اعلانیہ قاتل ہے۔ رنگے ہاتھوں اس کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ــــ ایک مسلم اسٹیٹ میں اسلام دشمن اتنا منہ زور کب سے ہو گیا ہے کہ وہ یہاں کے باشندوں کو کچل کر دندناتا رہے......! ایسا کبھی نہیں ہوگا!! ساری دنیا کا کفر کان کے پردے کھول کر سن لے ہم مسلمان باہم رحماء بینھم اور تمہارے لیے اشداء علی الکفار۔ اس لیے اگر ہمارے اسلام، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ہمارے کسی بھی پاکستانی کے خلاف تم نے نظر اٹھائی تو تمہیں ایسے انجام سے دوچار ہونا پڑے گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ــــ اے اللہ! اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اسلام، اہل اسلام، پاکستان اور اہل پاکستان کی حفاظت فرما۔ آمین

جناب شفیق الدین فاروقی

دارالعلوم کے شب وروز

حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کی مصروفیات: گزشتہ دنوں 9 فروری بروز بدھ پشاور میں ایک عظیم الشان دفاع اسلام واستحکام پاکستان کنونشن کا انعقاد پردہ باغ کے وسیع وعریض سبزہ زار میں منعقد ہوا جس کی صدارت و سرپرستی حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے فرمائی۔ کنونشن میں ملک بھر کے چوٹی کے علمائے کرام، خطباء حضرات اور جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ تمام اہم عہدیدار اور ارکان نے بھرپور تعداد میں شرکت کی۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع سے ہزاروں کارکنوں نے اس عظیم الشان کنونشن میں جوق در جوق شرکت کی۔ کنونشن میں ملک وملت کو درپیش اہم مسائل پر غور وخوض کیا گیا اور کئی قراردادیں بھی پاس کی گئیں۔ اس سے ایک روز قبل 8 فروری بروز منگل دارالعلوم حقانیہ میں حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کی صدارت میں جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نومنتخب مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں چاروں صوبوں سے نومنتخب اراکین شوریٰ نے شرکت کی۔ اور جمعیت علماء اسلام کے نومنتخب سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرؤف فاروقی صاحب نے چاروں صوبوں کی تفصیلی رپورٹ اور آئندہ کا لائحہ عمل پیش کیا ۔طویل اجلاس کے آخر میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے موجودہ ملکی اور بین الاقوامی سیاسی صورتحال پر اہم اور پُرمغز خطاب فرمایا۔ اجلاس میں امریکی مداخلت، ریمنڈ ڈیوس کیس، ڈرون حملوں، مہنگائی، کرپشن، اور تحفظ ناموس رسالت اور خصوصاً عالم عرب میں عوامی انقلاب کے اثرات پر بھی خصوصی توجہ مرکوز رہی۔ اور اسی طرح پورے ملک میں جماعت کو منظم اور فعال بنانے پر غور وخوض کیا گیا۔__ اسی طرح حضرت مولانا مدظلہ 27 فروری کو مردان دارالعلوم تعلیم الاسلام لوند خوڑ میں منعقدہ ''دفاع اسلام وناموس رسالت کنونشن'' تشریف لے گئے اور کنونشن سے خطاب فرمایا۔ مولانا مدظلہ نے لوند خوڑ کے دورہ کے موقع پر حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ کے خالہ زاد بھائیوں مولانا عزیز الرحمٰن او رمولانا عبید الرحمٰن کی وفات پر ان کے گھر جاکر خاندان کے افراد اور ان کے صاحبزادوں اور مولانا فضل سبحان صاحب سے تعزیت کی۔ اسی طرح واپسی میں شیر گڑھ میں مولانا غلام یحییٰ حقانی صاحب سے دارالعلوم کے فاضل مولانا زبیر شاہ حقانی کی وفات پر بھی تعزیت کی۔

دارالعلوم کے وسطانی امتحانات: جامعہ کے چار ماہی تفصیلی امتحانات کا سلسلہ بروز ہفتہ ۱۹ فروری سے شروع ہوکر منگل ۲۲ فروری تک جاری رہا۔ صبح آٹھ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے اور بعد ظہر ڈیڑھ بجے سے سوا چار بجے یعنی روزانہ دو پرچوں میں طلبا شرکت کرتے رہے۔ قریباً سوا تین ہزار طلبہ کے لئے محل الامتحانات کا انتخاب بھی مشکل مرحلہ ہوتا ہے مگر اللہ کے کرم سے ادارہ کے چھوٹے بڑے ہالوں اور وسیع صحن اور مسجد کی موجودگی سے یہ مرحلہ حسن وخوبی سے اختتام پذیر ہوا البتہ اس بار موسم کی ناسازی، وقتاً فوقتاً ابر رحمت کے نزول کی وجہ سے صحن میں بیٹھے چھ صد طلباء کو بعض

پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ شیخ الحدیث حضرت محمد انوار الحق صاحب کی ہمہ وقت نگرانی، تعلیمی کمیٹی و عملہ اور تمام نگران اساتذہ کی بے حد توجہ اور محنت سے اس مشکل پر جلد قابو پالیا گیا۔ چند سالوں سے دارالعلوم حقانیہ کے معمول کے مطابق ہر ماہ یا بصورت عذر ڈیڑھ ماہ میں ایک دن ہر درجہ کے تمام طلبا سے باقاعدگی کے ساتھ جملہ کتب کا تحریری امتحان لیا جاتا ہے۔ امسال بھی اسی طریق کار پر عمل ہو رہا ہے۔ وسطانی تفصیلی امتحان کے بعد ۲۳ فروری سے ۳ مارچ بروز جمعرات تک دارالعلوم میں تعطیل رہی۔ اب بحمدللہ ۵ مارچ سے اسباق کا سلسلہ جاری ہو چکا ہے۔

بی بی سی ورلڈ ٹیلی ویژن کے صحافیوں کی دارالعلوم آمد اور حضرت مہتمم صاحب سے تفصیلی انٹرویو:

گزشتہ ہفتے بی بی سی ورلڈ ٹیلی ویژن (لندن) کی چار رکنی ٹیم دارالعلوم حقانیہ تشریف لائی۔ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے موجودہ ملکی اور بین الاقوامی حالات پر طویل انٹرویو ریکارڈ کیا۔ انٹرویو میں پاکستان، افغانستان کے حالات اور خصوصاً افغانستان میں امریکی مداخلت اور اس کے انخلاء کے متعلق تفصیلی سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ بی بی سی کی یہ ٹیم فارسی زبان میں یہ انٹرویو نشر کرے گی۔ یہ نشریات افغانستان، ایران اور دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کی جائے گی۔ اسی طرح حضرت مہتمم صاحب مدظلہ سے ملاقات کے لئے سابق وزیر اطلاعات ونشریات اور موجودہ سینیٹر جناب محمد علی درانی صاحب بھی دارالعلوم تشریف لائے اور انہوں نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے موجودہ ملکی حالات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ اور مختلف باہمی موضوعات و مسائل پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی رائے لی

حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب کے والد گرامی حضرت مولانا شمس الرحمٰن صاحب کی رحلت:

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل، سابق ممتاز مدرس اور جامعہ عثمانیہ پشاور کے مہتمم حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب کے والد گرامی مولانا شمس الرحمٰن صاحبؒ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ موت سے کسی مسلمان کیلئے انکار تو ممکن نہیں۔ ہر ذی روح کو اپنے مقررہ وقت پر اس دنیا سے جانا ہی ہے، مگر بعض حضرات کا دار بقاء کی طرف رخصت ہونے کا سانحہ ورثا اور متعلقین کے لئے اتنا بھاری ہوتا ہے کہ اگر ہزاروں بار ان کو بھلانے کی کوشش کی جائے، تو بھولنا ناممکن ہوتا ہے ان عظیم مغتنمات میں دو عظیم ہستیاں والد اور والدہ کی ہیں، جن کی خوشنودی اور راضی رکھنے میں اللہ اور اسکے رسول کی رضا مضمر ہے ہی۔ بحمدللہ مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب ایک جید عالم دین کی حیثیت سے ایسے جانکاہ صدمہ کے موقع پر صبر و شکر کے اجور سے بخوبی واقف ہیں۔ حضرت مولانا شمس الرحمٰن صاحب صالح و باکردار اور خوف خدا رکھنے والے شخصیت تھے، ان کی سب سے بڑی خوبی اور نیکی مفتی صاحب کی صورت میں ان کا بہترین صدقہ جاریہ ہے، مرحوم کے جنازہ میں دارالعلوم حقانیہ کے نائب مہتمم شیخ الحدیث مولانا انوار الحق نے بیلیاں نزد اوگی میں شرکت کر کے جنازہ پڑھایا۔ حضرت مفتی صاحب کے پشاور واپسی پر جامعہ حقانیہ کے مہتمم حضرت شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے بمعہ وفد جامعہ عثمانیہ پشاور تشریف لے جاکر ان سے تعزیت کی۔ رب کائنات مرحوم کو جنت الفردوس کے مدارج عالیہ پر فائز فرما کر حضرت مفتی صاحب ان کے جملہ اعزہ واقارب کو صبر جمیل سے نوازیں۔ نیز ''الحق'' کے سابق کاتب عبداللطیف کیلانی کے بھائی محمد صدیق صاحب جو ان دنوں شدید علیل ہیں، قارئین الحق سے انکی صحت یابی کیلئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

ادارہ

تعارف وتبصرہ کتب

کتاب: اشاریہ (محرم ۱۴۱۹ھ تا ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ رمئی ۱۹۹۸ء تا دسمبر ۲۰۱۰) ماہنامہ القاسم خالق آباد نوشہرہ

مرتب: محمد شاہد حنیف (انچارج شعبہ رسائل وجرائد ماہنامہ محدث لاہور) ضخامت: ۲۱۸ صفحات۔ قیمت درج نہیں

ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد ضلع نوشہرہ۔ خیبر پختونخوا پاکستان

ملک وملت کے نامور ادیب وخطیب اور مشہور اہل قلم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کا نام سنتے ہی قرطاس وقلم ذوق مطالعہ شوق تحریر، تصنیف وتالیف وعظ وتذکیر اور تبلیغ وتدریس کا نقشہ دل ودماغ پر مرتسم ہو جاتا ہے کیونکہ ان تمام مختلف النوع میدانوں میں آپ یکساں طور پر مصروف کار ہیں، جس پر بجا طور پر عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے لیکن یہ خدا کی دین ہے یہ انسان کے بس کی بات نہیں۔ اللہ نے آپ کو موفق من اللہ قلم سے نوازا ہے، اس لئے سال کے اندر آپ کی پانچ چھ تصانیف منصۂ شہود پر آتی ہیں۔ ـــ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں آپ نے تدریس کے ساتھ ساتھ ماہنامہ الحق کی ادارت سنبھالی اور تقریباً ۱۵ رسال تک نہایت احسن طریقے سے اس بارگراں سے عہدہ براہوئے۔ اس کے بعد جب آپ نے اپنے ادارہ جامعہ ابوہریرہ کی بنیاد رکھی تو وہاں سے ۱۴۱۹ھ ر۱۹۹۸ء میں القاسم کے نام سے ماہنامہ جریدے کا اجراء کیا۔ اور آج تک بغیر کسی تاخیر وتوقیف کے اس کی اشاعت تسلسل اور تواتر سے جاری ہے۔ اسی دوران آپ نے اس کی مختلف خصوصی اشاعتیں شائع کیں جو کہ علمی اور مطالعاتی دنیا سے بھرپور خراج تحسین وصول کر چکی ہیں اور یہ بات بے جا نہ ہوگی کہ ماہنامہ القاسم کی خصوصی اشاعتوں کی تعداد دیگر تمام معاصر مجلات سے زیادہ ہے۔

زیر تبصرہ کتاب ماہنامہ القاسم کے ۱۳ رسال میں شائع ہونے والے ۱۲۸ رشماروں کے ۱۰۶۲۶ رصفحات میں ۱۰۰ مصنفین کے ۲۵۰۰ مقالات ونگارشات اور ایک ہزار کے قریب کتابوں پر تبصروں کا ایک سو موضوعات پر مشتمل اشاریہ ہے۔ جسے جناب محمد شاہد حنیف صاحب (انچارج شعبہ رسائل وجرائد ماہنامہ محدث لاہور) نے جدید اور تحقیقی انداز میں مرتب کیا ہے۔ موصوف کو اللہ تعالیٰ نے اس باب میں خصوصی ملکہ عطا فرمایا ہے۔ آپ نے کئی رسائل وجرائد کے اسی انداز میں انڈکس اور اشاریئے ترتیب دیئے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک کا پینتالیس سالہ اشاریہ بھی ترتیب دیا ہے جو دیدہ زیب اور اعلیٰ کاغذ پر زیور طباعت سے آراستہ ہو چکا ہے۔

مرتب عمومی وضاحت کے ضمن میں رقمطراز ہیں: تمام موضوعات کو مختلف موضوعات میں تقسیم کر کے درج کیا گیا ہے۔ کسی بھی موضوع پر اپنا مطلوبہ مواد دیکھنے کیلئے ابتداء میں دی گئی فہرست پر نظر ڈال لی جائے تو مطلوبہ موضوع

کے بارے میں پتہ چل جائے گا' اسی فہرست کو آخر میں بطور ضمیمہ الف بائی ترتیب سے بھی دیا گیا ہے۔ یعنی فہرست میں ''پردہ'' معاشرتی نظام میں درج ہے' لیکن بطور ضمیمہ میں پردہ 'پ' کے تحت درج ہے' وہاں پردہ کو حجاب کے تحت بھی دیا گیا ہے تاکہ دونوں طرح سے آسانی رہے' اگر آخر میں الف بائی فہرست کو دیکھ لیا جائے تب بھی موضوع سے متعلقہ صفحات نمبر معلوم ہو جائیں گے الخ۔ ــــ یہ اشاریہ ایک عظیم تحقیقی اور علمی دستاویز ہے' کسی دینی موضوع پر تخصص' ڈاکٹریٹ یا ایم فل کرنے والے حضرات اس سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس خصوصی اشاریہ یا انڈکس کو ملک کے تمام یونیورسٹیوں کی لائبریریوں تک پہنچایا جائے تاکہ علم و تحقیق کے متلاشی اس سے بھرپور استفادہ کر سکیں۔

کتاب: حج وعمرہ کی قبولیت مگر کیسے؟ مصنف: ڈاکٹر رحمت الٰہی ضخامت: ۱۲۶ر صفحات

قیمت: ۔/۱۵۰ روپے ملنے کا پتہ: الفوز اکیڈمی سٹریٹ نمبر ۱۵۔ ای۔۱۱/۴ اسلام آباد

حج ارکانِ اسلام میں سے اہم رکن ہے اور یہ مالی عبادت بھی ہے اور بدنی بھی اس کے مسائل سے واقفیت ہر مسلمان کیلئے لازمی ہے تاکہ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے اس کو حج کی ادائیگی کا موقع نصیب ہوا تو اس کو اس کی ادائیگی کے وقت دقّت نہ ہو اسی طرح عمرہ بھی سنت ہے اور اسکے بعد بھی جدا احکامات اور مسائل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حج اور عمرہ کے مسائل واحکام اور اس کے فضائل پر لاتعداد کتابیں معرض وجود میں آئی ہیں' اور ہر کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ لوگ ان کے احکام وفضائل اور حکمت ومسائل سے آگاہی حاصل کر سکیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی اسی زرین سلسلہ کی ایک عظیم کڑی ہے۔ جس کو فاضل مولف جناب ڈاکٹر رحمت الٰہی نے انتہائی عرقریزی اور محنت سے ترتیب دیا ہے۔

یہ کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے' باب اول حج وعمرہ کے عنوان سے معنون ہے اس باب میں عمرہ کی اہمیت و فضیلت اور اسی طرح حج کی فرضیت وفلسفہ اور اہمیت کے ساتھ ساتھ اس کے دیگر متعلقات مثلاً دعائیں احرام تلبیہ' نیت میقات' مکہ مکرمہ' مسجد حرام' حجر اسود' استلام طواف وسعی مقام ابراہیم' حلق وقصر حج کے ارکان واجبات' قیام منیٰ' وقوف عرفات' قربانی' رمی جمرات اور طواف وداع کا مفصل ذکر ہے جبکہ دوسرے باب میں جس کا عنوان سفرِ مدینہ ہے اس میں محبت رسول ﷺ مسجد نبوی کی زیارت' درود وسلام اس کی فضیلت ریاض الجنۃ اور مدینہ منورہ کے مقدس مقامات' مسنون اذکار اور دعاؤں کا تذکرہ ہے اور باب سوم جس کا موضوع حج کا حاصل ہے' اس میں حج پر جانے سے پہلے حج کے دوران' حج کے بعد اور سفر سے واپسی کی دعائے سے متعلق ہے۔

یہ کتاب حج وعمرہ پر جانے والے خوش نصیب حضرات کے لئے ایک بہترین رہنما ہے۔ بلاشبہ فاضل مؤلف نے ہزارہا صفحات کا نچوڑ اس کتاب میں قارئین کے سامنے پیش کیا ہے' حج وعمرہ پر جانے والے حضرات کے لئے یہ ایک بہترین زادِ راہ ہے اور اس سے بآسانی استفادہ کر سکتے ہیں۔

وقت کے تقاضوں کی تکمیل...

ہمدرد ایک صدی سے زیادہ نہ صرف آپ کے دُکھ اور تکلیف میں فرحت و تسکین بخش رہا ہے بلکہ آپ کا ہمدم اور خیر خواہ بھی ہے۔ انسانیت کی خدمت اور پرورش کے لئے نہایت وسیع اقسام کی ہربل اور طبی مصنوعات موجود ہیں، جو صحت بخش ہونے کے ساتھ شفاء بخش بھی ہیں۔

ہمدرد اس دور کے تقاضوں کی تکمیل، ترقی یافتہ سائنسی طریقوں کی مدد سے کرنے کے لئے سرگرم کار ہے۔

صحتِ انسانی کی بقاء اور بیماریوں کے اس سفر کے ساتھ ساتھ "ہمدرد" نے انسان دوست ادارے کی حیثیت سے تعلیم اور ثقافت کے فروغ میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔

ہمدرد

ہمدرد لیباریٹریز (وقف) پاکستان

ISO 9001: 2008 & ISO 22000: 2005 CERTIFIED

Al-Majeed, Hamdard Centre, Nazimabad No. 3, Karachi-74600, Pakistan. Tel: (+9221) 36616001-4. Fax: (+9221) 36611755. Email: headoffice@hamdard.com.pk.
Website: www.hamdard.com.pk

Blitz DDB

Regd.No. P-90 Monthly "AL-HAQ" Akora Khattak

علم وحکمت کا گنج گرانمایہ۔ سینکڑوں موضوعات کا خزانہ

خوشخبری

عظیم تاریخی

اشاریہ

ماہنامہ "الحق" کا ۴۵ سالہ عظیم تحقیقی اشاریہ (انڈکس)
چھپ کر منظر عام پر آچکا ہے

حسب ہدایات ونگرانی:

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

مرتب: جناب شاہد حنیف

ادارت: مولانا راشد الحق سمیع

ماہنامہ الحق

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ماہنامہ الحق کے ۴۵ سال میں شائع ہونے والے ۴۸۸ شماروں کے
۳۳۵۶۴ صفحات میں ۱۵۰۰ مصنفین کے ۹۰۰۰ مقالات ونگارشات
قرآن وحدیث، فقہ، سیرت وسوانح، شعروادب، تقابل ادیان، جدید
سائنسی علوم وفنون، نئے اکتشافات پر اسلامی نقطہ نظر اور ۱۰۰۰ کے قریب
کتابوں پر تبصروں ودیگر موضوعات پر سینکڑوں مقالات وکتب سے آگہی
کا ۳۲۵ موضوعات پر مشتمل اشاریہ = ضخامت : ۵۵۲ صفحات

مؤتمر المصنفین، جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ

Ph: 0923-630435-630340 Fax 0923-630922- Email: editor_alhaq@yahoo.com